ماہنامہ خالد ربوہ

دورہ امریکہ نمبر

امریکہ میں تبلیغِ اسلام کی مساعی کا جائزہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نیویارک کے والڈورف اسٹوریا ہوٹل میں مبلغین امریکہ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب رئیس التبلیغ ریاست ہائے متحدہ امریکہ۔ مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی اور مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب کے ساتھ امریکہ میں تبلیغِ اسلام کی مساعی کے بارہ میں تبادلہ خیال فرما رہے ہیں

ایڈیٹر
حافظ مظفر احمد

دسمبر ۱۹۷۶ء - جنوری ۱۹۷۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

فاستبقوا الخیرات

"تیری عاجزانہ راہیں اس کو پسند آئیں" — (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی" — (حضرت المصلح الموعودؓ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ خالد ربوہ

فتح ۱۳۵۵ھش و صلح ۱۳۵۶ھش

دسمبر ۱۹۷۶ء و جنوری ۱۹۷۷ء

ایڈیٹر

حافظ مظفر احمد

نائبین

بشارت احمد محمود • ملک خالد محمود • محمد الیاس منیر

"دورہ امریکہ نمبر"

قیمت

دو روپے

پبلشر: قاضی منیر احمد • پرنٹر: سید عبدالحی • مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ • مقام اشاعت: دفتر ماہنامہ خالد دارالصدر جنوبی ربوہ

مندرجات

کلام الامام

"سچائی کا آفتاب مغرب سے چڑھے گا"

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے فرمایا:-

"اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا .... قریب ہے کہ سب ملّتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا۔ نہ کند ہوگا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کردے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔ اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کردے گا لیکن نہ کسی تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اتارنے سے تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی۔" (الاشتہار مستیقنا بوحی اللہ القھار۔ مورخہ ۱۴ جنوری ۱۸۹۷ء صفحہ ۲۱)

امریکہ میں اسلام

"........ لاکھوں انسانوں نے مجھے قبول کر لیا اور یہ ملک ہماری جماعت سے بھر گیا۔ اور نہ صرف اس قدر بلکہ ملک عرب اور شام اور مصر اور روم اور فارس اور امریکہ اور یورپ وغیرہ ممالک میں یہ تخم بویا گیا اور کئی لوگ ان ممالک سے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوگئے اور امید کی جاتی ہے کہ وہ وقت آتا جاتا ہے۔ بلکہ نزدیک ہے کہ ان مذکورہ بالا ممالک کے لوگ بھی اس نور آسمانی سے پورا حصہ لیں گے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۹ روحانی خزائن جلد ۲۱)

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"

"مجھے ایک رؤیا میں مومنین و مخلصین اور عادل و نیک بادشاہوں کی جماعت دکھائی گئی۔ بعض ان میں سے اس ملک سے تھے۔ بعض عرب کے اور بعض ایران، شام اور روم کے تھے۔ اور بعض ایسے ممالک کے تھے جن کو میں جانتا بھی نہیں۔ پھر مجھے غیب سے آواز آئی کہ یہ لوگ تیری تصدیق کریں گے۔ تجھ پر ایمان لائیں گے تجھ پر درود بھیجیں گے اور دعا کریں گے۔ اور میں تجھے برکت پہ برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

(عربی سے ترجمہ۔ "لجۃ النور" روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۳۴۰)

"اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے"

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے لیکن ابھی ایسا نہیں۔ ضرور ہے کہ آسمان اسے چڑھنے سے روکے رہے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کے لئے نہ کھو دیں اور اعزاز اسلام کے لئے ساری ذلتیں قبول نہ کرلیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے۔ وہ کیا ہے؟ ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔"

(فتح اسلام صفحہ ۱۰، روحانی خزائن جلد ۳)

امریکہ میں تبلیغ اسلام کا عزم صمیم

امریکہ میں جماعت احمدیہ کے پہلے مبلّغ حضرت مولانا مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ ۱۵ فروری ۱۹۲۰ء کو فلاڈلفیا (امریکہ) کی بندرگاہ پر اترے لیکن حکومت نے آپ کو اسلام کے مذہبی مبلّغ کے طور پر امریکہ میں داخلہ کی اجازت نہ دی۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر امریکہ حکومت کے اس رویّہ پر افسوس کا اظہار اور امریکہ میں تبلیغ اسلام کے عزم صمیم کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:-

"امریکہ جسے طاقتور ہونے کا دعویٰ ہے اس وقت تک اس نے مادی سلطنتوں کا مقابلہ کیا اور انہیں شکست دی ہوگی۔ روحانی سلطنت سے اس نے مقابلہ کر کے نہیں دیکھا۔ اب اگر اس نے ہم سے مقابلہ کیا تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ وہ ہمیں ہرگز شکست نہیں دے سکتا کیونکہ خدا ہمارے ساتھ ہے ہم امریکہ کے اردگرد کے علاقوں میں تبلیغ کریں گے اور وہاں کے لوگوں کو مسلمان بنا کر امریکہ بھیجیں گے اور ان کو امریکہ نہیں روک سکے گا اور ہم امید رکھتے ہیں کہ امریکہ میں ایک دن لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی صدا گونجے گی اور ضرور گونجے گی۔"

(الفضل ۱۵ اپریل ۱۹۲۰ء صفحہ ۱۲)

اداریہ

"احمدیت شاہراہِ غلبہ اسلام ہے"

"ایک دل مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہو کر اٹھا۔ ایک مختصر سی جماعت اپنے گرد جمع کر کے اسلام کی نشر و اشاعت کے لئے بڑھا...... (اور)........ اپنی جماعت میں وہ اشاعتی تڑپ پیدا کر گیا جو نہ صرف مسلمانوں کے مختلف فرقوں کیلئے قابلِ تقلید ہے بلکہ دنیا کی تمام جماعتوں کے لئے نمونہ ہے۔"

بانی سلسلہ اور جماعت احمدیہ سے متعلق مندرجہ بالا شہادت چوہدری افضل حق صاحب صدر جمعیت احرار نے اپنی کتاب "فتنۂ ارتداد اور پولیٹیکل قلابازیاں" میں دی ہے ——— اور بلاشبہ یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ چودھویں صدی میں جب اسلام غربت و بے چارگی کے عالم میں مذاہبِ عالم کے حملوں کا نشانہ بن رہا تھا۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے دفاعِ اسلام کا بیڑہ اٹھایا۔ اور بارگاہِ رب العزت سے حکم پاکر غلبۂ اسلام کی عظیم الشان مہم کا آغاز فرمایا۔ جس کی پیش خبری "لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ" کے الفاظ میں دی گئی۔

اسلام کے اس فتح نصیب حزب نیل نے جدید علمِ کلام، دلائلِ قاطعہ اور براہینِ ساطعہ سے مذاہبِ باطلہ کے اعتراضات اور غلط عقائد کا بڑی خوبی سے رد کیا اور ان کے بخیے ادھیڑ کر رکھ دیئے۔ اور نشانات و معجزات

دکھا کر اسلام کی صداقت کا سورج چڑھا دیا۔ آپ کی وفات پر اخبار "صادق الاخبار" ریواڑی نے لکھا:-

"واقعی مرزا صاحب نے حقِ حمایتِ اسلام کما حقہ' ادا کر کے خدمتِ دینِ اسلام میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔"

اسی طرح اخبار علیگڑھ "انسٹی ٹیوٹ گزٹ" نے آپ کو یوں خراجِ عقیدت پیش کیا:-

"بے شک مرحوم اسلام کا ایک بہت بڑا پہلوان تھا۔"

الغرض آپ کی آمد آمد سے "اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا" کا سماں بندھنے لگا۔ آپ نے اعتقادی و علمی لحاظ سے اسلام کو غالب کر دکھایا۔ اور آپ کی زندگی میں ہی پیغامِ اسلام امریکہ، یورپ اور بلادِ عربیہ تک پہنچ گیا۔

آپ نے غلبۂ اسلام کی اس مہتم بالشان مہم کے لئے ایک مخلص اور مضبوط جماعت قائم فرمائی جو بقول مفکرِ پاکستان علامہ اقبال ـــــ "اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ ہے۔"

آپ نے اس الٰہی جماعت میں غلبۂ اسلام کے لئے ایک جوش و ولولہ اور عزم راسخ پیدا کر دیا جسے اپنے سینوں میں لئے آج بھی وہ شاہراہِ غلبۂ اسلام پر رواں دواں ہے۔

غلبۂ اسلام کے اس عظیم قائد کی وفات پر یہ مہتم بالشان کام آپ کے نائب و خلیفہ الحاج حضرت مولانا حافظ حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چھ برس تک نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دیا۔ آپ نے خلافتِ احمدیہ کو مضبوط بنیادوں پر استوار کر دیا اور جماعتی تربیت اور تنظیم میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ اور خدمتِ اسلام میں اپنی عمر گذار دی۔ غلبۂ اسلام کا وہ کلیدی کام آپ کے مختصر زمانۂ خلافت میں پایۂ تکمیل کو پہنچا جس پر آگے غلبۂ اسلام کی بنیادیں استوار ہوئیں۔

آپ کی وفات کے بعد ۱۹۱۴ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے ـــــ آپ نے غلبۂ اسلام کی اس مہم کو تیز تر کرنے کے لئے انگلستان اور امریکہ میں اسلام کے مبلغین بھیجنے کی ابتدا اپنی خلافت کے پہلے سال ہی فرما دی۔ لیکن بیرونی ممالک میں تبلیغ کا کام ۱۹۳۴ء میں ادارہ تحریکِ جدید کے ذریعہ باقاعدہ طور پر شروع فرمایا ـــــ آپ کے ۵۲ سالہ تاریخ ساز دورِ خلافت میں قرآن کریم اردو اور انگریزی کے ترجمہ و تفسیر کی اشاعت کے علاوہ اسپرانٹو، سواحیلی، ڈچ، جرمن اور ڈینش زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ جماعت احمدیہ کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ نیز اس وقت تک بیرونی ممالک میں مجموعی طور پر احمدیہ مساجد کی تعداد ۴۱۰ ہے۔ جن میں ہالینڈ اور سوئٹزرلینڈ کے علاوہ انگلستان میں ۳، ماریشس میں ۶، فجی میں ۷، تنزانیہ میں ۲۷، انڈونیشیا میں ۱۷، نائجیریا میں قریباً ۱۰۰، اور گھانا میں ۱۸۰ مساجد بن چکی ہیں ـــــ

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تبلیغ و غلبۂ اسلام کے لئے وقفِ زندگی کی تحریک فرمائی تھی جس کے تحت اس وقت سینکڑوں پاکستانی اور غیر پاکستانی مبلغ پاکستان اور بیرونی ممالک میں فریضۂ تبلیغ انجام دے رہے ہیں۔ اس تبلیغی مہم کے نتیجہ میں اس وقت دنیا کے ۵۴ ممالک میں احمدی جماعتیں قائم ہیں۔ اور جہاں جہاں مساجد اور مشن موجود ہیں۔ وہاں تبلیغ کے لئے وسیع پیمانے پر اشاعت لٹریچر کا اہتمام کیا جاتا ہے ــــ تراجم قرآن کے علاوہ حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت مصلح موعودؓ کی کئی کتب اور سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم و سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تراجم مختلف زبانوں میں ہو چکے ہیں۔ اسی طرح ہمارے بعض مشنز کے اپنے اخبار ہیں۔ انگریزی میں لنڈن مشن سے " ماہنامہ مسلم ہیرلڈ "، نائیجیریا سے ہفت روزہ " دی ٹروتھ "، ٹرینیڈاڈ سے ماہنامہ " احمدیت یعنی حقیقی اسلام "، جارج ٹاؤن (گی آنا) سے ماہنامہ " ٹارچ لائیٹ "، امریکہ سے پندرہ روزہ " احمدیہ گزٹ " اور سہ ماہی رسالہ " مسلم سن رائز " شائع ہوتا ہے ــــ اسی طرح تامل زبان میں " اسلامک مشن "، ہفتہ وار جاری ہے۔ مشرقی افریقہ کی زبان سواحیلی میں ماہنامہ " محبت الٰہی " اور ماریشس کے لئے ماہنامہ " اخبار احمدیہ "۔ جاکرتا سے انڈونیشین زبان میں ماہنامہ " سنار اسلام " یعنی شعاع اسلام اور احمدی خواتین کے لئے جو نکلتا ہے ماہنامہ " لجنہ کی آواز "، مکاسر سے " الہشام " سہ ماہی رسالہ، فرنچ زبان میں ماریشس سے ماہنامہ " پیغام "، جرمن زبان میں ماہنامہ " DER-ISLAM " شائع ہوتا ہے ــــ الغرض حضرت مصلح موعودؓ کی کاوشوں اور خدا کے فضل سے آپ کی وفات تک جماعت احمدیہ بیرونی ممالک میں مضبوط بنیادوں پر قائم ہو گئی اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے قابل ہو گئی۔

۱۹۶۵ء میں حضرت مصلح موعودؓ کی وفات پر ہمارے موجودہ امام نافلۂ موعود حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب مسند خلافت پر رونق افروز ہوئے۔ الٰہی پیشگوئیوں کے مطابق آپ کا مبارک دور غلبۂ اسلام کے لئے خاص اہمیت کا حامل ہے۔ آپ نے غلبۂ اسلام کی عظیم الشان مہم کی کمان سنبھالتے ہی (۱۹۶۵ء میں) یہ اعلان فرمایا:ــــ

" آئندہ پچیس تیس سال جماعت احمدیہ کے لئے نہایت اہم ہیں کیونکہ دنیا میں ایک روحانی انقلاب عظیم پیدا ہونے والا ہے۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ کونسی خوش بخت قومیں ہوں گی جو ساری کی ساری یا ان کی اکثریت احمدیت میں داخل ہو گی۔ وہ افریقہ میں ہونگی یا جزائر میں یا دوسرے علاقوں میں۔ لیکن میں پورے وثوق کے ساتھ آپ کو کہہ سکتا ہوں کہ وہ دن دور نہیں جب دنیا میں ایسے ممالک اور علاقے پائے جائیں گے جہاں کی اکثریت احمدیت کو قبول کرے گی۔ اور وہاں کی حکومت احمدیت کے ہاتھ میں ہو گی۔"

(الفضل ۔ ۱۸ جون ۱۹۶۶ء)

آپ نے یہ مژدۂ جانفزا بھی سنایا کہ ——— "اسلام کی فتح کا سورج طلوع ہو چکا ہے" ——— اور "غلبۂ اسلام کی پَو پھوٹ چکی ہے" ——— اس عظیم الشان کام کی تیاری کے لئے جہاں حضور ایدہ اللہ نے جماعتی تربیت و تنظیم اور تعلیم کے سلسلہ میں عملی طور پر تعلیم القرآن اور وقفِ عارضی کی تحریکیں فرمائیں۔ وہاں سب سے پہلے فضلِ عمر فاؤنڈیشن" کی مالی تحریک فرمائی اور فرمایا کہ اس سے جو آمد ہوگی وہ غلبۂ اسلام کے عظیم الشان کاموں میں خرچ ہوگی جنہیں حضرت فضلِ عمر رض نے جاری فرمایا تھا ——— اس تحریک میں احباب جماعت نے نہایت اخلاص کے ساتھ ۳۷ لاکھ کے وعدے پیش کر دیئے جس میں سے دفتر "فضلِ عمر فاؤنڈیشن" ——— "خلافت لائبریری" اور گیسٹ ہاؤس تحریک جدید تعمیر ہوئے۔ نیز علمی تصانیف پر انعامات، حضرت فضلِ عمر رض کے خطبات (عید، نکاح و جمعہ) اور سوانح فضلِ عمر رض کی اشاعت کا کام اسی کے تحت جاری ہے .... اسی طرح خلافتِ ثالثہ کے اس مبارک دور میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیرونی جماعتوں کے دورہ کا پروگرام بنایا تا کہ غلبۂ اسلام کے پروگرام کا خود معائنہ فرما کر ہدایات فرما سکیں ——— آپ نے ۱۹۷۰ء میں مغربی افریقہ کا دورہ فرمایا۔ اس کے دُور رس اور خوشکن نتائج سامنے آئے۔ لہٰذا حضور نے بیرونی جماعتوں کی تبلیغی و تربیتی ضروریات کے پیشِ نظر دیگر ممالک کے دوروں کا مبارک سلسلہ بھی شروع فرمایا۔ چنانچہ ۱۹۷۳ء میں حضور نے یورپ کا دورہ فرمایا اور امسال (۱۹۷۶ء میں) یورپ اور امریکہ کا بھی کامیاب دورہ فرما چکے ہیں۔

مغربی افریقہ سے واپسی پر حضور ایدہ اللہ نے "نصرت جہاں آگے بڑھو" کی سکیم جاری فرمائی جس کے تحت نصرت جہاں ریزرو فنڈ قائم فرمایا اور اس کا ٹارگٹ ۲۵ لاکھ مقرر کیا۔ اس پر صرف انگلستان کی جماعتوں نے نو لاکھ کے وعدے کر دیئے۔ اس تحریک میں پاکستان سمیت کل چوّن (۵۴) ممالک نے حصہ لیا۔ جہاں احمدی جماعتیں قائم ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ رقم ۵۲ لاکھ سے بھی تجاوز کر گئی۔ حضور نے اس تحریک کے تحت مغربی افریقہ کے چار ممالک میں سولہ ہیلتھ سنٹرز اور سولہ سکول جاری فرمائے۔ مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی یہ مساعی قابل قدر اور نتیجہ خیز ثابت ہو رہی ہیں۔ چنانچہ سیرالیون میں نصرت جہاں کے تیسرے کلینک کے افتتاح کے موقع پر شمالی صوبہ کے ریذیڈنٹ وزیر نے واشگاف الفاظ میں کہا: ———

"اس قدر مختصر عرصہ کے دوران احمدیہ مشن کی یہ کامیابی اس حقیقت کی آئینہ دار ہے کہ اسلام کی فتح کا دن قریب ہے۔"
(الفضل ۴ رمئی ۱۹۷۲ء)

اس کے بعد ۱۹۷۳ء کے جلسہ سالانہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے "صد سالہ جوبلی منصوبہ" کا اعلان فرمایا جس کے لئے حضور نے اڑھائی کروڑ کا ٹارگٹ رکھا لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے [illegible] کی رقم نو کروڑ سے [illegible]

حضور ایدہ اللہ نے صد سالہ جوبلی منصوبہ کی بنیاد "حمد" اور "عزم" پر [illegible] ——— "[illegible]

اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو گذشتہ ۸۵ سالوں سے جن فضلوں سے نوازتا چلا آرہا ہے ان کا شکریہ اس صدی کے باقی ۱۵ سالوں میں ادا کیا جائے ——— اس کے لئے حضور ایدہ اللہ نے تسبیح و تحمید، دعاؤں، نوافل اور روزہ رکھنے کا پروگرام جماعت کے سامنے رکھا ہے ——— صد سالہ جوبلی کا پروگرام ان تمام ملکوں سے جن میں جماعت ہائے احمدیہ قائم ہیں۔ ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء سے شروع ہوگا اور ۱۹۸۹ء کا جلسہ سالانہ "جوبلی کا جلسہ" ہوگا جس میں دنیا کے مختلف حصوں کے لوگ زیادہ سے زیادہ شامل ہوں گے۔ صد سالہ جوبلی منصوبہ کے دوسرے پہلو "عزم" کے تحت مختلف براعظموں میں نئے مشنوں کا قیام، نئی مساجد کی تعمیر، دنیا کی نئی زبانوں میں تراجم قرآن کی اشاعت اور آیات قرآنی کی حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت مصلح موعودؓ کی بیان فرمودہ تفسیر کو دنیا کی مختلف زبانوں بالخصوص عربی و فارسی میں منتقل کرنے کے پروگرام شامل ہیں۔ اس منصوبہ کی پہلی مسجد گوٹن برگ سویڈن میں تعمیر ہو چکی ہے جس کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے حالیہ دورۂ یورپ کے دوران فرمایا ہے (اس سے پہلے دورۂ یورپ ۱۹۷۳ء میں حضور ایدہ اللہ کوپن ہیگن (ڈنمارک) کی مسجد کا افتتاح بھی فرما چکے ہیں) اگلے سال انشاء اللہ اس منصوبہ کی دوسری مسجد اوسلو (ناروے) میں تعمیر ہوگی۔ حضور ایدہ اللہ نے اس منصوبہ کے خوشکن نتائج کے طور پر غلبۂ اسلام کی الٰہی پیشخبریوں کی توفیق بایں الفاظ فرمائی ہے :———

"عنقریب اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل سے وہ دن آنے والا ہے جب اسلام ساری دنیا میں غالب آجائے گا اور تمام ملتیں مٹ جائیں گی سوائے اسلام کے جس کا گھر ہر انسان کا سینہ ہوگا اور جس خدا کو اس نے پیش کیا ہے اس کی محبت میں ہر دل مستانہ وار اپنی زندگی گزار رہا ہوگا۔" (خطبہ جمعہ ۱۸ جنوری ۱۹۷۴ء)

اسی طرح فرمایا: ———

"...... جماعت کی دوسری صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ ہماری زندگی میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگی میں دوسری صدی میں اسلام قریباً ساری دنیا میں غالب آ جائے گا۔" (خطبہ جمعہ ۲۸ فروری ۱۹۷۴ء)

نیز فرمایا: ———

"اس وقت دنیا یہ نظارہ دیکھ رہی ہے کہ ساری دنیا خدا تعالیٰ کے منصوبہ کے خلاف کھڑی ہو گئی ہے لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ یہی دنیا یہ نظارہ بھی دیکھے گی کہ ساری طاقتیں جمع ہو کر، ساری دولتیں اکٹھی ہو کر اور باہم منصوبے بنا کر بھی خدا تعالیٰ کی منشاء کے خلاف کامیاب نہیں ہوں گی ......

...... بالآخر یہی جماعت کامیاب ہوگی۔" (خطبہ جمعہ ۸ مارچ ۱۹۷۴ء)

آخر میں غلبۂ اسلام کی عظیم الشان مہم کے لئے حضور ایدہ اللہ دعا کرتے ہوئے فرماتے ہیں:—

"پس میری تو یہ دعا ہے اور ہر احمدی کی یہ دعا ہونی چاہیئے کہ اے خدا! تو نے ہی اپنے قادرانہ تصرف سے غلبۂ اسلام کے لئے جماعت احمدیہ کو قائم کیا ہے اب اس غرض کے لئے جس چیز کی بھی ضرورت ہو۔ مادی ذرائع ہوں یا غیر مادی ذرائع ہوں۔ اے خدا! تو اپنے فضل سے ان کے حصول کے سامان پیدا کردے اور ہمیں توفیق عطا فرما کہ ہم تیری منشاء کے مطابق اسلام کو ساری دنیا میں غالب کردیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار بنی نوع انسان کے دل میں پیدا کریں .... اے ہمارے رب تو علّام الغیوب ہے۔ تیری نظر سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے۔ تو اپنی متصرفانہ قدرتوں سے ایسے تغیرات رونما فرما جو غلبۂ اسلام کے لئے ضروری ہیں۔ اسلام کا عالمگیر غلبہ ہماری زندگی کا منتہائے مقصود ہے۔ ہم میں سے ہر ایک آدمی کی۔ بچہ ہو یا جوان، چھوٹا ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت یہی خواہش ہے کہ وہ اپنی آنکھوں سے غلبۂ اسلام کو دیکھ لے۔ پس ہم یہ دعا کرتے ہیں۔ اے خدا ہمیں تو پتہ نہیں۔ کتنے مال کی ضرورت ہے اور کتنے سامان کی ضرورت ہے۔ ہماری تو یہ خواہش ہے کہ ہماری زندگیوں میں اسلام غالب آئے۔ ہم اپنی آنکھوں سے بنی نوع انسان کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہوئے دیکھ لیں۔"

آیئے ہم بھی دعا کریں کہ:—

"اے قادر خدا! تو جلد وہ دن لا کہ دنیا میں تیرا جلال چمکے اور تیرے دین اور تیرے رسول صلعم کی فتح ہو۔ آمین! ——— اے خدا تو ایسا ہی کر!"

●

کچھ اس شمارہ سے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز (۲۱ر اگست تا ۲۲ر اکتوبر) امریکہ اور یورپ کی احمدی جماعتوں کا بابرکت اور کامیاب دورہ فرما چکے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک! اس موقعہ پر ادارہ خالد "دورۂ امریکہ نمبر" پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ انشاء اللہ العزیز "مشاورت" کے موقع پر حضور ایدہ اللہ کے دورۂ یورپ سے متعلق بھی باتصویر نمبر پیش کیا جائے گا۔ وباللہ التوفیق!

——— (ادارہ)۔

تسخیرِ قلوب کی عالمی تحریک

"ہم محبت اور پیار اور بے لوث خدمت کے ذریعہ اسلام کے لئے لوگوں کے دل جیتیں گے۔"

(حضرت خلیفۃ ثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا سویڈن پریس کانفرنس سے خطاب)

از قلم جناب مولانا دوست محمد شاہد مؤرخ احمدیت

عالمگیر مسلم دنیا کا تخیّل

سیدنا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی اس دور کے وہ عظیم مجاہد ہیں جنہوں نے چودھویں صدی ہجری کے پہلے ہی سال اپنے بعض کشوف رؤیا اور الہامات کی روشنی میں مسلم ایشیا، مسلم یورپ، مسلم افریقہ، مسلم امریکہ اور مسلم آسٹریلیا کا حقیقی تخیل پیش کیا اور پیشگوئی فرمائی کہ :-

"عنایاتِ الٰہیہ مسلمانوں کی اصلاح اور ترقی کی طرف متوجہ ہیں..... کہ ہر یک برکت ظاہری اور باطنی اُسی کے ہاتھ میں ہے۔"

(مکتوبات احمدیہ ۔ حصہ اول ص ۱)

پھر اپنی وفات سے چند دن قبل اسلام کا نصب العین ہی یہ بیان فرمایا کہ :-

"اسلام کا بڑا بھاری مقصد خدا کی توحید اور جلال زمین پر قائم کرنا اور شرک کا بکلّی استیصال کرنا اور تمام متفرق فرقوں کو ایک کلمہ پر قائم کر کے ان کو ایک قوم بنا دینا ہے۔" (پیغام صلح ۔ ص ۲۲)

طریق کار

یہ عظیم الشان مقصد کیونکر پایۂ تکمیل تک پہنچے گا؟ اس کا طریق کار آپ نے "الوصیت" میں یہ متعین فرمایا کہ :-

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان

سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید
کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین
واحد پر جمع کرے سو تم اس مقصد
کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق
اور دعاؤں پر زور دینے سے۔"

(صفحہ ۶)

یہی وہ تسخیرِ قلوب کی عالمی تحریک ہے جس کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے امریکہ و یورپ کے حالیہ تاریخی اور للّٰہی سفر میں ایک بار پھر پوری طاقت و قوت سے بلند کی ہے اور اپنے اس عزم کا اظہار فرمایا ہے کہ:۔

"ہم محبت اور پیار اور بے لوث خدمت
کے ذریعہ اسلام کے لئے لوگوں
کے دل جیتیں گے۔"

(الفضل ۲ نومبر ۱۹۷۶ء صفحہ ۶)

حضرت سیدنا امیر المومنین المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوری زندگی کا ایک ایک سانس تسخیرِ قلوب ہی میں گزرا۔ اس غرض کے لئے آپ نے جماعتی تنظیمیں قائم فرمائیں اور حضرت مسیح موعودؑ کے تینوں بیان فرمودہ طریق اتنی شرح و بسط اور تکرار کے ساتھ پوری جماعت خصوصاً نوجوانانِ احمدیت کے سامنے رکھے کہ دل سے آپ کے لئے بے ساختہ دعائیں نکلتی ہیں ؎

اک وقت آئے گا کہ کہیں گے تمام لوگ
ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

نرمی

حضرت مصلح موعودؓ نے اٹھائیس سال پہلے "آپ کی تلاش ہے!" کے اثر انگیز عنوان سے آٹھ انقلاب انگیز نکات پر مشتمل ایک نوٹ سپردِ قلم فرمایا جس کا ساتواں نکتہ یہ تھا کہ:۔

"کیا آپ میں ہمت ہے کہ سب دنیا
کہے نہیں اور آپ کہیں ہاں۔ آپ
کے چاروں طرف لوگ ہنستے ہیں اور
آپ سنجیدگی قائم رکھیں۔ لوگ آپ
کے پیچھے دوڑیں اور کہیں ٹھہر جا ہم
تجھے ماریں گے اور آپ کا قدم بجائے

دوڑنے کے ٹھہر جائے اور آپ اُس
کی طرف سر جھکا کر کہیں۔ "لو مار لو۔"
پھر فرمایا:۔
"اگر آپ ایسے ہیں تو آپ اچھا مبلغ
اور اچھا تاجر ہونے کی قابلیت رکھتے
ہیں۔ مگر آپ ہیں کہاں؟ خدا کے
ایک بندے کو دیر سے آپ کی تلاش
ہے۔ اے احمدی نوجوان ڈھونڈ
اس شخص کو اپنے صوبہ میں، اپنے
شہر میں، اپنے محلے میں، اپنے
گھر میں، اپنے دل میں کہ اسلام
کا درخت مرجھا رہا ہے۔ اُس
کے خون سے وہ دوبارہ سرسبز ہوگا"

اخلاق

حضرت مصلح موعودؓ کا مشہور شعر ہے:

"امن کے ساتھ رہو، فتنوں میں حصہ مت لو
باعثِ فکر و پریشانیٔ حکام نہ ہو"

اس کی تشریح حضور ہی کے قلم مبارک سے پڑھنی چاہیے
فرماتے ہیں:۔

"مومن کا فرض ہے کہ بجائے حقارت
اور نفرت سے کام لینے کے محبت
سے کام لے اور امن کو پھیلائے
مومن کا وطن سب دنیا ہے اس
سے جہاں تک ممکن ہو تمام فرقوں
میں جائز طور پر صلح کرانے کی
کوشش کرے اور قانون کی
پابندی کرے۔" (مشعلِ راہ ص۸ حاشیہ
طبع دوم ۔ ۲۰؍ دسمبر ۱۹۷۰ء)

دعائیں

تسخیر القلوب کا تیسرا عالمی طریق حضرت مہدی
موعود علیہ السلام نے دعاؤں کا بتایا ہے۔ حضرت
مصلح موعودؓ نے عمر بھر جو تحریکات جاری فرمائیں
ان میں سرفہرست دعاؤں کی تحریکات تھیں۔ اسی
طرح ہمارے موجودہ امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے
عہد خلافت کے آغاز ہی سے اس پر خاص زور دیتے
آرہے ہیں بلکہ عالمگیر غلبۂ اسلام کے منصوبہ کے لئے
آپ نے دعاؤں ہی کا روحانی پروگرام دنیا بھر کے
احمدیوں کے سامنے رکھا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرمایا کرتے تھے کہ جس طرح
بجلی کا بٹن دبانے سے کرنٹ آجاتا ہے اور روشنی ہو
جاتی ہے اسی طرح دعا اور ذکر الٰہی سے انسان خدا
سے تعلق قائم کر لیتا ہے۔ حضورؓ کا یہ فقرہ تصوفِ
اسلامی کا نچوڑ ہے کہ:۔

"درد سے نکلا ہوا ایک فقرہ بھی
خدا تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیتا ہے"
(الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۶۰ء صفحہ ۵)

حضورؓ کے قلب و دماغ میں احمدی نوجوانوں
اور دیگر احمدیوں کے لئے دعا کا جو بلند معیار تھا۔ اس کی

طرفہ نہایت روح پرور شعر میں اشارہ فرمایا کہ:

دم عیسیٰ سے بھی بڑھ کر ہو دعاؤں میں اثر
ید بیضا ہو موسیٰ کا عصا ہو جاؤ
بادشاہی کی تمنا نہ کرو ھرگز تم
کوچۂ یارِ یگانہ کے گدا ہو جاؤ

دائمی حیثیت اور دائمی پیغام

چونکہ نرمی، اخلاق اور دعائیں محض وقتی چیزیں نہیں بلکہ مستقل اور دائمی حیثیت رکھتی ہیں اس لئے حضرت مصلح موعودؓ نے نونہالانِ احمدیت کو ۱۹۲۰ء میں خاص طور پر یہ پیغام دیا کہ:۔

"ہر ایک بات پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ تھوڑے ہی دن میں اپنے اندر تبدیلی محسوس کرو گے اور کچھ عرصہ کے بعد اپنے آپ میں اس کام کی اہلیت پیدا ہوتی دیکھو گے جو ایک دن تمہارے سپرد ہونے والا ہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ تمہارا یہی فرض نہیں کہ اپنی اصلاح کرو بلکہ یہ بھی فرض ہے کہ اپنے بعد میں آنے والی نسلوں کی بھی اصلاح کی فکر کرو اور ان کو نصیحت کرو کہ وہ اگلوں کی فکر رکھیں اور اسی طرح یہ سلسلہ ادائے امانت کا ایک نسل سے دوسری نسل تک منتقل ہوتا چلا جاوے تاکہ یہ دریائے فیض جو خدا تعالیٰ کی طرف سے جاری ہوا ہمیشہ جاری رہے۔" (مشعلِ راہ طبع دوم صفحہ ۲)

اگر ہم سب احمدی خصوصاً احمدیت کے نوجوان ان زریں نصائح اور بیش قیمت ہدایات کو اپنے دل میں جگہ دے کر تسخیر القلوب کی روحانی اور عالمی خدمت کے لئے سرگرم ہو جائیں تو اس کے نتیجہ میں دنیا بھر میں ایسا عظیم علمی و ذہنی و روحانی انقلاب برپا ہو جائے گا کہ پوری دنیا ہی بدل جائے گی۔ سب مادی اور ملحدانہ نظام دیکھتے ہی دیکھتے صفحۂ ہستی سے ہمیشہ کے لئے غائب ہو جائیں گے۔ اور ان کی جگہ اسلام کا نظام محبت و مساوات لے لے گا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے مستقبل کی اسلامی دنیا کا نقشہ درج ذیل الفاظ میں کھینچا ہے:۔

"آج کا یورپ زدہ مسلمان یورپ
کی ڈیماکریسی کو دیکھ کر کہتا ہے۔ کہ
قرآن سے بھی کچھ کچھ ایسے ہی اصول
ثابت ہوتے ہیں اور یہ خوبی ہمارے
مذہب میں بھی پائی جاتی ہے یہ اپالوجی
(APOLOGY) ہے جو آج کا
مسلمان پیش کر رہا ہے اور یہ اسلام
کے لئے فخر کا دن ہے۔ اسلام کے
لئے فخر کا دن وہ ہوگا۔ جب یورپ
اور امریکہ میں یہ کہا جائے گا کہ یہ اسلامی
پردہ جو مسلمان پیش کرتے ہیں۔
اس کی کچھ کچھ انجیل سے بھی تائید ہوتی
ہے اور ہمارے مسیح نے بھی جو فلاں
بات کہی ہے اس سے یہی ثابت ہوتا
ہے کہ اس قسم کا پردہ ہونا چاہیئے
...... یہ ہوگا اسلام کا غلبہ
اور یہ ہوگا محمد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا دن
جب دو ارب چالیس کروڑ کی
دنیا میں چالیس کروڑ مسلمان نہیں
ہوگا بلکہ دو ارب مسلمان ہوگا
اور چالیس کروڑ غیر مذاہب کے پیرو"

پھر سچے مسلمان کی غیرت کو جھنجھوڑتے ہوئے
فرماتے ہیں:۔

"فرض کرو پاکستان کسی وقت اتنی طاقت
پکڑ جائے کہ وہ حملہ کرے اور سارے
امریکہ کو فتح کر لے اور امریکہ کے
لوگ ہمیں ٹیکس دینے لگ جائیں لیکن
امریکہ کا آدمی اسلام اور قرآن کو
گالیاں دیتا ہو تو یہ بڑی فتح ہوگی یا
امریکہ آزاد رہے لیکن امریکہ
کے ہر گھر میں رات کو محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر درود بھیج کر سونے والے لوگ
پیدا ہو جائیں۔ تو یہ بڑی بات
ہوگی۔" (الفضل ۲۱ مارچ ۱۹۶۲ء صفحہ ۱-۲)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ
وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ!

●

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدام بھائیوں کے مطالعہ کے لئے ہر ماہ حضرت
مسیح موعود علیہ السلام کی ایک کتاب مطالعہ کے لئے
مقرر ہے۔ ماہ دسمبر میں مطالعہ کیلئے "شہادۃ القرآن"
مقرر کی گئی ہے۔ جس کی قیمت صرف ۲/۵۰ روپے ہے
قائدین مجالس اور خدام بھائیوں سے درخواست ہے
کہ وہ یہ کتاب دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے حاصل
کر کے استفادہ فرمائیں۔

(مینیجر شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

—★—

الاسکا
کینیڈا
ٹورنٹو
ریاستہائے متحدہ امریکہ
اوہایو
نیویارک
ورجینیا
پٹسبرگ
واشنگٹن ڈی سی

امریکہ کی وہ ریاستیں جن کا حضور ایدہ اللہ نے اس سال دورہ فرمایا

شمالی امریکہ کے دو ترقی یافتہ ممالک

جناب نصیر الدین بھٹی جامعہ احمدیہ — ربوہ

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا رقبہ ۳۶ لاکھ مربع میل اور آبادی ۲۱۵ ملین ہے۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے شمال میں کینیڈا، جنوب میں میکسیکو، مشرق میں بحر اوقیانوس، اور مغرب میں بحر الکاہل ہے۔ صدر مقام واشنگٹن ڈی سی (ڈسٹرکٹ آف کولمبیا) ہے۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں ۵۰ ریاستیں ہیں ۱۷۷۶ء میں صرف ۱۳ ریاستیں تھیں۔ ۱۹۴۲ء میں ان کی تعداد ۴۶ ہو گئی اور پھر میکسیکو اور ایریزونا کو بھی اس میں شامل کر دیا گیا۔ اس کے بعد ہوائی اور "الاسکا" کو امریکہ کا حصہ بنا کر پچاس ریاستیں بنا دی گئیں۔

امریکہ کے قدیم باشندے جو کہ ایشیا سے آبنائے بیرنگ کے راستے امریکہ پہنچے۔ ان کا تعلق پرانی دنیا سے کٹ گیا اور وہ شمالی، وسطی اور جنوبی حصہ میں آباد ہو گئے۔ قبیلہ ازٹک ابتداء میں آکر یہاں آباد ہوا۔ اس قبیلہ نے کافی ترقی کی کیونکہ اس قبیلے کے لوگ علم حساب اور ہیئت کے ماہر تھے۔ انھوں نے اپنا ایک کیلنڈر بھی ایجاد کیا اور ٹینوچٹ لان نامی ایک شہر بسایا۔ ۱۵۱۹ء میں ٹینوچٹ لان قبیلہ کے مکانات کی تعداد ساٹھ ہزار تھی

اس شہر نے صنعت و حرفت، آلات حرب بنانے، کپڑا بُننے، دھات سے کام لینے اور مٹی کے برتن بنانے میں بڑا ترقی کی۔ اس قبیلہ کے لوگ دیوتاؤں کی پوجا کرتے تھے اور سب سے بڑا دیوتا "جنگ کا دیوتا" مانتے تھے

پھر آہستہ آہستہ دنیا کے مختلف حصوں سے لوگ یہاں آکر آباد ہونے لگے۔ ایشیا کے لوگ جو یہاں آکر آباد ہوئے ان کو ریڈ انڈین کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ فرنچ ڈچ، جرمن، انگریز اور پرتگیز بھی اسی ملک میں آکر آباد ہوئے۔ ۱۷۹۰ء میں ان کی آبادی چار ملین ہو گئی۔ اس وقت انیس لاکھ ۳۳ ہزار انگریز، ۷ لاکھ ۵ ہزار افریقی غلام اور ۱۲ لاکھ ۹۲ ہزار دوسرے ممالک کے لوگ تھے۔ پھر کچھ لوگ آئرلینڈ، ناروے، سویڈن اور ڈنمارک سے آکر آباد ہو گئے اور ۲۰ سال کے عرصہ میں تین ملین اطالوی ہجرت کر کے امریکہ میں جا بسے۔ پہلی جنگ عظیم میں یہاں چھ ملین باشندے مختلف ممالک سے آکر آباد ہوئے تھے۔

زرعی پیداوار کے لحاظ سے امریکہ کا شمار دنیا کے چوٹی کے ملکوں میں ہوتا ہے۔ کیونکہ ملک بڑا وسیع ہے

اس لئے آب و ہوا مختلف قسم کی ہے۔ اور جو مختلف
قسم کی فصلوں کے لئے نہایت موزوں ہے۔ ملک کے
وسطی حصہ میں گندم، مکئی، جَو، جئی، تمباکو، خلیج میکسیکو
کے ساحل پر چاول، گنا، ترش پھل اور بحر اوقیانوس کے
ساحلی علاقوں میں سبزیاں، تمباکو اور پھل کثرت سے
کاشت کئے جاتے ہیں۔ امریکہ کا ۳/۱ حصہ جنگلات سے
ڈھکا ہوا ہے۔ جن سے کاغذ، فرنیچر اور دوسری اشیاء
تیار ہوتی ہیں۔

معدنی لحاظ سے بھی یہ ملک بڑا امیر ہے۔ دنیا
میں لوہے کی پیداوار میں پہلے نمبر پر ہے۔ اس کے علاوہ
معدنی تیل، کوئلہ، سونا، چاندی، جست اور سیسہ
مشہور معدنیات ہیں۔ ملک کے مختلف حصوں میں موٹر کاریں،
ہوائی جہاز، ریل گاڑیاں، خوراک، مشینیں، لوہے اور
فولاد کا سامان، کیمیائی اشیاء، کاغذ اور بجلی کا سامان
بنانے کے بڑے بڑے کارخانے ہیں۔

ملک میں صدارتی نظام رائج ہے اور ہر شہری کو
مکمل حقوق حاصل ہیں۔ امریکی سینٹ میں ارکان کی تعداد
۱۰۰ ہے۔ امریکہ کی ہر ریاست کو (چھوٹی ہو یا بڑی)
دو نمائندے سینٹ میں بھیجنے کی اجازت ہوتی ہے۔ دوسرا
ادارہ ایوانِ نمائندگان کہلاتا ہے۔ صدر کا انتخاب چار سال
کے لئے کیا جاتا ہے۔

مختلف ممالک کے لوگ چونکہ امریکہ کے باشندے
بن چکے تھے اور ایک بڑی تعداد میں موجود تھے تو ظاہر
ہے کہ وہ اپنے ساتھ اپنا کلچر اور زبان بھی لے گئے
لیکن جب برطانیہ نے امریکہ پر قبضہ کیا تو وہاں کے
باشندوں نے انگریزی کلچر کو اپنانا شروع کر دیا اور
انگریزی زبان بھی اس ملک میں رائج ہو گئی۔

امریکہ کا براعظم آبنائے بیرنگ کی سمت سے ۳۶ میل
کے فاصلہ پر ہونے کے باوجود دنیا سے کٹا ہوا تھا۔ اس کی
وجہ یہ تھی کہ مشرقی سائبیریا بھی برفستان تھا۔ اور الاسکا
بھی دور دور تک برف میں گھرا ہوا تھا۔ اور دور دور تک
آبادی کا نام و نشان نہ تھا۔ ۱۴۸۶ء میں کولمبس نے
ملکہ سپین ایزابیلا کی خدمت میں سمندری سفر اختیار کرنے
کی درخواست پیش کی جو منظور کر لی گئی۔ ۱۴۹۲ء میں وہ
سپین سے چلا اور جزائر بہاما پہنچا۔ ۱۳ مارچ ۱۴۹۳ء
کو واپس آیا۔ اس نے ۱۴۹۳ء میں دوبارہ سفر شروع
کیا۔ اس وقت تک اس براعظم کا متمدن دنیا کو کوئی علم
نہ تھا۔ ۱۴۹۹ء میں امریگو وسپیوس نے سفر شروع کیا۔

اور برازیل پہنچا۔ وہاں سے اس براعظم کے وسط میں پہنچا اس طرح اس کے نام پر اس براعظم کا نام "امریکہ" پڑا۔

انگریزوں نے سولہویں صدی کے آخر تک اس کی طرف توجہ نہ دی۔ ۱۵۶۲ء ہاکنز افریقہ کے حبشیوں کا ایک جہاز بھر لایا اور ہسپانویوں کے ہاتھ فروخت کر دیا ۱۵۸۴ء میں ورجینیا میں آبادکاری شروع ہوئی۔ ۱۶۰۹ء میں حکومت نے ایک منشور پاس کیا۔ جس کے تحت نیویارک میری لینڈ، نیو جرسی، جارجیا، پنسلوینیا، کرولینا اور اسی طرح چند دوسرے شہروں میں آبادکاری شروع ہو گئی۔ تحریک آزادی کا آغاز ورجینیا ریاست سے ہوا۔ بیس کے قریب قانون دان جیمز ٹاؤن میں اکٹھے ہوئے۔ چند ایک تجاویز پر غور کیا۔ پھر ۱۹۲۰ء میں نیو انگلینڈ میں ایک جہاز پر جس کا نام "مے فلاور" تھا۔ ایک معاہدہ کیا جس کا نام "معاہدہ مے فلاور" ہے۔ اور جان کارور کو گورنر منتخب کیا گیا۔

برطانیہ کی حکومت نے امریکہ کے باشندوں کو مختلف مراعات سے محروم کر دیا تھا۔ اور نئے نئے ٹیکس لگا دیئے تھے۔ مثلاً درآمد کا ٹیکس، اسٹامپ کا قانون، چینی کا قانون وغیرہ ۱۷۶۸ء میں بوسٹن میں ہنگامہ ہو گیا۔ وہاں انگریزی فوج پہنچ گئی۔ عوام نے فوج کو جگہ دینے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ حکومت نے ایک پرانا قانون جاری کر دیا کہ ......

...... غداری کے الزام کا مقدمہ چلانے کے لئے مجرم کو انگلستان میں لایا جائے گا۔ اس سے لوگ متنفر ہو گئے۔ اور فوجیوں میں جھگڑے ہونے شروع ہو گئے۔ ۱۹ اپریل ۱۷۷۵ء کو برطانیہ اور ریاستوں کے درمیان جنگ کا آغاز ہو گیا۔ پھر بوسٹن کی بندرگاہ پر برطانیہ کے چائے کے تین جہاز آکر ٹھہرے۔ رجن میں سے چائے کی ۳۴۷ پیٹیاں سموئیل آدم کے حامیوں نے سمندر میں پھینک دیں۔ اس طرح لڑائی میں زور پیدا ہو گیا۔ ۲۱ جولائی ۱۷۷۵ء کو جارج واشنگٹن نے فوج کی باگ ڈور سنبھال لی۔

۱۱ ستمبر ۱۷۷۷ء کو جنرل ولیم ہاور (WILLIAM HAWER) نے جارج واشنگٹن کو شکست دے کر فلاڈلفیا پر قبضہ کر لیا۔ ۱۷۷۸ء کا سارا موسم سرما جارج واشنگٹن اور اس کی فوجوں کو پنسلوینیا میں گزارنا پڑا جہاں بے شمار فوجی لقمۂ اجل بن گئے۔

۱۷۸۱ء میں تیرہ ریاستوں نے مل کر مشترکہ بہبود کی خاطر ایک عہدنامہ منظور کیا۔ ۱۷۸۷ء میں بارہ ریاستوں نے ۵۵ نمائندگان فلاڈلفیا بھیجے۔ ۲۵ مئی ۱۷۸۷ء کو یہ لوگ اس ہال میں جمع ہوئے جہاں ۴ جولائی ۱۷۷۶ء کو امریکہ کے اعلان آزادی پر دستخط کئے گئے تھے۔ اور لبرٹی بیل یعنی آزادی کی گھنٹی کے ذریعہ آزادی کا اعلان کر دیا گیا اور اس مجلس کا نام دستور ساز مجلس رکھا گیا۔ یہ میٹنگ خفیہ تھی اور پولیس نے اس ہال کا گھیراؤ کیا ہوا تھا۔ کافی بحث و تمحیص اور مختلف قسم کی آراء کے تبادلے کے بعد ۱۷ ستمبر ۱۷۸۷ء کو دستور پاس ہوا

امریکہ کا صدر چار سال کے لئے منتخب ہوتا ہے

چند مشہور صدروں کے نام یہ ہیں۔ جارج واشنگٹن، ابراہام لنکن، اور روز ویلیٹ (جس کو چار دفعہ صدر منتخب کیا گیا) اس کے علاوہ صدر کینیڈی، فورڈ اور نو منتخب صدر جیمی کارٹر ہیں۔ یوں تو امریکہ کا ہر شہر

قابل دید ہیں مگر چند ایک مشہور شہر یہ ہیں۔ نیویارک، واشنگٹن ڈی سی، شکاگو اور سان فرانسسکو۔

کینیڈا

(CANADA.)

یہ ملک برّاعظم شمالی امریکہ کا ترقی یافتہ ملک ہے۔ اس کا رقبہ ۳۸ لاکھ مربع میل اور آبادی ۲½ کروڑ ہے۔ اور یہ ملک ۱۰ صوبوں میں تقسیم ہے اس کے شمال میں بحر منجمد شمالی، جنوب میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ، مشرق میں بحر اوقیانوس اور مغرب میں بحر الکاہل ہے۔ کینیڈا کا شمالی حصہ سخت سردی کی وجہ سے غیر آباد ہے اور لوگوں کی اکثریت جنوب میں رہتی ہے۔ اس کے مغربی اور مشرقی ساحلی علاقے معدنیات اور جنگلات کے لئے مشہور ہیں۔ یہاں گندم، جو اور جئی کی فصل بڑی مقدار میں پیدا ہوتی ہے۔ مشرقی حصے میں مویشی پالے جاتے ہیں اور مغربی حصے میں بہت سی زرخیز وادیاں ہیں جہاں پھل بکثرت پیدا ہوتے ہیں۔ پورے ملک کا ۱/۸ حصہ زیر کاشت ہے اور باقی رقبہ کا نصف حصہ جنگلات سے بھرا پڑا ہے اور ان جنگلات سے عمدہ لکڑی حاصل ہوتی ہے جس سے کاغذ اور دوسری اشیاء بنائی جاتی ہیں۔ ملک بھر میں دریاؤں اور جھیلوں کی بہتات ہے اونٹاریو اور کیوبک کے صوبوں میں بجلی پیدا کی جاتی ہے جو ملک کی ۸۰ فیصد ضروریات پوری کرتی ہے۔

قدرت نے معدنی لحاظ سے کینیڈا کو مالا مال کیا ہے۔ مٹی کا تیل، قدرتی گیسیں اور کوئلہ کے بڑے بڑے ذخائر موجود ہیں۔ خلیج ہڈسن کے ارد گرد جو سطح مرتفع ہے وہ معدنیات کا گھر ہے۔ یہاں سے سونا۔ چاندی، جست، تانبا اور کوبالٹ بکثرت پیدا ہوتا ہے صوبہ کیوبک سونا۔ لوہا۔ ابرق، تانبا اور جست کے لئے مشہور ہے مغربی پہاڑی علاقوں میں سونا۔ چاندی سیسہ، جست۔ یورینیم، ریڈیم اور پلاٹینم جیسی قیمتی دھاتیں ملتی ہیں۔

کینیڈا کے لوگ زیادہ تر یورپ کے مختلف ملکوں سے ہجرت کر کے آباد ہوئے ہیں۔ ان میں اکثریت فرانسی اور انگلستان کے لوگوں کی ہے۔ ان لوگوں نے ہی جنگلات کو صاف کر کے اس ملک کو رہائش کے قابل بنایا اور معدنیات نکالیں۔ برف پر کھیلی جانے والی ہاکی اس ملک کا قومی کھیل ہے۔ اس کے علاوہ بیس بال (Base Ball) ، فٹ بال، باسکٹ بال خاص کھیلیں ہیں جانوروں کا شکار کرنا۔ مچھلی پکڑنا لوگوں کے خاص مشاغل ہیں

کینیڈا کے تمام صوبوں میں یونیورسٹیاں ہیں انگریزی اور فرانسیسی قومی زبانیں ہیں اور لوگوں کی اکثریت عیسائی مذہب سے تعلق رکھتی ہے۔ جمہوری طرز حکومت ہے مختلف سیاسی پارٹیاں انتخاب میں حصہ لیتی ہیں اور جو پارٹی اکثریت حاصل کرے اس کا لیڈر وزیر اعظم کہلاتا ہے جو کہ کابینہ کی مدد سے نظم و نسق چلاتا ہے کینیڈا دولت مشترکہ کا رکن ہے۔ یہ ملک امیر ترین ملکوں میں سے ایک ہے اور آمدورفت کی بہت سی سہولتوں کا حامل ہے۔ ہوائی جہاز، ہیلی کاپٹر، آمدورفت کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ نئی قسم کی شاہراہیں تعمیر کی گئی ہیں جو کہ ملک کے مختلف حصوں کو باہم ملاتی ہیں۔ کینیڈین پیسیفک (Pacific) ریلوے، بحر الکاہل کے ساحل سے لے کر بحر اوقیانوس کے ساحل تک جاتی ہے۔

اٹاوہ کینیڈا کا دار الحکومت ہے اور ملک کی کل آبادی کا دسواں حصہ اس شہر میں رہتا ہے یہ صوبہ کیوبک میں واقع ہے۔ دریائے سینٹ لارنس پر ایک بہت بڑی بندرگاہ ہے۔ ریلوے کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ ان کے علاوہ ٹورنٹو اور ونیکوور ہیں۔ جھیل اونٹاریو کے کنارے بڑی مشہور بندرگاہ ہے۔ ٹورنٹو صوبہ اونٹاریو کا صدر مقام ہے ونیکوور برٹش کولمبیا کا صدر مقام اور مغربی ساحل کی مشہور بندرگاہ ہے۔

کیونکہ ملک میں معدنیات کی بہتات ہے اس لئے کینیڈا کے سب شہر صنعت و حرفت کے مرکز ہیں۔ دنیا کی مشہور ترین اور بڑی جھیل نیاگرا فال کینیڈا —— اور ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے بارڈر پر واقع ہے جسے سیاح دور دور سے بکثرت دیکھنے آتے ہیں۔

●

امریکہ میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ تبلیغِ اسلام

(ترتیب : ابنِ احمد)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ ماموریت اور تبلیغِ اسلام کی بنیاد

مارچ ۱۸۸۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے حکم پا کر اپنے مامور اور مجدّدِ وقت ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ اس دعویٰ کے ساتھ ہی آپ نے مذاہبِ عالم کے سربرآوردہ لیڈروں اور مقتدر رہنماؤں کو نشان نمائی کی عالمگیر دعوت دی کہ اگر وہ طالبِ صادق بن کر آپ کے یہاں ایک سال تک قیام کریں تو وہ ضرور اپنی آنکھوں سے دینِ اسلام کی حقانیت کے چمکتے ہوئے نشان مشاہدہ کر لیں گے اور اگر ایک سال تک رہ کر بھی وہ آسمانی نشان سے محروم رہیں تو انہیں دو سَو روپیہ ماہوار کے حساب سے چوبیس سَو روپیہ بطور ہرجانہ یا جرمانہ پیش کیا جائے گا۔

(تبلیغِ رسالت جلد اوّل صفحہ ۱۹، ۱۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اِسی دعوت کی عالمگیر اشاعت کے لئے خدائی تحریک کے مطابق تمام اہتمام فرمایا۔ چنانچہ حضرت اقدس نے بیس ہزار کی تعداد میں اردو و انگریزی اشتہارات شائع کئے اور ایشیاء، یورپ اور امریکہ کے تمام بڑے بڑے مذہبی لیڈروں، فرمانرواؤں، مہاراجوں، عالموں، مدبّروں، مصنّفوں اور نوابوں کو باقاعدہ رجسٹری کر کے بھجوائے اور اس زمانہ میں کوئی نامور اور معروف شخصیت ایسی نہیں چھوڑی جس تک آپ نے یہ خدائی آواز نہ پہنچائی ہو۔

(سیرت المہدی صفحہ ۱۳، ۱۴، مکتوبات بنام مولوی عبداللہ سنوری صفحہ ۳، ۴ طبع اوّل۔ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ ۶۷-۶۸)

حضور کی دعوت کے نتیجہ میں امریکہ کے ایک سرکردہ شخص کا اسلام کی طرف میلان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اسی اشتہار کی امریکہ میں بھی وسیع اشاعت ہوئی۔ چنانچہ عیسائی گروہ کے ایک گرجا کے لاٹ پادری اور امریکہ کے مقبولِ عام روزنامہ ڈیلی گزٹ کے ایڈیٹر مسٹر الیگزنڈر ویب[1] نے حضور علیہ السلام کی خدمت میں ایک

---

[1] مسٹر الیگزنڈر ویب ۱۸۴۶ء میں امریکہ کے شہر ہڈسن علاقہ نیو یارک میں پیدا ہوئے۔ والد ایک مشہور صحافی اور ملکی اخبار کے مدیر تھے اس لئے کالج کی تعلیم سے فارغ ہوتے ہی آپ نے صحافت کے میدان کا انتخاب کر کے ایک ہفت روزہ اخبار

خط لکھا۔ یہ خط حضور کی کتاب شحنۂ حق میں درج ہے۔
اس خط کا جواب مناسب طور پر حضور علیہ السلام کی
طرف سے وب صاحب کو بھجوا دیا گیا۔ اس کے بعد
خط و کتابت کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ چنانچہ وب صاحب
نے ۲۴ر فروری ۱۸۸۷ء کو حضور کی خدمت میں ایک
طویل خط بھجوایا۔ انگریزی زبان میں اصل خط اور اس
کا ترجمہ حضور نے اپنی کتاب "شحنۂ حق" میں درج فرمایا
ہے۔ اس خط میں وب صاحب نے تحقیقِ مذہب اور
تلاشِ حق کے بارہ میں اپنے کمال شوق کا اظہار کیا اور

(بقیہ حاشیہ ص۲۵)

جاری کیا اور جلد ہی قبولیتِ عامہ کی سند حاصل کی
ایک مشہور روزنامہ "جوزف مسوری ڈیلی گزٹ" کی
ادارت سنبھالنے کی دعوت دی گئی۔ اس کے بعد کئی اور
اخبارات ان کے سپرد ہوئے اور پھر وب صاحب
کی سیاسی قابلیت اور علمی شہرت و لیاقت کی یہاں تک
دھوم مچی کہ حکومتِ امریکہ نے انہیں فلپائن
میں اپنا سفیر مقرر کر دیا۔ ۱۸۷۲ء میں وہ عیسائیت
سے برگشتہ ہو گئے اور برسوں لادینی کی حالت میں
رہے۔ دنیا کے مختلف مذاہب مثلاً بدھ مت وغیرہ
کا مطالعہ کیا مگر کہیں تسلی نہیں ہوئی۔ اسی زمانے
میں حضور کا انگریزی اشتہار ملا۔ جب اُمیِ حق
کی یہ کشش اور دلکشی تو اُمید کی کرن دیکھ کر حضرت
سے خط و کتابت شروع کر دی اور بالآخر اسلام
لے آئے۔

(ماخوذ از رسالہ تائید حق ص۸۳، ۸۴)

ذاتی مجبوریوں کے پیشِ نظر ہندوستان نہ آسکنے پر
معذوری ظاہر کی۔ سچائی پھیلانے کے سلسلہ میں اپنی
خدمات پیش کرتے ہوئے لکھا کہ اگر جیسا کہ آپ فرماتے
ہیں دینِ اسلام ہی سچا دین ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ
میں امریکہ میں تبلیغ و اشاعت کا کام نہ کر سکوں جبکہ
مجھے اس طرح کی اشاعت کے معقول مواقع حاصل
ہیں۔ حضور کے ساتھ اظہارِ عقیدت کرتے ہوئے
لکھا کہ میں کسی دلیل سے شبہ نہیں کر سکتا کہ آپ کو خدا
نے بغرضِ اشاعتِ نورِ حقانیت مشرف بالہام کیا ہے
انہوں نے حضور کے اشتہارات امریکہ کے اخبارات
میں چھپوانے کی خدمات پیش کیں ــــ الغرض یہ
خط اول سے آخر تک خلوص و محبت، تحقیق و جستجو
اور ایثار و وفا شعاری کے جذبات سے معمور ہے۔
حضور نے (۱۸ر اپریل ۱۸۸۷ء کو) اس خط کے جواب میں
امریکہ اور یورپ میں تبلیغِ حق پھیلانے کے عزم کا اظہار
کرتے ہوئے وعدہ فرمایا کہ آپ قرآنی تعلیمات پر مشتمل
ایک رسالہ تالیف فرما کر انگریزی ترجمہ کروا کے وب
صاحب کو ارسال فرمائیں گے۔ حضور نے اس خواہش کا
اظہار بھی فرمایا کہ ان کے ذریعہ امریکہ کے نیک دل
لوگ دعوتِ حق قبول کر لیں۔

(تفصیل کے لئے دیکھیں "شحنۂ حق" روحانی
خزائن جلد ۲ ص۲۶ تا ۔۔ حاشیہ)

الغرض مختصر از خط و کتابت کے ذریعہ اسلام
وب صاحب کے دل میں گھر کر گیا اور وہ مسلمان ہو گئے۔
اور یوں بانی سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ امریکہ کی تاریخ میں

اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی ایک مہم کا آغاز ہوا۔

مسٹر وِب کے اسلام کا جب ہندوستان میں چرچا ہوا تو بمبئی کے متدین مسلمان اور میمن تاجر حاجی عبداللہ اشاعتِ اسلام کے شوق میں ان کے پاس منیلا (فلپائن) پہنچے اور انہیں سفارت کے عہدے سے استعفاء دینے پر رضامند کر لیا اور خود واپس آکر ہندوستان کے مشہور مسلم مشنری حضرت مولانا حسن علی صاحب (ولادت ۱۸۵۲ء۔ وفات ۱۸۹۷ء سے قبل) کے ذریعہ سے حیدر آباد میں ایک بھاری جلسہ منعقد کر کے چھ ہزار کا چندہ کیا اور وِب صاحب کو ہندوستان بُلوا بھیجا۔ انہوں نے فوراً استعفاء دے دیا۔ بمبئی سے اُترے، حیدر آباد آئے تو انہوں نے مولوی صاحب سے اس خواہش کا اظہار کیا کہ حضرت مرزا صاحب میرے محسن ہیں اور انہی کے طفیل میں مسلمان ہوا ہوں اور ان کی زیارت کرنا چاہتا ہوں۔ اُس وقت چونکہ علمائے پنجاب کی مخالفت اور عوام کی شورش شروع ہو چکی تھی اس لئے وِب صاحب کو مولوی صاحب اور حاجی صاحب نے یہی رائے دی کہ ایک ایسے "بدنام شخص" سے ملاقات کر کے اشاعتِ اسلام کے کام کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ چنانچہ وِب صاحب لاہور تک آئے جہاں انہیں بعض لوگوں نے حضرت سے ملاقات کی ترغیب بھی دلائی مگر قادیان حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے بغیر ہندوستان کے مختلف شہروں کا دورہ کر کے امریکہ واپس پہنچے اور تبلیغ کا کام شروع کر دیا۔ مگر تبلیغِ اسلام تو مامورِ وقت کے روحانی فیض اور اطاعت کی بدولت ہی ممکن تھی محض مسلمانوں کی مالی اعانت کے بل بوتے پر اس کام میں کیا خیر و برکت ہوتی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جن لوگوں نے اعانت کا وعدہ کیا تھا انہوں نے صریح بے رُخی اختیار کر لی اور مسٹر وِب اپنے مشن میں ناکام ہو گئے۔ چنانچہ اخبار "وفادار" لاہور (مورخہ یکم مئی ۱۸۹۳ء) نے لکھا :۔

"امریکہ میں ایک شخص مسٹر الیگزینڈر وِب کتب کے مطالعے کے بعد مسلمان ہو گیا۔ ۱۸۹۳ء میں یہ ہندوستان آیا اور مختلف مقامات پر اس نے لیکچر دیئے۔ لاہور بھی آیا اور اسلامیہ کالج میں بڑا زبردست لیکچر دیا۔ ہزارہا روپیہ مسلمانانِ ہند نے اُسے تبلیغ اسلام کے لئے دیا۔ یہ پھر واپس نیویارک چلا گیا اور وہاں سے اس نے ایک اعلیٰ درجے کا مطبع قائم کرنے اور ایک اسلامی اخبار نکالنے کا اعلان بڑے زور و شور سے کیا۔ یہ بھی کہا کہ مطبع سے اسلام کی حمایت اور تبلیغ میں زبردست لٹریچر شائع ہو گا۔ علی گڑھ سے سر سید نے، کلکتہ سے جسٹس امیر علی نے، حیدر آباد دکن سے نواب عظم یار جنگ مولوی چراغ علی نے اس کو

اس کو بڑی زبردست امداد دینے
کا وعدہ کیا۔ نیویارک میں ایک
مسجد بھی بنانے کا اس کا ارادہ تھا
مگر کوئی بھی تجویز عملی جامہ نہ
پہن سکی" (بحوالہ تاریخ اشاعت
اسلام از محمد اسماعیل پانی پتی صفحہ ۵۴۶)

اس ناکامی کی وجہ سے وب صاحب کے دل
پر سخت چوٹ لگی اور حضرت اقدس کی یاد تازہ
ہو گئی۔ چنانچہ انہوں نے حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ
کے نام ایک خط میں حضرت اقدس کی زیارت سے
محرومی پر سخت ندامت اور شرمساری کا اظہار کرتے
ہوئے لکھا، جب میں ہندوستان گیا تو مجھے یقین
تھا کہ مسلم بھائی میری مقدور بھر معاونت کریں گے
لیکن جونہی یہاں کے عیسائیوں کی مخالفت کی خبر
ہندوستان میں پہنچی وہاں کے بے ایمان مسلمان
میرے مخالف ہو گئے اور ہر طرح مجھے تکلیف پہنچانے
کی کوشش کی۔ میرے ساتھ جو وعدے انہوں نے
کئے تھے ان سب کو بھلا دیا۔ لیکن اب میری سمجھ میں
آیا ہے کہ ان لوگوں نے ایسا کیوں کیا۔ دراصل بات
یہ ہے کہ ان کا مذہبی علم صرف سطحی ہے۔ اگر یہ لوگ
میرے ساتھ وفاداری کا تعلق قائم رکھتے تو
باوجود میری کوششوں کے یہاں بھی اسلام کی ایک
بگڑی ہوئی شکل قائم ہو جاتی جیسی کہ ان لوگوں میں
ہے۔ تاہم یہ حقیقت ہے کہ اہل امریکہ گو سمجھتے ہیں کہ
اسلام عرب میں پیدا ہوا تھا مگر اس کی تعلیم کے لئے
ان کی نگاہیں ہندوستان ہی کی طرف اٹھ رہی ہیں۔

اس کے بعد مسٹر وب جب تک زندہ رہے
حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور قادیان سے عقیدتمند
رہے اور آخر دم تک سلسلہ مراسلت جاری رکھا۔
انہی کے ذریعہ سے امریکہ کے نومسلم مسٹر اینڈرسن
حضرت مفتی صاحب سے خط وکتابت کر کے ۲۶ستمبر
۱۹۰۴ء کو داخل اسلام ہوئے اور حضرت مسیح موعودؑ
نے ان کا اسلامی نام احمد تجویز فرمایا (ذکرِ حبیب صفحہ ۳۸۱، ۲۹۰)
انہیں حضرت کی وفات کی خبر سن کر سخت صدمہ ہوا
اور انہوں نے لکھا:۔

"مرزا صاحب نے ایک بڑا کام
پورا کیا اور سینکڑوں کے دلوں
میں نور صداقت پھیلایا جن تک
غالباً صداقت کسی طرح نہ پہنچ سکتی
تھی...... لاریب اس شخص کو
خدا تعالیٰ نے اس بڑے کام کے
واسطے برگزیدہ کیا تھا جو اس نے
پورا کر دکھایا ہے اور مجھے اس میں
شک نہیں کہ وہ فردوس بریں میں
اولیاء و انبیاء کی رفاقت سے
لطف اندوز ہوگا ــــ ایسے
عظیم الشان اور نیک انسان کی
وفات غمگین کرنے والی ہے لیکن
چونکہ وہ اپنا کام ختم کر چکے تھے،
قادر مطلق کی مرضی یہی تھی کہ ان کی

دنیوی زندگی ختم ہو۔ انہوں نے
ایک عظیم الشان کام کیا ہے اس لئے
ان کا اجر بھی عظیم الشان ہوگا۔"
(مکتوب ۳۰/ اگست، ۳/ ستمبر
۱۹۰۸ء بحوالہ "حیاتِ احمد" جلد دوم
نمبر ۳ صفحہ ۲۰۷، ۲۰۸)

پروفیسر ٹی۔ ڈبلیو۔ آرنلڈ نے اپنی کتاب
"PREACHING OF ISLAM" (جس کا
اردو ترجمہ مکرم ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ صاحب نے کیا
ہے اور "دعوتِ اسلام" کے نام سے چھپ چکا ہے)
میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر کئے بغیر وب
صاحب کے اسلام لانے کا واقعہ درج کیا ہے اور لکھا
ہے کہ وب صاحب نے ۱۸۹۳ء میں امریکہ میں ایک
اسلامی مشن قائم کیا اور ایک رسالہ بنام مسلم ورلڈ جاری
کیا۔ (دعوتِ اسلام صفحہ ۴۲۴)

اسی طرح کہا جاتا ہے کہ وب صاحب نے اسلام
پر کئی کتابیں لکھیں جن میں سب سے زیادہ مشہور "اسلام
کے بنیادی عقائد" تھی۔ (نوائے وقت اکتوبر ۱۹۵۴ء
بحوالہ "تاریخ اشاعتِ اسلام" از محمد اسماعیل پانی پتی صفحہ ۴۴۲)

اس کے علاوہ امریکہ کے بعض اور لوگوں سے
خط و کتابت کا ذکر حضور علیہ السلام نے براہین احمدیہ
جلد پنجم (۱۹۰۵ء) میں فرمایا ہے — چنانچہ نیویارک
کے معزز انگریز ایف۔ ایل۔ اینڈرسن کے متعلق تحریر فرمایا
کہ اُس نے چٹھی لکھ کر اپنا نام اس جماعت میں درج
کرایا ہے نیز ڈاکٹر اے۔ جارج بیکر فلاڈلفیا امریکہ
نے ریویو آف ریلیجنز میں حضور کا تذکرہ پڑھ کر لکھا:۔

"مجھے آپ کے امام کے خیالات
کے ساتھ بالکل اتفاق ہے! انہوں
نے اسلام کو ٹھیک اس شکل میں دنیا
کے سامنے پیش کیا ہے جس شکل میں
حضرت نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے
پیش کیا تھا۔"

اسی طرح ایک امریکن خاتون نے لکھا:۔

"میں ہر وقت ان کی تصویر کو دیکھتی
رہنا پسند کرتی ہوں۔ یہ تصویر بالکل
مسیح کی تصویر معلوم ہوتی ہے۔"
(تفصیل کے لئے دیکھیں براہین احمدیہ
حصہ پنجم صفحہ ۱۰۳ تا ۱۰۷)

امریکہ میں ایک عظیم الشان نشان کا ظہور!

یہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے
علمی طور پر عیسائیت کا طلسم پاش پاش کیا وہاں روحانی
طور پر عیسائیوں کو بے بساط و بے بضاعت ثابت فرمایا۔
آپ نے بارہا اس بات کا اعلان فرمایا کہ مسیحیوں کا خدا
ان سے ہمکلام نہیں ہوتا اور نہ ان کی تائید کرتا ہے۔
اور اگر مسیحی صاحبان کو اس قسم کا کوئی دعویٰ ہے تو وہ
میرے ساتھ مباہلہ یا افاضۂ روحانی کا مقابلہ کر لیں مگر
کوئی عیسائی بھی مقابل پر نہ آیا۔ انہی دنوں امریکہ
میں ایک شخص ڈاکٹر الیگزنڈر ڈوئی نے نبی ہونے
کا دعویٰ کیا اور اسلام کے خلاف نہایت سوقیانہ

انداز میں دریدہ دہنی شروع کر دی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی نمائندگی کرتے ہوئے اُسے للکارا اور مقابل پر آ کر وہ خدا کی قہری تجلّی سے نیست و نابود ہو گیا۔ اس روحانی جنگ کا مختصر حال ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

ڈوئی کے ابتدائی حالات اور دعویٰ پیغمبری :-

سکاٹ لینڈ کا ایک شخص جان الیگزنڈر ڈوئی (۱۸۴۷ء — ۱۹۰۷ء) تھا جو بچپن میں اپنے والدین کے ساتھ آسٹریلیا چلا گیا جہاں ۱۸۷۲ء کے قریب وہ ایک کامیاب مقرر اور پادری کی حیثیت سے پبلک کے سامنے آیا۔ کچھ عرصہ بعد اس نے یہ اعلان کیا کہ یسوع مسیح کے کفارہ پر ایمان لانے سے بیماروں کو شفا دینے کی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور یہ طاقت اِس زمانہ میں اُسے بھی عطا کی گئی ہے۔

۱۸۸۸ء میں وہ امریکہ کی نئی دنیا میں اپنے خیالات پھیلانے کے لئے سان فرانسسکو آ گیا۔ سان فرانسسکو کے قرب و جوار اور دوسری مغربی ریاستوں میں کامیاب جلسے کرنے کے بعد اس نے ۱۸۹۳ء میں شکاگو میں اپنی خاص سرگرمیاں شروع کر دیں۔ ایک مکان کرایہ پر لیا جس کا نام "زائن روم" رکھا۔ ایک اور بلڈنگ میں "زائن پرنٹنگ پبلشنگ ہاؤس" کھولا اور ایک اخبار "لیوز آف ہیلنگ" کے نام سے جاری کیا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں امریکہ کے طول و عرض میں اُسے بڑی شہرت حاصل ہوئی اور اُس کے ماننے والوں میں تیزی سے اضافہ ہونے لگا۔ ڈوئی نے یہ کامیابی دیکھ کر ۲۲ فروری ۱۸۹۶ء کو ایک نئے فرقے کی بنیاد رکھی اور اس کا نام "کرسچین کیتھولک چرچ" رکھا۔ ۱۸۹۹ یا ۱۹۰۰ء میں اس نے پیغمبری کا دعویٰ کیا اور اس فرقہ کو "کرسچین کیتھولک اپاسٹالک چرچ" کا نام دے دیا (انسائیکلوپیڈیا آف برٹینیکا زیر لفظ "ڈوئی")۔ ("امریکہ کے ڈاکٹر جان الیگزنڈر ڈوئی کا عبرتناک انجام" مؤلفہ چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔اے سابق مبلغ امریکہ۔ شائع کردہ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ صفحہ ۱۴-۲۳)

اپنی ترقی کی رفتار تیز تر کرنے کے لئے اس نے ایک صیحون نامی شہر کی بنیاد رکھی اور ظاہر کیا کہ مسیح اِس شہر میں نازل ہوگا۔ اِس طریق سے اس کے مریدوں کی تعداد بھی بہت بڑھ گئی اور مالی آمد میں یہاں تک اضافہ ہوا کہ سال کے شروع میں اُسے دس لاکھ ڈالر یعنی تیس لاکھ سے بھی زیادہ روپیہ اپنے مریدوں سے نئے سال کے تحفہ کے طور پر ملنے لگا اور وہ مُلک میں شہزادوں کی طرح زندگی بسر کرنے لگا۔ انہی ترقیات کو دیکھ کر اس نے اپنے اخبار "لیوز آف ہیلنگ" میں لکھا "اگر یہ ترقی اسی طرح جاری رہی تو ہم بیس سال کے عرصے میں ساری دنیا کو فتح کر لیں گے۔ (بحوالہ "عبرتناک انجام" صفحہ ۲۳-۲۴)

ڈوئی کی اسلام دشمنی :-

ڈوئی شروع ہی سے اسلام اور محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کا سخت دشمن تھا۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (معاذ اللہ) کاذب اور مفتری خیال کرتا تھا اور اپنی خباثت سے گندی گالیاں اور فحش کلمات سے حضورؐ کو یاد کرتا تھا۔ اس کے اندرونی بغض اور پلید باطنی کا اندازہ لگانے کے لئے فقط یہ امر ہی کافی ہے کہ اُس نے اپنے اخبار "لیوز آف ہیلنگ" ۲۵ راگست ۱۹۰۰ء میں صاف اور کھلے لفظوں میں یہ پیشگوئی کی کہ

"میں امریکہ اور یورپ کی عیسائی اقوام کو خبردار کرتا ہوں کہ اسلام مُردہ نہیں ہے۔ اسلام طاقت سے بھرا ہوا ہے اگرچہ اسلام کو ضرور نابود ہونا چاہیئے۔ محمڈن ازم کو ضرور تباہ ہونا چاہیئے مگر اسلام کی بربادی نہ تو مضمحل لاطینی عیسویت کے ذریعہ ہو سکے گی نہ ہی بے طاقت یونانی عیسویت کے ذریعہ سے۔" (بحوالہ "ایضاً" مک۔ تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ ۲۴۷، ۲۴۸)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے ڈوئی کو مباہلہ کا چیلنج

جب ڈوئی اپنی شوخیوں اور بے باکیوں میں یہاں تک پہنچ گیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غیرت کا ایک زبردست جوش پیدا کیا۔ چنانچہ حضور نے ستمبر ۱۹۰۲ء میں ایک مفصل اشتہار لکھا جس میں حضور نے تثلیث پرستی پر تنقید کرنے اور اپنے دعویٰ مسیحیت کا تذکرہ کرنے کے بعد تحریر فرمایا:۔

"حال میں ملک امریکہ میں یسوع مسیح کا ایک رسول پیدا ہوا ہے جس کا نام ڈوئی ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ یسوع مسیح نے بحیثیت خدائی دنیا میں اس کو بھیجا ہے تا سب کو اس بات کی طرف کھینچے کہ بجز مسیح کے اور کوئی خدا نہیں۔۔۔۔۔ اور بار بار اپنے اخبار میں لکھتا ہے کہ اس کے خدا یسوع مسیح نے اس کو خبر دی ہے کہ تمام مسلمان تباہ اور ہلاک ہو جائیں گے اور دنیا میں کوئی زندہ نہیں رہے گا بجز ان لوگوں کے جو مریم کے بیٹے کو خدا سمجھ لیں اور ڈوئی کو اس مصنوعی خدا کا رسول قرار دیں۔"

"سو ہم ڈوئی صاحب کی خدمت میں باادب عرض کرتے ہیں کہ اس مقدمہ میں کروڑوں مسلمانوں کے مارنے کی کیا حاجت ہے ایک سہل طریق ہے جس سے اس بات کا فیصلہ ہو جائے گا کہ آیا ڈوئی کا خدا سچا خدا ہے یا ہمارا خدا۔ وہ بات یہ ہے کہ وہ ڈوئی صاحب تمام مسلمانوں کو بار بار موت کی پیشگوئی نہ سنا دیں بلکہ ان میں سے صرف مجھے اپنے ذہن کے آگے رکھ کر یہ دعا کریں کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائے کیونکہ ڈوئی یسوع مسیح کو

خدا مانتا ہے مگر میں اس کو ایک بندۂ
عاجز مگر نبی مانتا ہوں۔ اب فیصلہ طلب
یہ امر ہے کہ دونوں میں سے سچا کون ہے۔
چاہیئے کہ اس دعا کو چھاپ دے اور
کم سے کم ہزار آدمی کی اس پر گواہی
لکھے اور جب وہ اخبار شائع ہو کر
میرے پاس پہنچے گی تب میں بھی
بجواب اس کے یہی دعا کروں گا اور
انشاء اللہ ہزار آدمی کی گواہی لکھ
دوں گا۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ
ڈوئی کے اس مقابلہ سے اور تمام
عیسائیوں کے لئے حق کی شناخت
کے لئے راہ نکل آئے گی۔ میں نے
ایسی دعا کے لئے سبقت نہیں کی بلکہ
ڈوئی نے کی۔ اس سبقت کو دیکھ کر غیور
خدا نے میرے اندر یہ جوش پیدا کیا۔ "
یاد رہے کہ میں اس ملک میں معمولی
انسان نہیں ہوں میں وہی مسیح موعود
ہوں جس کا ڈوئی انتظار کر رہا ہے صرف
یہ فرق ہے کہ ڈوئی کہتا ہے کہ مسیح موعود
پچیس برس کے اندر اندر پیدا ہو جائیگا
اور میں بشارت دیتا ہوں کہ وہ مسیح
پیدا ہو گیا اور وہ میں ہی ہوں۔ صدہا
نشان زمین سے اور آسمان سے میرے لئے
ظاہر ہو چکے۔ ایک لاکھ کے قریب
میرے ساتھ جماعت ہے جو زور سے
ترقی کر رہی ہے۔"

"اگر ڈوئی اپنے دعوے میں سچا
ہے اور درحقیقت یسوع مسیح خدا ہے
تو یہ فیصلہ ایک ہی آدمی کے مرنے سے
ہو جائے گا کیا حاجت ہے کہ تمام
ملکوں کے مسلمانوں کو ہلاک کیا جائے
لیکن اگر اس نے اس نوٹس کا جواب نہ
دیا یا اپنے لاف و گزاف کے مطابق
دعا کر دی اور پھر دنیا سے قبل میری
وفات کے اٹھایا گیا تو یہ تمام
امریکہ کے لئے ایک نشان
ہو گا۔ مگر یہ شرط ہے کہ کسی کی موت
انسانی ہاتھوں سے نہ ہو بلکہ کسی
بیماری سے یا بجلی سے یا سانپ کے
کاٹنے سے یا کسی درندہ کے پھاڑنے
سے ہو اور ہم اس جواب کے لئے
ڈوئی کو تین ماہ تک مہلت دیتے ہیں
اور دعا کرتے ہیں کہ خدا سچوں کے ساتھ
ہو۔ آمین"

(ریویو آف ریلیجنز اردو ستمبر ۱۹۰۲ء
صفحہ ۳۴۲-۳۴۵ بحوالہ تاریخ احمدیت
جلد سوم)

حضرت اقدس نے یہ اشتہار براہ راست ڈوئی
کو بھجوا دیا لیکن ڈوئی نے اس طریق فیصلہ کی طرف ذرا

توجہ نہ کی بلکہ حضور کو براہِ راست اس کا جواب تک نہ دیا۔ اس پر مستزاد یہ کہ اسلام کے خلاف پہلے سے زیادہ بدزبانی شدید کر دی۔ چنانچہ اپنے ستمبر ۱۹۰۲ء کے پرچہ میں لکھا کہ:۔

"میرا کام یہ ہے کہ میں مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب سے لوگوں کو جمع کروں اور مسیحیوں کو اس شہر اور دوسرے شہروں میں آباد کروں۔ یہاں تک کہ وہ دن آجائے کہ مذہب محمدی دُنیا سے مٹایا جائے۔"

(تاریخ احمدیت جلد سوم بحوالہ تتمہ حقیقۃ الوحی)

اخبارات میں چیلنج کی وسیع اشاعت:۔

حضرت اقدس نے ڈوئی کی اولاً بے التفاتی اور ثانیاً یہ شوخی دیکھی تو کئی ماہ کے انتظار کے بعد اپنا مضمونِ مباہلہ امریکہ کے اُن مشہور روزناموں کو بھیج دیا جو بڑی کثرت سے دنیا میں شائع ہوتے تھے۔ ان اخبارات کے ایڈیٹر گو عیسائی اور اسلام کے مخالف تھے مگر انہوں نے نہایت شدّ و مدّ سے حضور کے مضمون کی اتنی کثرت سے اشاعت کی کہ امریکہ اور یورپ میں اس کی دُھوم مچ گئی۔ ان میں سے بعض اخبارات نے حضرت اقدس کا فوٹو شائع کیا۔ بعض نے قبرِ مسیح کی تصویر بھی چھاپی۔ اخبار "ارگوناٹ" سان فرانسسکو نے حضرت اقدس کے پیش فرمودہ طریق فیصلہ کو معقول اور منصفانہ تجویز قرار دیا۔ اخبار "برلنگٹن فری پریس" نے لکھا:۔

"مسیح موعود نے بڑی ہوشیاری سے ایک ایسا ہتھیار تجویز کر دیا ہے کہ اگر ڈوئی اس تجویز کو نہ مانے تو دوسرے الفاظ میں اس کا یہ مطلب ہوگا کہ وہ اپنے معاملہ کو اس بڑے مقتدر حاکم کے ہاتھ میں نہیں دینا چاہتا جس کی طرف سے وہ ہونے کا مدعی ہے۔"

شکاگو کے ایک اخبار نے یہ تبصرہ کیا کہ:۔

"ڈوئی نے چیلنج کو منظور نہیں کیا اور نہ اب تک انکار ہی کیا ہے۔ غالباً پہاڑ کی خوشگوار ہوا میں وہ جواب تجویز کر رہا ہے۔ ممکن ہے کہ بحیثیت فریق ثانی وہ شرائط میں کچھ تبدیلی چاہتا ہے۔ اس صورت میں اس کی درخواست یہ ہوگی کہ بجائے دعا کے گالیوں میں مقابلہ کیا جائے اور جو دوسرے کو زیادہ گالیاں دے سکے وہی فتحیاب سمجھا جائے۔"

ڈوئی کی خاموشی:۔

حضور کے اشتہار کو ایک سال گزر گیا اور امریکہ کے اخباروں نے اس کی بکثرت اشاعت کر کے ڈوئی کو شرم دلائی مگر ڈوئی نے پھر بھی ایک لفظ تک منہ سے نہ نکالا اور اس چیلنج کو قبول کیا نہ انکار۔ البتہ

اس نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب فنانشل سیکرٹری انجمن اشاعت کے نام ایک پرائیویٹ خط میں لکھا۔
"خواہ کوئی شخص مجھے الیاس مانے یا نہ مانے میرے سلسلہ میں داخل ہو سکتا ہے۔ میری نبوّت کو ماننا میرے سلسلہ میں داخل ہونے کے لئے ضروری نہیں۔" بعض امریکی اخباروں نے لکھا کہ ڈاکٹر ڈوئی کے مریدوں سے جب اس خاموشی کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ڈوئی کے پاس اتنا وقت نہیں کہ کسی پنجابی سے مقابلہ کرے۔"

(تاریخ احمدیت جلد سوم)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دوسرا اشتہار اور ڈوئی کے عبرتناک انجام کی پیشگوئی

حضور نے جب دیکھا کہ ڈوئی ایک سال کا عرصہ گزر جانے پر بھی نہ کھلے طور پر میدانِ مقابلہ میں آتا ہے نہ اپنی بدزبانی سے باز آتا ہے تو حضور نے ۲۳ اگست ۱۹۰۳ء کو ایک اور انگریزی اشتہار جو چھ صفحے کا تھا لاہور سے شائع فرمایا۔ اس اشتہار میں مترجم کا نوٹ بھی درج تھا اور نیچے حضور کے دستخط تھے اور اشتہار کا عنوان تھا "پگٹ اور ڈوئی کے متعلق پیشگوئیاں" حضور نے اس اشتہار میں صاف صاف تحریر فرمایا کہ :-

"مسٹر ڈوئی اگر میری درخواستِ مباہلہ قبول کرے گا اور صراحتاً یا اشارۃً میرے مقابلہ پر کھڑا ہوگا تو میرے دیکھتے دیکھتے بڑی حسرت اور دُکھ کے ساتھ اس دنیائے فانی کو چھوڑ دے گا۔"

"اب تک ڈوئی نے میری اس درخواستِ مباہلہ کا کچھ جواب نہیں دیا اور نہ اپنے اخبار میں کچھ اشارہ کیا ہے اس لئے میں آج کی تاریخ سے جو ۲۳ اگست ۱۹۰۳ء ہے اس کو پورے سات ماہ کی اَور مہلت دیتا ہوں۔ اگر وہ اس مہلت میں میرے مقابلہ پر آگیا اور جس طور سے مقابلہ کرنے کی میں نے تجویز کی ہے جس کو میں شائع کر چکا ہوں اس تجویز کو پورے طور پر منظور کر کے اپنے اخبار میں عام اشتہار دیدیا تو جلد تر دنیا دیکھ لے گی کہ اس مقابلہ کا انجام کیا ہوگا۔ میں عمر میں ستّر برس کے قریب ہوں اور وہ جیسا کہ بیان کرتا ہے پچاس برس کا جوان ہے جو میری نسبت گویا ایک بچّہ ہے لیکن میں نے اپنی بڑی عمر کی کچھ پرواہ نہیں کی کیونکہ اس مباہلہ کا فیصلہ عمروں کی حکومت سے نہیں ہوگا بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا مالک اور احکم الحاکمین ہے وہ اس کا فیصلہ کرے گا۔ اور اگر ڈوئی اس مقابلہ

سے بھاگ گیا تو دیکھو آج میں
امریکہ اور یورپ کے باشندوں
کو اس بات پر گواہ کرتا ہوں
کہ یہ طریق اس کا بھی شکست
کی صورت سمجھی جائے گی اور
نیز اس صورت میں پبلک کو
یقین کرنا چاہیئے کہ یہ تمام
دعویٰ اس کا الیاس بننے کا
محض زبان کا مکر اور فریب
تھا اور اگرچہ وہ اس طرح سے
موت سے بھاگنا چاہے گا
لیکن در حقیقت ایسے بھاری
مقابلہ سے گریز کرنا بھی ایک
موت ہے پس یقین سمجھو کہ
اس کے صیحون پر جلد تر ایک
آفت آنے والی ہے کیونکہ
دونوں صورتوں میں سے ضرور
ایک صورت اس کو پکڑے گی"

(ریویو آف ریلیجنز اردو اپریل
۱۹۰۷ء صفحہ ۱۲۴ بحوالہ تاریخ احمدیت
جلد سوم)

اخبارات میں چرچا:۔

حضور کے اس اشتہار کا بھی امریکہ کے اخباروں
میں عام چرچا ہوا۔ مثلاً اخبار "گلاسگو ہیرلڈ" نے
۲۷ اکتوبر ۱۹۰۳ء کی اشاعت میں لکھا "مرزا غلام احمد
صاحب اپنی پیشگوئی مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۰۳ء میں
ظاہر کرتے ہیں کہ وہ اپنی دعوتِ مقابلہ کے جواب کا
سات ماہ آئندہ تک انتظار کریں گے۔ اگر اس عرصہ
میں ڈاکٹر ڈوئی نے اس مقابلہ کو منظور کر لیا اور اس
کی شرائط کو پورا کیا تو تمام دنیا اس مقابلہ کا انجام
دیکھ لے گی۔ میری عمر ۷۰ سال کے قریب ہے حالانکہ
ڈاکٹر ڈوئی [illegible] پچپن سال کا ہے لیکن چونکہ اس
امر کا انفصال عمر پر نہیں ہے۔ اس واسطے میں ان
عمر کے سالوں کی تفاوت کی کچھ پروا نہیں کرتا۔ مرزا
غلام احمد صاحب کہتے ہیں کہ اگر اب بھی ڈوئی مقابلہ
سے انکار کرے گا تو امریکہ کے پیغمبر کے دعاوی جھوٹ
اور افتراء ثابت ہو جائیں گے۔"

(تاریخ احمدیت جلد سوم)

ڈوئی کا اشارۃً میدانِ مقابلہ میں آنا:۔

حضرت اقدس کے اس اشتہار کے جواب میں
ڈوئی اشاروں اشاروں سے میدانِ مقابلہ میں آگیا۔
اور وہ اس طرح کہ اس نے ۲۶ دسمبر ۱۹۰۳ء کو اپنے
اخبار میں لکھا کہ:۔

"لوگ مجھے بعض اوقات کہتے ہیں،
کہ کیوں تم فلاں فلاں بات کا جواب
نہیں دیتے۔ جواب! کیا تم خیال
کرتے ہو کہ میں ان کیڑوں مکوڑوں کا
جواب دوں گا۔ اگر میں اپنا پاؤں ان پر

دیکھوں تو ایک دم میں ان کو کچل سکتا ہوں مگر میں ان کو موقع دیتا ہوں کہ میرے سامنے سے دُور چلے جائیں اور کچھ دن اور زندہ رہ لیں۔"

(بحوالہ ریویو آف ریلیجنز اُردو ۱۹۰۳ء)

۱۴ر دسمبر ۱۹۰۳ء کو لکھا:۔

"اگر میں خدا کی زمین پر خدا کا پیغمبر نہیں تو پھر کوئی بھی نہیں۔" (ایضاً)

اس کے معاً بعد اس نے ۲۷ر دسمبر ۱۹۰۳ء کے اخبار میں نہایت بدزبانی سے حضور کے لئے "بے وقوف محمدی مسیح" کے الفاظ استعمال کرتے ہوئے لکھا:۔

"ہندوستان میں ایک بے وقوف شخص ہے جو محمدی مسیح ہونے کا دعویٰ کرتا ہے وہ مجھے بار بار کہتا ہے کہ حضرت عیسٰی کشمیر میں مدفون ہیں جہاں ان کا مقبرہ دیکھا جا سکتا ہے۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ اس نے خود وہ (مقبرہ) دیکھا ہے مگر بے چارہ دیوانہ اور جاہل شخص پھر بھی یہ بہتان لگاتا ہے کہ حضرت مسیح ہندوستان میں فوت ہوئے۔ واقعہ یہ ہے کہ خداوند مسیح بیت عنیاہ کے مقام پر آسمان پر اُٹھایا گیا جہاں وہ اپنے سماوی جسم میں موجود ہے۔" (عبرتناک انجام ص۲۵، حقیقۃ الوحی تتمہ ص۷۳)

پھر ۲۳ر جنوری ۱۹۰۴ء کو مسلمانوں کی تباہی کی پیشگوئی دہراتے ہوئے لکھا:۔

"سینکڑوں ملین مسلمان جو اس وقت ایک جھوٹے نبی کے قبضہ میں ہیں انہیں یا تو خدائی آواز سُننی پڑے گی یا وہ تباہ ہو جائیں گے۔"

(عبرتناک انجام ص۱۱)

ڈوئی کی اخلاقی موت

یوں مقابلہ میں آنے کے بعد ڈوئی کا کیسا عبرتناک انجام ہوا اب اس کی تفصیل ملاحظہ فرمایئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق ڈوئی کے خدائی قہر کی زد میں آنے کی اوّلین صورت خود اس کے ہاتھوں یہ پیدا ہوئی کہ اس کی پیدائش ناجائز نکلی اور وہ ولد الحرام ثابت ہوا۔ یہ حقیقت اخبار "نیویارک ورلڈ" کے ذریعہ سے منکشف ہوئی جس نے ڈوئی کے سات خطوط شائع کئے جو اس نے اپنے باپ "جان مرے ڈوئی" کو اپنی ناجائز ولدیت کے بارہ میں لکھے تھے۔ جب مُلک میں اس امر کا چرچا عام ہونے لگا تو خود "ڈاکٹر جان الیگزنڈر ڈوئی" نے ۲۵ر ستمبر ۱۹۰۴ء کو اعلان کیا کہ وہ چونکہ ڈوئی کا بیٹا نہیں اس لئے "ڈوئی" کا لفظ اس کے نام کے ساتھ ہرگز استعمال نہ کیا جائے۔

(رسالہ انڈی پنڈنٹ ۱۹ر اپریل ۱۹۰۶ء بحوالہ "عبرتناک انجام")

فالج کا حملہ

اس اخلاقی موت کے ایک سال کے بعد یکم اکتوبر ۱۹۰۵ء کو اس پر فالج کا شدید حملہ ہوا۔ ابھی اس کے اثرات چل رہے تھے کہ ۱۹ دسمبر ۱۹۰۵ء کو اس پر دوبارہ فالج گرا اور وہ اس سخت بیماری سے لاچار ہو کر صیہون سے ایک جزیرہ کی طرف چلا گیا۔

مریدوں کی کھُلم کھُلا بغاوت

جونہی ڈوئی نے صیہون سے باہر قدم رکھا اسکے مریدوں کو تحقیقات سے معلوم ہوا کہ وہ ایک نہایت ناپاک اور سیاہ کار انسان ہے۔ وہ مریدوں کو شراب بلکہ تمباکو نوشی سے بھی روکتا تھا مگر خود گھر جا کر مزے سے شراب پیا کرتا تھا۔ چنانچہ اس کے پرائیویٹ کمرہ سے شراب برآمد ہوئی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اسکے تعلقات بعض کنواری لڑکیوں سے تھے۔ قریباً ۸۵ لاکھ روپے کی اس کی خیانت بھی ثابت ہوئی کیونکہ یہ روپیہ صیہون کے حساب میں سے کم تھا۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ ایک لاکھ سے زیادہ روپیہ اس نے صرف بطور تحائف صیہون کی خوبصورت عورتوں کو دے دیا تھا۔ ان الزامات سے ڈوئی اپنی بریت ثابت نہ کر سکا۔ اب نتیجہ یہ ہوا کہ ۱ اپریل ۱۹۰۶ء میں اس کی کیبنٹ کے نمائندوں کی طرف سے ڈوئی کو تار دیا گیا کہ ہم تمہاری بجائے والوا کی قیادت تسلیم کرتے ہیں اور تمہاری خیانت، جھوٹ، غلط بیانیوں، فضول خرچیوں، مبالغہ آمیزیوں اور ظلم و استبداد کے خلاف زبردست احتجاج کرتے ہیں۔

اس تار میں اسے متنبہ کیا گیا کہ اگر اس نے نئے انتظام میں کوئی مداخلت کی تو اس کے تمام اندرونی رازوں کا پردہ چاک کر دیا جائے گا اور اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائے گی۔

موت

اس نے یہ کوشش کی کہ عدالتوں کے ذریعہ صیہون پر اور روپے پر قبضہ حاصل کرے مگر اس میں بھی اُسے ناکامی ہوئی۔ وہ صیہون کے شہر میں جہاں ہزاروں آدمی اُس کے ادنیٰ اشارے پر چلتے تھے واپس آیا تو ایک بھی آدمی اس کے استقبال کے لئے موجود نہ تھا۔ اس نے چاہا کہ اپنے مریدوں کے سامنے اپیل کر کے ان کو پھر اپنا مطیع کرے مگر چاروں طرف اس کے لئے مایوسی ہی مایوسی تھی۔ جسمانی طور پر اس کی حالت ایسی خراب ہوگئی کہ وہ خود اُٹھ کر ایک قدم بھی نہ چل سکتا تھا بلکہ اُس کے حبشی ملازم اُسے ایک جگہ سے اُٹھا کر دوسری جگہ لے جاتے تھے۔ اسی حالت میں وہ دیوانہ ہوگیا اور بالآخر ۹ مارچ ۱۹۰۷ء کی صبح بڑے دُکھ اور حسرت کے ساتھ دنیا سے کُوچ کر گیا اور خدا کے مقدس مسیح موعود کے یہ الفاظ کہ "وہ میرے دیکھتے ہی دیکھتے اس دُنیائے فانی کو چھوڑ دے گا" عبرتناک رنگ میں پورے ہوگئے۔

انسائیکلو پیڈیا آف برٹینیکا میں "ڈوئی" کی موت کے بارہ میں جو لکھا ہے اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"اپریل ۱۹۰۶ء میں ڈوئی کے اقتدار کے خلاف شہر صیہون میں بغاوت

ہو گئی اور اس پر غبن اور تعددِ ازدواج کا الزام لگایا گیا اور اس کی بیوی اور اس کے لڑکے کی رضامندی سے اُسے معزول کر دیا گیا۔ اب ڈوئی کی صحت تباہ ہو چکی تھی اور وہ بدیہی طور پر پاگل ہو چکا تھا۔ اِسی حالت میں اُس پر فالج کا حملہ ہوا جس کے باعث مارچ ۱۹۰۷ء میں وہ شہر صیحون میں مر گیا۔"

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد سوم)

امریکہ اور یورپ کے پریس میں ڈوئی کی ہلاکت پر تبصرے اور اسلام کی وسیع تبلیغ

ڈوئی کی ہلاکت کا نشان دنیا کی تاریخ میں ایک غیر معمولی نوعیت کا نشان تھا جس نے مغرب کی مادہ پرست دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا اور امریکہ و یورپ کے بعض اخبارات کو تسلیم کرنا پڑا کہ محمدی مسیح کی پیشگوئی ایسی شان سے پوری ہوئی جس پر وہ جتنا بھی فخر کریں کم ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور ڈاکٹر ڈوئی کے مباہلہ کی تفصیلات اور نتائج کو امریکہ کے بیسیوں اخبارات نے جلی اور نمایاں طور پر شائع کیا۔ حضور کے زمانہ میں جو اخبارات قادیان پہنچے اُن کے نام اور خلاصہ مضامین حضور نے تتمہ حقیقۃ الوحی میں درج فرما دیئے۔ حضور نے بتیس ۳۲ اخبارات کے نام درج کر کے لکھا ہے۔

"یہ اخبار صرف وہ ہیں جو ہم تک پہنچے ہیں اس کثرت سے معلوم ہوتے ہیں کہ سینکڑوں اخباروں میں یہ ذکر ہوا ہوگا۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷ حاشیہ شائع کردہ انجمن اشاعت اسلام لاہور ۱۹۵۲ء)

مشتے نمونہ از خروارے ایک اخبار "بوسٹن ہیرلڈ" کا ایک اقتباس درج کیا جاتا ہے۔ اس اخبار نے ایک پورے صفحہ میں اس پیشگوئی کی تفصیلات درج کیں اور ساتھ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پورے قد کا بڑا فوٹو بھی شائع کیا اور مندرجہ ذیل دوہرے عنوان کے ساتھ اپنا مضمون شروع کیا:۔

"مرزا غلام احمد المسیح ایک عظیم الشان انسان ہے"

"آپ نے پہلے ڈوئی کی حسرت ناک موت کی پیشگوئی کی اور اب طاعون، طوفان اور زلازل کی خبر دیتے ہیں۔"

"۲۳ اگست ۱۹۰۳ء کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے الیگزنڈر ڈوئی موسوم بہ ایلیا سوم کی موت کی پیشگوئی کی جو اِس مارچ میں پوری ہو گئی......"

نیز لکھا:۔

"...... امریکہ میں آپ کا تعارف ۱۹۰۳ء میں ہوا جبکہ آپ نے ڈوئی سے مقابلہ کیا...... آپ نے نہ صرف ڈوئی کی موت کی پیشگوئی کی تھی بلکہ یہ بھی بتا دیا تھا کہ وہ آپ کی زندگی میں مرے گا اور بڑی حسرت اور درد اور دُکھ کے ساتھ مرے گا"

"اس وقت ڈوئی ۵۹ سال کا تھا اور یہ نبی ۷۵ سال کا۔"

نیز لکھا:۔

"..... ڈوئی ایسی حالت میں مرگیا کہ اس کے دوست اس کو چھوڑ چکے تھے اور اس کی جائیداد تباہ ہو چکی تھی۔ اس کو فالج اور دیوانگی کا حملہ ہوا اور وہ ایسی حالت میں ایک دردناک موت مرا کہ اس کا صیحون اندرونی تفرقات سے پارہ پارہ ہو چکا تھا۔"

(عبرتناک انجام ص۹ ۔ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد سوم)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے اسلام کی فتح کے اس عظیم الشان نشان کی منادی

ڈوئی کی ہلاکت کی اطلاع ملتے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۷ار اپریل ۱۹۰۷ء کو "فتح عظیم" کے عنوان سے ایک مفصل اشتہار شائع فرمایا جس میں آپ نے ڈوئی سے مباہلہ کے بعد کے حالات اور اس کی موت کا مفصل ذکر کیا۔ اس اشتہار میں آپ نے لکھا:۔

"...... اب ظاہر ہے کہ ایسا نشان (جو فتح عظیم کا موجب ہے) جو تمام دنیا ایشیا اور امریکہ اور یورپ اور ہندوستان کے لئے ایک کھلا کھلا نشان ہو سکتا ہے وہ یہی ڈوئی کے مرنے کا نشان ہے کیونکہ اور نشان جو میری پیشگوئی سے ظاہر ہوئے ہیں وہ تو پنجاب اور ہندوستان تک ہی محدود تھے اور امریکہ اور یورپ کے کسی شخص کو ان کے ظہور کی خبر نہ تھی لیکن یہ نشان پنجاب سے بصورت پیشگوئی ظاہر ہو کر امریکہ میں جا کر ایسے شخص کے حق میں پورا ہوا جس کو امریکہ اور یورپ کا فرد فرد جانتا تھا۔۔

.... اب ظاہر ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کیا معجزہ ہوگا۔ چونکہ میرا اصل کام کسرِ صلیب ہے سو اس کے مرنے سے ایک بڑا حصہ صلیب کا ٹوٹ گیا۔ کیونکہ وہ تمام دنیا سے اوّل درجہ پر حامی صلیب تھا جو پیغمبر ہونے کا دعویٰ کرتا تھا اور کہتا تھا کہ میری دعا سے تمام مسلمان ہلاک ہو جائیں گے اور اسلام نابود ہو جائے گا اور خانہ کعبہ ویران ہو جائے گا۔ سو خدا تعالیٰ نے میرے ہاتھ پر اُسے ہلاک کیا۔ میں جانتا ہوں کہ اس کی موت سے پیشگوئی قتلِ خنزیر والی بڑی صفائی سے پوری ہو گئی کیونکہ ایسے شخص سے زیادہ خطرناک کون ہو سکتا ہے کہ جس نے جھوٹے طور پر پیغمبری کا دعویٰ کیا اور

خنزیر کی طرح جھوٹ کی نجاست کھائی اور جیسا کہ وہ خود لکھتا ہے اس کے ساتھ ایک لاکھ کے قریب ایسے لوگ ہو گئے تھے جو بڑے مالدار تھے۔ بلکہ سچ یہ ہے کہ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کا وجود اس کے مقابل میں کچھ چیز نہ تھا۔ نہ اس کی شہرت ان کی طرح تھی نہ اس کی طرح کروڑہا روپیہ کے وہ مالک تھے۔ پس میں قسم کھا سکتا ہوں کہ یہ وہی خنزیر تھا جس کے قتل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ مسیح موعود کے ہاتھ پر مارا جائے گا۔ اگر میں اس کو مباہلہ کے لئے نہ بلاتا اور اگر میں اس پر بددعا نہ کرتا اور نہ اس کی ہلاکت کی پیشگوئی نہ کرتا اور اس کا مرنا اسلام کی حقیقت کے لئے کوئی دلیل نہ ٹھہرتا۔ پس چونکہ میں نے صدہا اخباروں میں پہلے سے شائع کرا دیا تھا کہ وہ میری زندگی میں ہی ہلاک ہو جائے گا۔ میں مسیح موعود ہوں اور ڈوئی کذاب ہے۔ اور بار بار لکھا کہ اس پر یہ دلیل ہے کہ وہ میری زندگی میں ذلت اور حسرت کے ساتھ ہلاک ہو جائے گا چنانچہ وہ میری زندگی میں ہی ہلاک ہو گیا۔ اس سے زیادہ کھلا کھلا معجزہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو سچا کرتا ہے اور کیا ہوگا؟ اب وہی اس سے انکار کرے گا جو سچائی کا دشمن ہوگا۔"

الغرض یہ وہ ابتدائی محرکات تھے جن سے سرزمین امریکہ میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا تخم بویا گیا ـــــ امریکہ میں باقاعدہ طور پر مسلم مشن کا قیام ۱۹۲۰ء میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کے ذریعہ ہوا۔ آپ نے پہلے نیویارک کو مرکز بنایا پھر شکاگو میں منتقل ہو گئے اور ایک سہ ماہی رسالہ "مسلم سن رائز" نکالا۔ ۱۹۲۳ء میں آپ کے واپس آنے پر مندرجہ ذیل مبلغین کرام کو امریکہ میں تبلیغ اسلام کی سعادت نصیب ہوئی۔ (۲) حضرت مولوی محمد دین صاحب (۳) مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب (۴) مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر (۵) مکرم چوہدری غلام یاسین صاحب (۶) مکرم مرزا منور احمد صاحب مرحوم (جو ٹیس برگ میں شہید ہو گئے) (۷) مکرم چوہدری شکر الٰہی صاحب (۸) مکرم عبد القادر ضیغم صاحب (۹) مکرم مولوی نور الحق صاحب انور (۱۰) مکرم سید جواد علی صاحب (۱۱) مکرم امین اللہ خان صاحب سالک۔ (۱۲) مکرم میجر عبد الحمید صاحب (۱۳) مکرم صوفی عبد الغفور صاحب

اس وقت چار مبلغین امریکہ میں تبلیغ اسلام میں مصروف ہیں (۱) مکرم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری، مشنری انچارج (۲) مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب جمونی۔ (۳) مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی (۴) مکرم صوفی عبد الغفور صاحب اس وقت واشنگٹن، شکاگو، ڈیٹن وغیرہ میں تبلیغی مراکز ہیں اور ۱۶ سے زیادہ جماعتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری ان حقیر مساعی میں برکت ڈالے اور وہ دن جلد آئے جب سارا امریکہ لا الٰہ الا اللہ کی صدا سے گونج اٹھے۔ آمین!

"میں اہل امریکہ کو پیغام دینے آیا ہوں کہ ان کے مسائل کا حل اسلام کی پیاری اور دل موہ لینے والی تعلیم میں ہی ہے"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے دورہ امریکہ و یورپ کی اغراض و مقاصد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے غلبۂ اسلام کی مہم کو تیز تر کرنے کے لئے محض للہ یہ سفر اختیار فرمایا۔ چنانچہ دورہ کی ابتداء میں حضور نے فرمایا:۔

"جس مقصد کے لئے یہ سفر اختیار کیا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ اُسے پورا کرنے کے سامان مہیا فرمائے۔ اور دین اسلام کا ہر جگہ بول بالا ہو اور گھر گھر اسلام کا جھنڈا لہرانے لگے"۔

(الفضل ۱۲ر جولائی ۱۹۷۶ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۰ر جولائی کو کراچی میں احباب جماعت سے دورہ امریکہ و یورپ کے مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

(۱) "امریکہ میں اس لئے جا رہا ہوں کہ وہاں اس وقت تک ایک خاص حلقہ میں اسلام کو نفوذ حاصل ہوا ہے اور ہو رہا ہے لیکن دوسرے حلقہ نے ابھی تک اتنا اثر قبول نہیں کیا ہے جتنا قبول کرنا چاہیئے تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ وہاں جا کر اسلام کے آگے بڑھنے کی حرکت کو تیز کیا جائے تا اہل امریکہ کے سب حلقوں کو ہی اللہ تعالیٰ اپنے پیار کے جلوے دکھائے"

(۲) "گزشتہ سال ..... اللہ تعالیٰ نے سکینڈے نیویا کے ایک اور ملک میں مسجد کی تعمیر کے سامان کئے چنانچہ میں نے سویڈن کے شہر گوٹن برگ جا کر وہاں مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ مسجد مکمل ہو گئی ہے اور امریکہ سے واپسی پر ۲۰ر اگست کو اس کا افتتاح کرنا ہے۔ (انشاء اللہ)"

(۳) "تبلیغ اسلام کی مہم تیز کرنے کے لئے یورپ کے تبلیغی مشنوں کا دورہ بھی ضروری ہے"۔

(الفضل ۵ر اگست ۱۹۷۶ء)

امریکہ میں ایک اخباری نمائندہ کو دورہ امریکہ کی غرض بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔

"میں یہاں جماعت احمدیہ کے افراد اور دوسرے امریکی باشندوں سے ملنے آیا ہوں اور اہل امریکہ کو پیغام دینے آیا ہوں کہ ان کے مسائل کا حل اسلام کی پیاری اور دل موہ لینے والی تعلیم میں ہی ہے"۔

(الفضل ۱۲ر ستمبر ۱۹۷۶ء)

دورۂ امریکہ کا آغاز

"ہمارا ہر کام اللہ ہی کیلئے ہے اُس کے دَر کے سوا کوئی دَر نہیں"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۰ جولائی کو سفر امریکہ کا آغاز فرمایا۔ ۱۹ جولائی کو مسجد مبارک ربوہ میں نماز مغرب کے بعد حضور ایدہ اللہ نے اپنے سفر امریکہ و یورپ کے سلسلہ میں اجتماعی دعا کرائی۔ دعا سے قبل حضور نے فرمایا:۔

"انشاء اللہ تعالیٰ کل میں امریکہ اور یورپ کے سفر پر روانہ ہو رہا ہوں۔ گوٹن برگ (سویڈن) میں نئی تعمیر شدہ مسجد کا افتتاح کرنے کے علاوہ امریکہ اور یورپ کے مشنوں کا دورہ کرنے کا بھی ارادہ ہے۔ ہمارا ہر کام اللہ ہی کے لئے ہے اپنے لئے کوئی نہیں ہے اور جس سے ہمیں کوئی امید ہے وہ اللہ ہی کی ذات ہے اس کے دَر کے سوا کوئی دَر نہیں۔ اس لئے اب ہم دعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اور اپنی رحمت سے اس سفر کو کامیاب کرے اور جس مقصد کیلئے یہ سفر کیا جا رہا ہے اسے پورا کرنے کے سامان مہیا فرمائے اور دین اسلام کا ہر جگہ بول بالا ہو اور گھر گھر اسلام کا جھنڈا لہرانے لگے۔"

(الفضل ۲۱ جولائی ۱۹۷۶ء)

۲۰ جولائی کو نماز فجر کے بعد روانہ ہونے سے قبل دوبارہ اجتماعی دعا ہوئی اور حضور قصر خلافت سے بہشتی مقبرہ تشریف لے گئے اور دعا سے فارغ ہونے کے بعد عازم لاہور ہوئے۔ اس مبارک سفر میں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم اے (صدر مجلس خدام الاحمدیہ) محترم شاہد احمد صاحب پاشا اور محترم مسعود احمد صاحب دہلوی ایڈیٹر روزنامہ "الفضل" کو حضور کی ہمرکابی کا شرف حاصل ہوا۔ ربوہ سے کئی احباب حضور کو لاہور اور پھر کراچی تک الوداع کہنے کے لئے گئے۔ موٹروں کا یہ قافلہ سوا آٹھ بجے لاہور پہنچا۔

جماعت احمدیہ لاہور کے احباب نے کثیر تعداد میں صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب کی کوٹھی پر حضور کا استقبال کیا۔ گیارہ بجے دوپہر حضور نے جملہ حاضر احباب کو شرف مصافحہ عطا فرمایا اور اجتماعی دعا کے بعد کراچی جانے کے لئے فضائی مستقر پر تشریف لے گئے ـــــ اور ساڑھے گیارہ بجے لاہور سے روانہ ہو کر بذریعہ طیارہ بارہ بج کر ۵۵ منٹ پر کراچی کے فضائی مستقر پر ورود فرما ہوئے۔

(الفضل ۴ اگست ۱۹۷۶ء)

کراچی میں دینی مصروفیات

● "اللہ تعالیٰ کا پیار ایسی چیز ہے جو انسان کو عادات و اطوار کی صدیوں پرانی غلامی سے آزاد کرا دیتا ہے"

احباب جماعت سے ملاقات و گفتگو اور ایمان افروز خطاب

جماعت احمدیہ کراچی نے فضائی مستقر پر حضور ایدہ اللہ کا استقبال کیا ـــــ اس کے بعد حضور محترم میجر شمیم احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی کی کوٹھی پر تشریف لے گئے احباب جماعت بھی کثیر تعداد میں یہاں جمع ہو گئے۔ چنانچہ ساڑھے پانچ بجے سہ پہر حضور لان میں تشریف لائے۔ چہل قدمی کرتے ہوئے گفتگو کے دوران حضور نے مکرم رشید طارق صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کو خدام الاحمدیہ کی مقامی تنظیم سے متعلق ہدایات سے نوازا۔

انفرادی و قومی عادات کے ذکر میں حضور نے فرمایا۔

کہ "انسان کو اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل ہو جائے تو اس کے نتیجہ میں اس کی زندگی میں انقلاب برپا ہوئے بغیر نہیں رہتا اس کے عادات و اطوار یکسر بدل جاتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض یہی ہوتی ہے۔ سب سے عظیم انقلاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ سے ظہور میں آیا۔ آپ نے عادۃً فسق و فجور میں ڈوبی ہوئی قوم کو ایک باخدا قوم میں تبدیل کر کے ان کی کایا پلٹ دی۔ یہ انقلاب عظیم اس لئے برپا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اندر اللہ کا پیار پیدا کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا پیار ایسی چیز ہے جو انسان کو عادات و اطوار کی صدیوں پرانی غلامی سے آزاد کرا دیتا ہے۔"

دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی اور غذا کی کمی کے مسئلہ پر گفتگو کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ "قرآن مجید کی روشنی میں یہ مسئلہ بہت عمدگی سے حل ہو سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے گندم کے ایک دانہ میں نشوونما کی اتنی زبردست قوت رکھی ہے کہ وہ سات سو گنا پیداوار دے سکتا ہے۔"

حضور نے اللہ تعالیٰ کی قدرتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کی صفات غیر محدود ہیں۔ اسی لئے آثار الصفات

یا قوانینِ قدرت بھی محدود ہیں۔ انسان جو محدود ہے اللہ تعالیٰ کی غیر محدود صفات اور آثار الصفات کا احاطہ کر ہی نہیں سکتا۔ جو لوگ معجزات سے انکار کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنی صلاحیتوں کی طرح محدود سمجھتے ہیں حالانکہ جو معجزہ بھی ظاہر ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی کسی نہ کسی صفت اور اس کے آثار کے تحت ہی رونما ہوتا ہے گو انسان کو اس کا علم نہیں ہوتا —— پس معجزہ کو قانونِ قدرت کے خلاف کہنا یکسر غلط ہے۔"

یہ سلسلہ ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ اندر تشریف لے گئے۔ •

حصے کی حق تلفی کرتا ہے نتیجۃً امن مفقود ہو کر رہ جاتا ہے۔ اس حق تلفی کی وجہ یہ ہے کہ دنیا اپنے رب سے غافل اور بیگانہ ہو چکی ہے اس کی ہستی اس کی غیر محدود صفات اور قدرتوں پر ایمان نہیں رہا ہے۔"

حضور نے تعلق باللہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ "انسان کی تمام تر خوش نصیبی اسی میں ہے کہ وہ ایسی ہمہ قدرت اور ہمہ طاقت ہستی کے ساتھ اپنا تعلق قائم کرے اور اس کے پیار کے جلوؤں سے شادکام ہو کر ایسی کامیاب زندگی گزارے کہ کسی بھی حق تلفی کا نام و نشان نہ رہے۔"

"اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں تعلق باللہ کا ثبوت دینے کے لئے جماعت احمدیہ کو قائم کیا ہے"

• احبابِ جماعت کراچی سے خطاب:

آٹھ بجے شب مغرب اور عشاء کی نمازیں باجماعت ادا فرمانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ احبابِ جماعت کے درمیان رونق افروز ہوئے اور ایک روح پرور خطاب سے نوازا۔ حضور نے فرمایا: ——

"اسلام ہی دنیا میں ایک ایسا مذہب ہے جس نے تمام انسانوں کے حقوق کی ضمانت دی ہے اور شرفِ انسانی کو قائم کیا ہے۔ دنیا میں فساد کی وجہ حق تلفی ہے۔ یہ دنیا کئی حصوں اور طبقوں میں منقسم ہے ہر حصہ دوسرے

حضور نے فرمایا: "خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق غیر محدود ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا۔ انسان کا فرض ہے کہ تعلق باللہ میں ترقی کر کے غیر محدود ترقیات کا اپنے آپ کو اہل بنائے —— اس زمانہ میں نوعِ انسان کو درپیش مسائل اور مشکلات کا سبب یہ ہے کہ وہ اس فانی دنیا کو ہی سب کچھ سمجھ کر اس وہم میں مبتلا ہیں کہ ان مسائل کے حل کے لئے صرف عقل ہی کافی ہے۔ حالانکہ اگر عقل ہی کافی ہوتی تو ماہرین اور دانشوروں کی آراء میں تضاد نہ ہوتا —— پس مسائل کے حل کرنے کے لئے کبھی خطا نہ جانے والا ذریعہ اللہ تعالیٰ کا در ہے جسے

کھٹکھٹا کر رہنمائی حاصل کی جا سکتی ہے۔"

حضور نے فرمایا۔ "ہم اس خدا پر ایمان لائے ہیں جو ہم سے پیار کرتا ہے۔ ہماری دعائیں سنتا ہے اور ہمیں ہماری مرادیں عطا کرتا ہے اور ہمارے لئے عجائب کام دکھلاتا ہے .... اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں تعلق باللہ کا ثبوت دینے کے لئے ہی جماعت احمدیہ کو قائم کیا ہے افرادِ جماعت کو تو نمایاں طور پر تعلق باللہ میں ترقی کر کے اللہ تعالیٰ کی اطاعت گذار بندے بن کر زندگی گزارنی چاہیئے تاکہ باقی انسانوں کا بھی اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہو اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کے پیار کے مورد بنیں۔

اس مقصد میں ہم اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک کہ مخلوقِ خدا کی نہایت درجہ ہمدردی اور اس کے ساتھ محبت اور پیار کا جذبہ ہم میں موجود نہ ہو —— پس نہ صرف یہ کہ کسی کے ساتھ دشمنی نہ کرو بلکہ کسی کو بھی اپنا دشمن نہ سمجھو۔ بلکہ سب کے ہمدرد اور بہی خواہ بنو۔ حقیقت یہ ہے کہ سو میں سے ایک بلکہ لاکھ میں سے ایک ایسا ہوگا جو خود کو ہمارا دشمن سمجھتا ہوگا۔ اس ایک کی خاطر ہم کیوں دوسروں سے دشمنی کریں۔ بلکہ ہم تو لاکھ میں سے اس ایک سے بھی پیار ہی کریں گے کیونکہ خدا نے ہمیں بلا استثناء ہر ایک سے محبت اور پیار کا سلوک روا رکھنے اور خدا تعالیٰ سے اس کا تعلق قائم کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ ہم اپنے پیار کا کسی سے بدلہ نہیں چاہتے بلکہ اس لئے پیار کرتے ہیں تاکہ ہمیں اور انہیں خدا کا پیار حاصل ہو ——"

خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ایک نکاح کا اعلان فرمایا اور احباب جماعت میں تشریف فرما ہو کر زریں ارشادات سے نوازا۔ حضور نے فرمایا:——

"ہمارا اصل رہنما قرآن کریم ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن کو بہر صورت مقدم رکھیں اور اس کے احکام پر دل و جان سے عمل پیرا ہوں۔

جہاں تک قرآن فہمی کا تعلق ہے قرآن نے علی الاعلان کہا ہے۔ "لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ" یعنی قرآن کو وہی سمجھ سکتے ہیں اور اس کے حقائق و معارف سے وہی لوگ بہرہ ور ہو سکتے ہیں جو مطہر ہوں۔ یعنی تقویٰ اور طہارت کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوں۔ ایک طرف تو خدا تعالیٰ نے یہ اعلان کیا اور دوسری طرف فرمایا۔ لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَى۔ یعنی اپنے آپ کو مطہر نہ کہو خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ کون مطہر ہے اور کون مطہر نہیں ہے مراد یہ ہے کہ خدا کے ساتھ زندہ تعلق کا پتہ خدا ہی دے سکتا ہے۔ اس سے ثابت ہے کہ قرآن کا علم وہی دے سکتا ہے جسے خدا تعالیٰ اس مقام پر کھڑا کرے اور جسے خدا تعالیٰ خود مطہر قرار دے

اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر آخری زمانہ میں مہدی علیہ السلام کے مبعوث ہونے کی بشارت دی۔ کسی کو خدا نے یہ حق نہیں دیا کہ مہدیؑ سے اختلاف کرے کیونکہ وہ حکم و عدل بن کر آیا ہے —— حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو چونکہ اللہ تعالیٰ نے حکم و عدل بنا کر بھیجا ہے اس لئے

آپ نے قرآن مجید کی خود تفسیر نہیں کی بلکہ خدا تعالیٰ نے آپ کو جو تفسیر سکھائی اُسے آپ نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اور اس طرح نئی ضرورتوں اور نئے تقاضوں کے مطابق مسائل کو حل کیا ——"

پس قرآن بڑی ہی عظیم کتاب ہے اور ہر چیز قرآن کریم کے ساتھ وابستہ ہے اگر قرآن کا علم ہمیں حاصل ہے تو دنیا کا کوئی علم، دنیا کا کوئی عالم اور دنیا کا کوئی دانشور ہمارے مقابلہ پر نہیں ٹھہر سکتا ہمیں قرآن ہی کو حرزِ جان بنانا چاہیئے اور قرآن ہی سے عشق کرنا چاہیئے اسی میں ہماری کامیابی کا راز مضمر ہے ——" حضور نے ضمناً اپنے دورہ کے مقاصد بھی بیان فرمائے۔ نیز خدا تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی ایک خاص تازہ تسلی اور بشارت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا —— "پچھلے دنوں حالات کی وجہ سے طبیعت میں کسی قدر فکر تھا تاہم دعائیں برابر کر رہا تھا۔ ایک دن صبح کے وقت زبان پر یہ الفاظ جاری ہوئے: ——

"عَسٰی اَنْ لَّا اَکُوْنَ بِدُعَآءِ
رَبِّیْ شَقِیًّا"

یعنی یقیناً میں اپنے رب کے حضور دعا کرنے کی وجہ سے بدنصیب نہیں ہوں گا۔ اس سے تسلی ہو گئی۔"

پھر حضور ایدہ اللہ نے بیرونی ملکوں کی جماعت ہائے احمدیہ کی بیداری، اخلاص اور جذبۂ قربانی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا —— "اب باہر کی جماعتیں خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت آگے بڑھ چکی ہیں۔ اور غلبۂ اسلام کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں کر رہی ہیں۔ گوٹن برگ میں جو نئی مسجد تعمیر ہوئی ہے وہ بیرونی ملکوں کی جماعتوں کے چندے سے ہی بنی ہے۔ ۱۹۷۷ء یا ۱۹۷۸ء میں ناروے کے دارالحکومت اوسلو میں مسجد تعمیر کرنے کا پروگرام ہے۔ بیرونی ملکوں کی جماعتیں اس نئی مسجد کے لئے بھی انشاء اللہ العزیز رقم مہیا کریں گی۔"

حضور نے امریکہ میں نومسلموں کی تربیت کے لئے ٹریننگ سنٹرز کے قیام اور اس سلسلہ میں تربیت کے اصول بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ "لوگوں کو ان کی عقل اور سمجھ کے مطابق وعظ کیا جائے۔ تقریر کا مقصد لوگوں پر رعب ڈالنا نہیں بلکہ انہیں نیکی کی بات سمجھانا ہونا چاہیئے"

فرمایا۔ "ایک احمدی عالم اس کو کہا جائے گا جو تعلیم و تربیت اور وعظ و نصیحت کے ذریعہ دوسروں کو عالم بنا دے۔"

بچوں کی تربیت کے ضمن میں حضور نے فرمایا کہ "بچہ کے لئے علم حاصل کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ سوال کرنا ہے۔ بچے کو اس کے سوال کا جواب ملنا چاہیئے"

دورانِ گفتگو حضور نے فرمایا کہ "جماعت کو اس وقت زبان دانوں کی بھی ضرورت ہے یعنی ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو دنیا کی مختلف زبانیں جانتے ہوں اور ان میں مہارت رکھتے ہوں تا کہ ان سے مختلف ملکوں میں تبلیغ اور تراجم کتب کا کام ہو سکے۔ جماعت بعض نوجوانوں کو زبانیں سکھوانے کا انتظام کر رہی ہے لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارے نوجوان تعلیم کے ساتھ ساتھ اپنے طور پر بھی غیر ملکی زبان سیکھیں۔ بالخصوص

اب تو بعض یونیورسٹیوں میں زبانیں سکھانے کا انتظام ہوگیا ہے۔ ہمارے نوجوانوں کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے تاکہ وہ جماعت کے کام آسکیں اور انہیں خدمتِ اسلام کی سعادت میسّر آسکے۔"

گفتگو کا یہ سلسلہ دس بجے ختم ہوا۔ اگلی صبح تین بج کر بیس منٹ پر حضور ایمسٹرڈم کے لئے بذریعہ طیارہ روانہ ہوئے۔ (الفضل ۵ اگست ۱۹۷۶ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

ایمسٹرڈم اور لنڈن میں ورودِ مسعود اور والہانہ استقبال

مہدی علیہ السلام کا یہ قافلہ آگے ہی آگے قدم بڑھا رہا ہے اور انشاء اللہ آگے ہی آگے قدم بڑھاتا چلا جائیگا

لنڈن میں چار روزہ قیام اور خطبۂ جمعہ

۲۱ جولائی ساڑھے گیارہ بجے قبل دوپہر ایمسٹرڈم کے ہوائی اڈہ پر جماعت احمدیہ ہالینڈ کے احباب نے حضور ایدہ اللہ کا استقبال کیا۔ حضور نے ایمسٹرڈم میں ایک گھنٹہ قیام کے دوران مبلغینِ سلسلہ اور جماعت سے ملاقات کے علاوہ ہالینڈ میں تبلیغ اسلام کی مہم اور اس کے نتائج و اثرات کا جائزہ لیا اور مبلغین کو زریں ہدایات سے نوازا ——— بوقت ظہر طیارہ لنڈن کے فضائی مستقر پر اترا جہاں حضور ایدہ اللہ کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ ایئرپورٹ پر گیمبیا کے ہائی کمشنر کے علاوہ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور مولوی بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لنڈن کے ساتھ دیگر احباب استقبال کے لئے موجود تھے۔ اس کے بعد مشن ہاؤس میں دو صد احباب نے حضور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

(الفضل ۸ اگست ۱۹۷۶ء)

۲۲ جولائی کو حضور نے دفتر میں تشریف لا کر انگلستان میں تبلیغ اسلام کی مساعی کا جائزہ لیا۔ اور احباب سے ملاقات بھی فرمائی۔

۲۳ جولائی کو حضور ایدہ اللہ نے مسجد فضل لنڈن

میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ نماز جمعہ میں انگلستان کے دور دراز کے علاقوں سے لوگ شامل ہوئے۔

("الفضل" ۱۹/ اگست ۱۹۷۶ء)

خطبہ جمعہ میں حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:- "ہمارا رب اللہ اس قدر عظمت، کبریائی اور جلال والا ہے کہ انسانی ذہن اس کی عظمت و کبریائی اور جلالت شان کا تصور نہیں کر سکتا اس کی دو صفات اس کا الحیّ اور القیوم ہونا ہے الحیّ کے معنے یہ ہیں کہ وہ اپنی ذات میں ہمیشہ سے زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔ وہ خود ہی زندہ نہیں بلکہ ہر ذی روح کی زندگی کا موجب اور علت العلل بھی ہے۔ پھر وہ القیوم ہونے کی وجہ سے اپنی ذات میں ہی قائم نہیں ہے بلکہ ہر چیز جو اس کی اپنی پیدا کردہ اور مخلوق ہے اس کے قیام کا بھی وہی موجب ہے

ایسے حیّ و قیوم اور ہمہ قدرت و طاقت کے ساتھ زندہ تعلق کا ہونا ازبس ضروری ہے اس کے بغیر انسان روحانی طور پر زندہ رہ ہی نہیں سکتا۔ زندہ تعلق خدا کے ساتھ اسی وقت قائم ہوتا ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہو جائے اور اس کی روح رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا پکار اٹھے۔ آج میں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے خوشی کے ساتھ اپنے آپ کو یہ اعلان کرنے پر مجبور پاتا ہوں کہ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا یعنی میں اپنے رب کی رضا پر راضی ہوں۔ آپ سب جانتے ہیں کہ گزشتہ سال میں نے نامساعد حالات میں سویڈن کے شہر گوٹن برگ میں ایک مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا تھا۔ خدا نے اپنے فضل سے سب روکیں دور کر دیں اور اسی کے فضل سے اب وہ مسجد بن کر تیار ہو گئی ہے اور اسی کی دی ہوئی توفیق سے عنقریب اس کا افتتاح عمل میں آنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے فضل سے بہت مخلص جماعت عطا کی ہے اور انہیں خدا کی راہ میں قربانیاں کرنے کی غیر معمولی توفیق سے نوازا ہے۔ اس نئی مسجد کی تعمیر کے لئے پاکستان سے باہر کی بعض جماعتوں نے رقم فراہم کر دکھائی۔ بالخصوص اللہ تعالیٰ نے جماعت انگلستان کو مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس پر دل اللہ تعالیٰ کی حمد اور اور اس کی تقدیس سے بھر جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اسی دنیا میں جزائے خیر عطا فرمائے۔ ہر ایک کا خاتمہ بالخیر ہو۔ اور اگلے جہان کی زندگی میں بھی جو دائمی ہے ہر ایک کو اس کا پیار حاصل رہے۔

بے شک جماعت احمدیہ ایک غریب جماعت ہے۔ دنیا کی دھتکاری ہوئی جماعت، دنیا کے غضبوں اور غیظ کا نشانہ بننے والی جماعت ہے لیکن یہ خدا تعالیٰ کی اپنی قائم کردہ جماعت ہے۔ اس پر آسمان کے فرشتوں کے ذریعہ اس کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ مہدی علیہ السلام کا یہ قافلہ (یعنی آپ کی جماعت) اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید و نصرت سے آگے ہی آگے قدم بڑھا رہا ہے اور انشاء اللہ آگے ہی آگے قدم بڑھاتا چلا جائے گا۔

حضور نے قربانیوں کے مزید مواقع کا ذکر کرتے اور احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ

دلاتے ہوئے فرمایا کہ "غلبۂ اسلام کا کام کسی ایک وقت کے ساتھ مخصوص نہیں ہے اور نہ اس کا تعلق کسی ایک نسل کے ساتھ ہے بلکہ یہ نسلاً بعد نسلٍ چلتا چلا جائے گا۔ اور قربانیوں کے مواقع پیدا ہوتے چلے جائیں گے۔" حضور نے فرمایا کہ "خدائی جماعتوں کی راہ میں روکیں پیدا ہوتی ہیں ابتلاء آتے ہیں لیکن اس لئے نہیں آتے کہ انھیں خدائی افضال کے حصول سے محروم کر دیں بلکہ وہ ان کے درجات بلند کرنے اور انھیں افضال و انعامات کا پہلے سے بڑھ کر مورد بنانے کے لئے آتے ہیں۔"

حضور نے فرمایا۔ "مستقبل کا علم تو خدا کو ہے ہم آئندہ کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتے لیکن خدا تعالیٰ چاہے تو چند سال میں ایسا انقلاب لا سکتا ہے۔ ابھی تو تبلیغِ اسلام کا جو کام ہوا ہے اور اس کے جو نتائج برآمد ہوئے ہیں وہ آنے والے انقلاب کی ابتداء ہے۔ ایک روشنی ضرور نمودار ہوئی ہے لیکن یہ وہ روشنی نہیں ہے جو سورج نکلنے کے بعد چاروں طرف پھیلتی چلی جاتی ہے بلکہ یہ وہ روشنی ہے جو سورج نکلنے سے پہلے نظر آتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر لوگ اسلام کی طرف متوجہ نہیں ہوں گے تو فرشتے آسمان سے نازل ہو کر انہیں اسلام کی طرف راغب کریں گے۔ فی الوقت تو ذہنوں کی تختی صاف ہو رہی ہے تاکہ اسلام کا نقش اچھا جم سکے۔"

اس ضمن میں حضور نے ایک نہایت ہی اہم ضرورت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ "اس وقت دنیا کو محض اسلامی تعلیم کی نہیں بلکہ اسلام کے عملی نمونہ کی ضرورت ہے۔ احمدی ہونے کی حیثیت میں ہم پر دوہری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ایک ذمہ داری تو یہ ہے کہ ہم اپنی ذاتی فلاح و نجاح کے لئے اسلام پر کما حقہ عمل کریں۔ دوسری ذمہ داری یہ ہے کہ ہم دوسروں کی رہنمائی اور فلاح و نجاح کے لئے اپنی زندگیوں میں اسلام کا حقیقی نمونہ پیش کریں۔"

حضور نے فرمایا۔ "اس وقت ایک عظیم جدوجہد جاری ہے ایک طرف خدا تعالیٰ ہم سے دین کی سربلندی کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کرنے اور کرتے چلے جانے کا مطالبہ کر رہا ہے اور دوسری طرف دنیا انسان کو خدا تعالیٰ سے دور لے جانے میں کوشاں ہے۔ اس عظیم جدوجہد کے وقت اللہ تعالیٰ نے ایک چھوٹی سی غریب جماعت کو توفیق دی ہے کہ وہ خدمتِ اسلام کے لئے قربانیاں پیش کرتی چلی آ رہی ہے اور اس نے خدمتِ اسلام کو اپنا مقصدِ عظیم قرار دے رکھا ہے اس میں شک نہیں کہ قربانیاں بھی عظیم ہیں جن کا ہم سے مطالبہ کیا جا رہا ہے لیکن انعام بھی بہت عظیم ہے جس کا ہم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ پھر یہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ ہمیں ساتھ کے ساتھ اپنے انعاموں سے نواز رہا ہے۔ مثال کے طور پر ستمبر ۱۹۷۴ء کے بعد بعض علاقوں میں اللہ تعالیٰ نے ایسی رَو چلائی ہے کہ وہاں اب تک ہزاروں گھرانے احمدی ہو چکے ہیں اور جو احمدی ہوئے ہیں وہ دن بدن ایمان اور اخلاص میں پہلے سے پختہ تر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ انسان تھوڑی سی قربانی کرتا

ہے۔اس کے جواب میں خدا تعالیٰ اپنی پوری کائنات اور اپنی پوری صفات کے ساتھ اس کی طرف دوڑا چلا آتا ہے۔پھر خدا اپنے بندے کو اس قدر نوازتا ہے کہ عام محاورہ کی رُو سے حد کر دیتا ہے۔یہ سب صلہ ہوتا ہے معمولی سی قربانی کا۔ سو گویا انسان خدا کی خاطر تھوڑی سی تکلیف اٹھاتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کے لئے بے انداز راحت کے سامان پیدا کر دیتا ہے اسی لئے ۱۹۷۴ء میں جب احباب جماعت نامساعد حالات میں سے گزر رہے تھے میں ان سے کہتا تھا تمہارے یہ دکھ عارضی ہیں لیکن تمہاری خوشیاں دائمی ہیں۔ان دکھوں کے عوض خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والی خوشیاں مقدر کر رکھی ہیں۔وہ "المحیی" ہے جب وہ اپنی اس صفت کا اظہار کرتا ہے تو مردہ قومیں زندہ ہو جاتی ہیں اور جن کو وہ تباہ کرنا چاہتا ہے وہ اپنی قیومیت کا سہارا ذرا سی دیر کے لئے ہٹا لیتا ہے اور وہ فنا ہو جاتے ہیں۔پس انسان کو اپنا مقام بھی پہچاننا چاہیئے اور خدا تعالیٰ کی عظمت و جلال، شان اور کبریائی کی بھی معرفت حاصل کرنی چاہیئے۔اسی میں اس کی تمام تر فلاح کا راز مضمر ہے —— " (الفضل ۱۱ راگست ۱۹۷۶ء)

واشنگٹن میں حضور ایدہ اللہ کا تاریخی ورود اور پُرخلوص استقبال

امریکہ کے دارالحکومت میں اہم دینی مصروفیات

امریکہ کی تاریخ احمدیت اور اہلِ امریکہ کی زندگیوں میں ۲۵ جولائی ۱۹۷۶ء کی شام پونے آٹھ بجے کا لمحہ کس قدر اہم اور باعث مسرت تھا جب جماعت احمدیہ کے امام نے پہلی مرتبہ سرزمین امریکہ پر مبارک قدم رکھے اور اہلِ امریکہ کی دیرینہ دلی خواہش پوری ہوئی۔ امریکہ کے تین صد احمدیوں نے واشنگٹن ڈی سی کے ایئرپورٹ "ڈلس" پر عقیدت مندانہ جذبات کے ساتھ اپنے پیارے آقا کی خدمت میں "اَھْلاً وَّسَھْلاً وَّمَرْحَبًا" پیش کرنے کی سعادت پائی اور حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔اس دوران فرطِ محبت و مسرت سے بعض احباب کی آنکھیں

بھیگ گئیں اور وہ مسلسل حضور ایدہ اللہ کے پرنور چہرہ پہ نظریں جمائے رہے۔

احباب جماعت سے ملاقات:

جماعتی تربیت کے پیش نظر حالیہ دورہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خواہش رہی کہ احباب جماعت سے زیادہ سے زیادہ ملاقات کی جائے۔ چنانچہ حضور نے کافی وقت اس کام کے لئے صرف فرمایا اور ۲۵ جولائی کی شام امریکہ اور کینیڈا کے احباب سے ملاقات فرمائی اور ۴۵ منٹ تک انھیں زریں ارشادات سے نوازتے رہے۔ اسی طرح ۳۰ جولائی کو بعد نماز جمعہ حضور نے احباب سے ملاقات فرمائی اور چار بجے سہ پہر تک انھیں روحانی دولتوں سے مالامال کرتے رہے۔ اسی طرح خواتین نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سے شرف ملاقات کر کے اپنی روحانی پیاس بجھائی۔

(الفضل ۲۰ اگست ۱۹۷۶ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر صدارت

امرائے جماعتہائے احمدیہ امریکہ کا اجلاس

اشاعت اسلام کی مہم تیز تر کرنے کے لئے اہم فیصلے

مورخہ ۲۶ جولائی کو صبح دس بجے واشنگٹن میں امرائے جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کا ایک اجلاس ہوا جس میں مندرجہ ذیل تجاویز زیر غور آئیں:۔

پہلی تجویز یہ تھی کہ اجتماعات منعقد کر کے تعاون سے تبلیغ اسلام کا دائرہ جنوبی امریکہ، اس کے ملحق جزائر، نیز کیوبا اور میکسیکو تک وسیع کیا جائے اس بارہ میں حضور نے پہلے شمالی امریکہ میں جماعت کو اور زیادہ منظم، مضبوط اور مستحکم بنانے کا ارشاد فرمایا۔

دوسری تجویز امریکہ میں اسلامی لٹریچر کی اشاعت کے لئے ایک پریس قائم کرنے کی تھی جس سے اصولی طور پر حضور نے اتفاق فرمایا۔ تاہم اس پر عملدرآمد سے پہلے حضور نے تین احباب پر مشتمل ایک کمیٹی قائم فرمائی۔ اور برادر مظفر احمد صاحب ظفر کو اس کا کنوینر مقرر فرمایا۔

تیسری اور چوتھی تجویز کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے انگریزی ترجمہ اور اس کی اشاعت سے تھا۔ حضور نے ہدایت فرمائی کہ پہلے یہ فیصلہ کیا جائے کہ کن کتب کا ترجمہ کرانے اور کون سی نئی کتب لکھوانے کی ضرورت ہے۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے مزید فرمایا کہ انگریزی ترجمہ قرآن مجید اور مختصر تفسیر کے کم از کم پچاس ہزار نسخے چھاپ کر اس ملک میں جلد از جلد تقسیم ہونے چاہئیں۔

پانچویں تجویز حسب ضرورت نئی مساجد تعمیر کرانے، واشنگٹن (ڈی سی) میں نئی جگہ مشن ہاؤس قائم کرنے اور احمدیہ مسجد شکاگو کے متعلق فیصلہ کرنے پر مشتمل تھی۔ نئی مساجد تعمیر کرنے کی تجویز سے حضور نے اتفاق فرمایا۔ مشن ہاؤس کے بارہ میں حضور نے فرمایا کہ معائنہ کے بعد فیصلہ کریں گے۔ احمدیہ مسجد شکاگو کے بارہ میں

حضور نے فرمایا۔ اسے فروخت نہ کیا جائے اور اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جائے۔ حسب ضرورت اس کے ایک کمرہ کو لائبریری میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔

چھٹی تجویز جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کی سالانہ کنونشن کے انعقاد کے لئے زمین خریدنے اور اسے دوران سال کمیونٹی سنٹر کے طور پر استعمال کرنے اور اس طرح افراد جماعت اور بالخصوص نئی نسلوں کی خالص اسلامی ماحول میں تربیت کے مواقع مہیا کرنے سے متعلق تھی۔ حضور نے فرمایا۔ ایسی جگہ جہاں تمام ریاستوں کے احمدی بآسانی جمع ہو سکیں ۱۰ ایکڑ رقبہ زمین خرید لی جائے۔

ساتویں تجویز لائبریریوں کے قیام، چندوں کی وصولی کے بہتر انتظام اور مقامی مبلغین کی ٹریننگ کے سلسلہ میں ضروری اقدامات پر مشتمل تھی۔ حضور نے فرمایا کہ جماعت کے افراد کی تربیت کا خاطر خواہ انتظام ہونا چاہیئے اور انھیں فعال احمدی بنایا جائے۔ حضور نے فرمایا اگر امریکہ کے تمام احمدی احباب باشرح چندہ ادا کریں تو یہاں کا سالانہ بجٹ دس لاکھ ڈالر ہونا چاہیئے۔ (الفضل ۲۵ر اگست ۱۹۷۶ء)

صحافیوں سے ملاقات

غلبۂ اسلام کا عظیم الشان اعلان

۲۵ر جولائی کو حضور ایدہ اللہ سے احمدیہ مشن ہاؤس واشنگٹن میں دو صحافیوں مس لیوڈیا پیری مین (Kavoni) اور مسٹر جان ٹروونے (Perry-man) نے ملاقات کی

ریڈیو سٹیشن کی نمائندہ مس لیوڈیا پیری مین نے حضور ایدہ اللہ سے دریافت کیا۔ "آپ کا مرتبہ اور مقام کیا ہے؟ اور آپ یہاں تشریف لا کر اہل امریکہ کو کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟"

حضور نے فرمایا: "میں ایک مذہبی جماعت کا سربراہ اور امام ہوں تاہم میں ایک انسان ہوں اور یہ پیغام دینے آیا ہوں کہ۔

"انسان اور انسان میں بحیثیت انسان
کوئی تفریق روا رکھی جائز نہیں ہے"

اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ کسی کو کسی دوسرے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلامی تعلیم کو دنیا میں رائج کر کے حقیقی مساوات قائم کی جائے اور ناروا تفریق کو یکسر مٹا دیا جائے"

"انقلاب" سے متعلق موضوع کے دریافت کرنے پر حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:۔

"میں انقلاب کے مروجہ معنوں کی رو
سے کسی انقلاب کا داعی نہیں ہوں
جس انقلاب کے حق میں ہوں وہ اخلاقی
اور روحانی انقلاب ہے"

اس سوال کے جواب میں کہ "اسلامی مساوات کی نوعیت کیا ہے؟" حضور نے فرمایا:۔

"اسلام حقیقی مساوات کا علمبردار ہے۔ دوسرے معاشرتی نظاموں میں عملاً مساوات کا قیام ظہور میں نہیں آیا۔ اسلام نے کمیونزم کے لفظ "ضرورت" کی بجائے "حق" کی اصطلاح استعمال کی ہے کہ ہر انسان کو خداداد صلاحیتیں

کی کامل نشوونما کے یکساں مواقع فراہم کئے جاتے ہیں۔ اسلام نے بلحاظ حقوق سب کو ایک سطح پر لا کھڑا کیا ہے۔"

مس پیریا ہین کے ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ اسلام میں مرد اور عورت کی مساوات کے بارہ میں حضور نے فرمایا۔ "بلحاظ حقوق اسلام نے مردوں اور عورتوں کو یکساں سطح پر رکھا ہے۔ دونوں کی خداداد صلاحیتوں کی نشوونما کے مواقع فراہم کرتے ہیں اسلام کسی تفریق کا قائل نہیں ہے وہ اس لحاظ سے دونوں کے مابین مساوات کا علمبردار ہے۔"

مس پیریا ہین کا آخری سوال تھا کہ "کیا ایلیجاہ محمد کی بلیک مسلمز تحریک اور احمدیہ تحریک میں کوئی قدر مشترک ہے؟"

حضور ایدہ اللہ نے جواب دیا کہ "ان میں بحیثیت انسان کوئی فرق نہیں۔ سوائے اس کے کہ احمدی تشدد کے قائل نہیں۔ وہ پیار اور بے لوث خدمت کے ذریعہ اسلام کے لئے دوسروں کے دل جیتنے کے قائل ہیں۔ خدائی وعدوں کے مطابق ہمارا یہ ایمان ہے کہ ایک دن آئے گا جب ہم محبت سے اور پیار سے اور بے لوث خدمت سے تمام بنی نوع انسان کے دل جیتنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔" (الفضل ۲۶ اگست ۱۹۷۶ء)

بعد ازاں ریلیجس نیوز سروس کے مسٹر جان لوڈو نے نے پوچھا۔ "آپ کی نگاہ میں عیسائیت سے بڑھ کر اسلام کے پاس وہ کون سی چیز ہے جو وہ اس ملک کو دے سکتا ہے؟"

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ "اسلام صرف فلسفہ ہی بیان نہیں کرتا بلکہ وہ زندگی گزارنے کا ایک خاص قرینہ سکھاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں انسان کا زندہ خدا کے ساتھ زندہ تعلق قائم ہو جاتا ہے۔ مروجہ عیسائیت انسان کا خدا کے ساتھ تعلق قائم نہیں کراتی۔ اسلام اہل امریکہ کو یہ خوشخبری دیتا ہے کہ وہ اسلام پر عمل پیرا ہو کر خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم کر سکتے ہیں"

صحافی نے اس پر مزید سوال کیا کہ "عیسائی بھی یہی دعویٰ کرتے ہیں کہ عیسائیت پر عمل پیرا ہونے سے خدا کے ساتھ زندہ تعلق پیدا ہو سکتا ہے۔ اس میں اسلام کا کیا امتیاز ہے؟"

حضور نے بڑے جلال کے ساتھ فرمایا۔ "سربرآوردہ پادری میرے اس دعویٰ کو چیلنج کریں۔ میں انہیں اسلام کے اس امتیاز اور اس کی اس فضیلت کا تازہ بتازہ عملی ثبوت دینے کے لئے تیار ہوں۔"

پھر صحافی نے سوال کیا کہ "جماعت احمدیہ عرصہ سے امریکہ میں تبلیغی سرگرمیوں میں مصروف ہے اسی طرح بعض اور اسلامی تنظیمیں بھی یہاں موجود ہیں لیکن امریکیوں نے تا حال ان کا کوئی خاص اثر قبول نہیں کیا۔ آپ کے نزدیک اس کی کیا وجہ ہے؟"

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ "کسی صداقت کی اشاعت کے ابتدائی دور میں اس کو قبول کرنے والوں کی تعداد کو چنداں اہمیت حاصل نہیں ہوتی۔ اہمیت اس امر کو حاصل ہوتی ہے کہ فضا میں رفتہ رفتہ تبدیلی آ رہی ہے یا نہیں؟ ایک اچھی خاصی معقول تعداد خود یہاں کے لوگوں کی اسلام قبول کر چکی ہے اور لوگ مسلسل اسلام

میں داخل ہو رہے ہیں ——— ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ ایک دن آنے والا ہے اور جلد آنے والا ہے کہ جب روئے زمین پر بسنے والے دیگر بنی نوع انسان کی طرح اہلِ امریکہ بھی جوق در جوق اسلام میں داخل ہوں گے۔ اور یہاں بھی اسلام سربلند ہوئے بغیر نہ رہے گا"

ایک خدائی بشارت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:"اسلام کے غلبہ کے دن اب قریب ہیں ہم امید رکھتے ہیں کہ آئندہ پانچ سال کے دوران امریکہ میں اسلام کے حق میں بعض انقلابی تبدیلیوں کی ابتداء منصّۂ شہود پر آ جائے گی۔ اس کے بعد روس میں ایسی ہی انقلابی تبدیلیوں کا آغاز ہو گا۔ یہ سب کیسے ہوگا؟ یہ ہم نہیں بتا سکتے صرف یہ کہہ سکتے ہیں کہ خدا نے ہمیں یہ بتایا ہے اور وہ ایسا کرنے میں پوری قدرت رکھتا ہے۔ اہل امریکہ ہی نہیں بلکہ پوری روسی قوم اسلام قبول کر کے خدا تعالیٰ کی طرف واپس لوٹ آئے گی۔"

مسٹر نووونیے کے اس سوال پر کہ "عیسائیوں میں بھی مذہب کی نشأۃ ثانیہ کا وقت قریب ہونے کا احساس پایا جاتا ہے۔ اسی لئے کیتھولک اور پروٹسٹنٹ فرقے مذہبی اختلاف چھوڑ کر ایک دوسرے کے قریب آ رہے ہیں۔"

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:"مذہبی عقائد میں مفاہمت، اعلانِ شکست کے مترادف ہوتی ہے۔ اس نقطہ نگاہ سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ ہر عیسائی تنظیم کے پیروں تلے سے زمین نکل رہی ہے۔"

صحافی نے مزید دریافت کیا کہ "دنیا کے مختلف حصوں میں جماعت احمدیہ میں اضافہ نومسلموں کی بڑھتی ہوئی تعداد سے ہو رہا ہے یا بچوں کی بڑھتی ہوئی شرح پیدائش سے؟"

حضور نے فرمایا:"اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر طرح جماعت کے نفوس و اموال میں برکت بخش رہا ہے ——— صرف گھانا میں احمدیوں کی تعداد دس لاکھ کے قریب ہے۔ مجموعی طور پر ہم اب تک عیسائی اور ہر مذہب کے لاکھوں افریقیوں کو مسلمان بنا چکے ہیں اس کے بالمقابل دس احمدی بھی ایسے پیش نہیں کئے جا سکتے۔ جنہیں عیسائی مشن عیسائی بنانے میں کامیاب ہوئے۔" (الفضل ۲۷ اگست ۱۹۷۶ء)

احبابِ جماعت واشنگٹن کے ساتھ پُرمعارف گفتگو

اس کے بعد حضور نے احباب جماعت کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ "حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ایک خواب ہے۔ آپؓ نے دیکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں کہ "میں پانچ سال امریکہ میں رہ کر واپس آیا ہوں اور اب روس جا رہا ہوں۔" خلیفہ مامور من اللہ کا جانشین اور قائم مقام ہوتا ہے۔ خلفائے سلسلہ احمدیہ میں سے اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے مجھے امریکہ کا دورہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اس خواب کی بناء پر ہم امید

رکھتے ہیں کہ آئندہ پانچ سال کے دوران امریکہ میں اسلام کے حق میں انقلابی تبدیلیاں رونما ہوں گی۔ اور پھر روس میں انقلابی تبدیلیوں کا آغاز ہوگا۔ اور انشاء اللہ وہاں بھی اسلام کے غالب آنے کے سامان ہوں گے۔"

حضور نے تین مادی نظاموں اور ان کی ناکامی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ "چوتھا انقلاب خالص روحانی انقلاب ہوگا۔ جماعت احمدیہ کے ذریعہ اس انقلاب کی ابتداء ہو چکی ہے۔ اور یہ رفتہ رفتہ منصّۂ شہود پر آرہا ہے۔ جب یہ انقلاب اپنے پورے کمال کو پہنچے گا تو اسلام کو ساری دنیا پر غالب کر دکھائے گا۔"

کمیونٹی سنٹر کیلئے مجوزہ زمین کا معائنہ

ظہر و عصر کی نمازوں کے بعد پونے چار بجے حضور ایدہ اللہ واشنگٹن سے ۱۱۰ میل دور ورجینیا ریاست میں کمیونٹی سنٹر کی جگہ دیکھنے تشریف لے گئے۔ لیکن بڑے شہروں سے دور الگ تھلگ ہونے کے باعث حضور نے اسے ناموزوں قرار دیا اور واشنگٹن کے قریب دس پندرہ ایکڑ زمین تلاش کرنے کی ہدایت فرمائی۔ نو بجے شب حضور واپس تشریف لائے۔ (الفضل ۲۴ اگست ۱۹۷۶ء)

واشنگٹن مشن ہاؤس کا معائنہ

"ہمارے نوجوانوں کو اپنا مقام سمجھنا چاہیئے اور خدا یابی کے میدان میں رہنمائی کا فرض ادا کرنا چاہیئے"

اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والے احمدی طلباء کو حضور ایدہ اللہ کی نصیحت

۲۷ جولائی کو نو بجے صبح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واشنگٹن مشن ہاؤس کا معائنہ فرمایا۔ اس وقت مشن ہاؤس کی عمارت پر امریکہ اور پاکستان کے قومی جھنڈوں کے علاوہ لوائے احمدیت بڑی شان سے لہلہا رہا تھا۔

حضور ایدہ اللہ نے مشن کی عمارت کے اہم محلِ وقوع اس کی وسعت اور خوبصورت طرزِ تعمیر کے پیشِ نظر فرمایا کہ "مشن ہاؤس کو کسی اور علاقہ میں منتقل کرنے کی ضرورت نہیں"۔ اس کے بعد حضور نے مشن ہاؤس کے ڈرائنگ روم میں تشریف فرما کر احباب جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اس دوران امریکہ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والے طلباء نے حضور سے شرفِ ملاقات حاصل کیا۔ حضور نے انہیں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

والڈورف اسٹوریا ہوٹل نیویارک کی استقبالیہ دعوت میں حضور ایک مہمان سے گفتگو فرما رہے ہیں۔
(فوٹو:- ۵ راگست ۱۹۷۶ء

"مغربی اقوام نے سائنس میں ترقی تو بہت کی ہے لیکن اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی ہستی کا اقرار کرنے اور اس کی غیر محدود صفات اور قدرتوں اور طاقتوں کا قائل ہونے کی بجائے وہ دہریت کی رَو میں بہہ گئے ہیں۔ ہمارے نوجوانوں پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ نہ صرف یہ کہ مغربی اقوام کے نقشِ قدم پر نہ چلیں بلکہ ان علوم کی مدد سے انہیں خدا تعالیٰ کی ہستی کا قائل کر کے، اس کی طرف واپس لائیں اور اس طرح انہیں روحانی ترقی کا اہل بنا کر متوازن زندگی گزارنے کے قابل بنائیں۔"

حضور نے فرمایا: "احمدی سائنسدانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ سائنسی علوم میں دسترس حاصل کر کے دنیا پر ثابت کریں کہ سائنس اور اسلام میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ اسلام خدا تعالیٰ کا قول ہے اور سائنس اس کا فعل ہے۔ دونوں میں تضاد ہو ہی نہیں سکتا —— ہمارے طلباء کو جو دنیوی علوم میں دسترس حاصل کر رہے ہیں اپنے مقام کو سمجھنا چاہیئے اور خدا یابی کے میدان میں رہنمائی کا فرض ادا کرنا چاہیئے۔"

(الفضل ۲۴ اگست ۱۹۷۶ء)

"اے ہمارے ربّ! اپنے اور اسلام کے دشمن کے خلاف ہماری مدد کر اور ہماری کامیابیوں کے سامان اپنے فضل سے پیدا فرما!"

مسجد فضل واشنگٹن میں حضور ایدہ اللہ کا پہلا خطبہ جمعہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۳ ظہور کو "مسجد فضل" واشنگٹن میں دورۂ امریکہ کا پہلا خطبہ جمعہ (زبان انگریزی) ارشاد فرمایا۔ تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

"احمدی مسلمان ہونے کی حیثیت میں ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں جو قادرِ مطلق ہے۔ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ احد یعنی اکیلا ہے اور یہ کہ بجز اللہ کے کوئی پرستش کے قابل نہیں۔ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ الصمد ہے یعنی وہ سب سے بے نیاز ہے وہ کسی کا محتاج نہیں جبکہ سب اپنی ضرورتوں اور حاجتوں کے لئے اس کے محتاج ہیں۔ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ الحیّ ہے یعنی ہمیشہ سے زندہ ہے اور ہمیشہ تک زندہ رہے گا کسی مفہوم اور کسی اعتبار سے بھی اس پر موت وارد نہیں ہو سکتی وہ خود ہی زندہ نہیں بلکہ حیات کا سرچشمہ بھی اسی کی ذات ہے ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ القیوم ہے یعنی ہر قسم کی جسمانی کمزوریوں سے ماوراء ہے اور
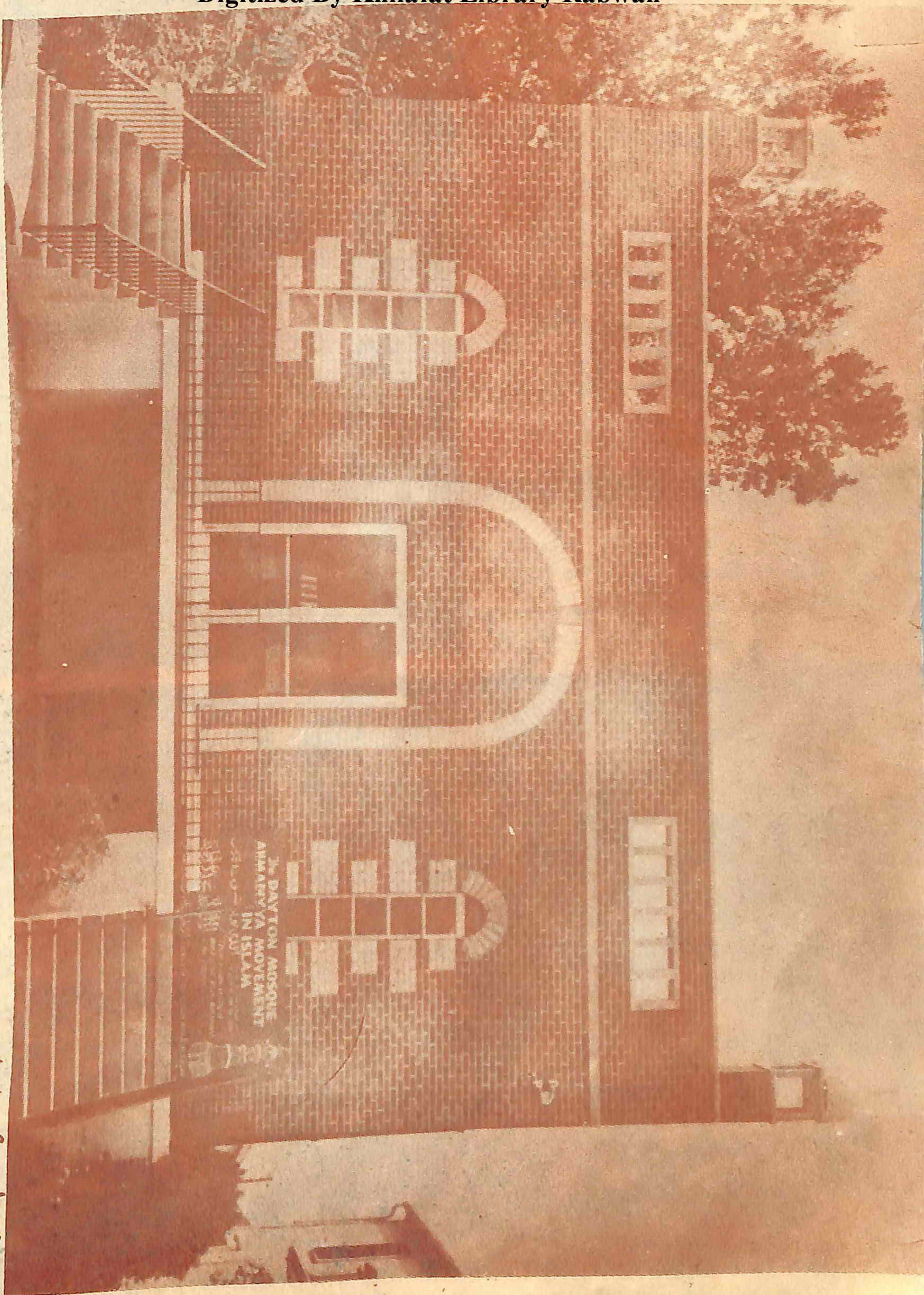
مسجد فضل عمر ڈیٹن —— جس میں حضور ایدہ اللہ نے یکم تا ۳ راگست ۱۹۷۶ء نمازیں پڑھائیں اور احباب جماعت کو متعدد بار ارشادات سے نوازا۔

خود قائم بالذات ہے اور دوسروں کے قیام کا بھی وہی موجب ہے۔ نہ اُسے اونگھ آتی ہے اور نہ نیند اس پر غلبہ پاتی ہے۔ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ ہر چیز کا مالک ہے اور اس نے ہر چیز کو انسان کی خدمت میں لگا رکھا ہے اس نے انسان پر اپنے فضلوں کو خواہ وہ مرئی ہوں یا غیر مرئی کمال تک پہنچایا ہے ——— ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ رب العالمین ہے یعنی وہی ہے جو ہر شے کو قیام بخشتا ہے اور نہ صرف قیام بخشتا ہے بلکہ اسے درجہ بدرجہ ترقی دیتا اور اسے اس کے کمال تک پہنچاتا ہے

ایسے بے حد قدرت اور بے حد طاقت خدا نے جس پر ہم ایمان لاتے ہیں ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اپنے اعمال پر صفاتِ الٰہیہ کا رنگ چڑھائیں۔ اس کی مخلوق کے ساتھ محبت اور شفقت سے پیش آئیں اور اس امر کا اہتمام کریں کہ ان کی صداقتیں نشو و نما پا کر اپنے کمال کو پہنچیں، چونکہ ہم رب العالمین کے بندے ہیں اس لئے ہمیں کسی سے دشمنی نہیں اور نہ ہو سکتی ہے۔ ہم سب کے دل سے ہمدرد اور خیر خواہ ہیں اور ان کی بھلائی کے لئے کوشاں ہیں اور امن اور سلامتی کے سامان کرنا ہمارا مقصد ہے لیکن ہم کمزور ہیں اور رب العالمین کے عاجز بندے ہیں اس لئے ہم اسی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ہمت اور توفیق عطا کرے تاکہ ہم اس کی صفات کے رنگ میں رنگین ہو کر اس عظیم مقصد میں کامیاب ہو سکیں۔ میں اس خطبہ کو اللہ تعالیٰ کے حضور دعا پر ختم کرتا ہوں۔ یہ دعا ان دعاؤں سے ماخوذ ہے جو میں نے اپنے رب کے حضور مانگیں اور جو حال ہی میں کتابی شکل میں شائع ہوئی ہیں۔ دعا یہ ہے کہ:۔

"اے ہمارے رب! تو ہر نقص سے پاک ہے۔ پیدائشِ عالم بے فائدہ اور بے مقصد نہیں، ہماری زندگی کو بے مقصد بنانے سے بچا لے اور اپنے غضب کی آگ سے تو اپنی پناہ میں لے لے۔ اے ہمارے رب! تیرے نام پر ایک پکارنے والے نے ہمیں پکارا اور تیری رضا کے حصول کے لئے ہم نے اسے قبول کیا۔ اس کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر تیرے نام کی عظمت اور کبریائی کے لئے ہم نے اس کی آواز پر لبیک کہی کس حد تک ہم نے اس عہدِ بیعت کو نبھایا تو ہی بہتر جانتا ہے ہم کمزوریوں کے پتلے ہیں، ہماری عاجزانہ پکار کو سن اور ہمارے قصور معاف کر اور ہماری بدیاں ہم سے مٹا دے اور ہمیں اس گروہ میں شامل کر جو تیری نظر میں نیک اور پاک ہے

اے ہمارے رب! اے سرچشمۂ عنایاتِ بے پایاں! تیری طرف سے آنے والی ہر چیز کے ہم بھوکے ہیں اے ہمارے رب ہمیں وہ سب کچھ دے جس کا تو نے ہم سے اپنے رسولوں کی زبان پر وعدہ کیا ہے اور جب جزا کا دن آئے تو ہم تیری نظروں میں ذلیل نہ ٹھہریں دیکھنے والے دیکھیں اور سمجھنے والے سمجھیں کہ جو تیری راہ میں دکھ اٹھاتے اور سختیاں جھیلتے ہیں اور جن کو ذلیل کرنے اور ہلاک کرنے میں دنیا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتی وہ تیرے پیار کو پاتے ہیں اور "عباد اللہ المکرمون" میں شامل کئے جاتے ہیں۔

(اے ہمارے رب!) ہم نے کوشش کی کہ ہم تیری رضا اپنے نفسوں کی خواہشات اور ماحول کی

کشش اور دنیا کی زینت سے کنارہ کش ہو جائیں اور ہم تیری راہ میں ستائے گئے۔ ذلیل کئے گئے اور ہم نے تیری راہ میں رسوائیاں اٹھائیں اور ماریں کھائیں اور جائیدادیں گنوائیں لیکن ہلاکت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ہم نے محبت کے اس شعلہ کو اور بھی روشن کیا جو تیرے لئے ہمارے دلوں میں موجزن ہے لیکن یہ تو ہماری سمجھ ہے اور ہو سکتا ہے کہ ہماری سمجھ کا قصور ہو۔ ہم تیرے خوف سے لرزاں ہیں ہماری روح تیرے جلال سے کانپ رہی ہے تیری عظمت اور کبریائی نے ہمارے وجود کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔

اے ہمارے رب! ہماری کمزوریوں، سستیوں، غفلتوں، کوتاہیوں، خطاؤں اور گناہوں نے ہماری نیکیوں کو دبا دیا ہے۔ مغفرت! مغفرت!! اے رب غفور مغفرت کی چادر تلے ہمیں چھپا لے۔ ہم اپنے ساتھ نیکیوں کے پھول اور اعمال صالحہ کے ہار تیرے قدموں پر نچھاور کرنے کے لئے نہیں لا سکے تہی دست ہم تیرے قدموں پر گرتے اور تیری رحمت کی بھیک مانگتے ہیں۔ اے ہمارے رحمان! ان تہی ہاتھوں کو اپنی رحمت سے ید بیضا کر دے۔ تیرا جمال اور محمدؐ کا حسن دنیا پر چمکے اور اسے روشن کرے۔ ان تہی ہاتھوں کو اپنے دست قدرت میں پکڑ۔ تیرا جلال اور محمدؐ کی عظمت دنیا پر ظاہر ہو۔ اسلام اور محمدؐ کے مغرور دشمن کا سرنگوں اور شرمندہ کر دے۔

اے ہمارے رب! ہماری بھول چوک پر ہمیں گرفت نہ کرنا اور ہماری خطاؤں سے درگذر کرنا۔ ہم عاجز [illegible] بندے ہیں مگر ہیں تو تیرے ہی بندے۔ اے ہمارے رب! کبھی ایسا نہ ہو کہ ہم عہد شکنی یا ثواب کے کاموں سے محروم ہو جائیں۔ اور عہد شکنی کی سزا تیری طرف سے ہمیں ملے۔ اے ہمارے محبوب! ہم ہمیشہ اپنے عہد پر قائم رہنے کی تجھ سے توفیق حاصل کرتے ہیں اور ہمیشہ تیری ہی رضا ہمارے شامل حال رہے اور تیرے انعامات بے پایاں کا جو سلسلہ اسلام میں جاری ہوا ہے اس کا تسلسل کبھی نہ ٹوٹے۔

اے ہمارے رب! اپنی قہر کی گرفت سے ہمیں محفوظ رکھیو۔ تیرے غضب کی ہمیں برداشت نہیں تیری گرفت شدید ہے۔ کچل کر رکھ دیتی ہے اور ہلاک کر دیتی ہے۔ ہم عاصی ہیں۔ ہمیں معاف فرما۔ ہم سے گناہ پر گناہ ہوا اور کوتاہی پر کوتاہی۔ اپنی رحمت کی وسیع چادر میں ہماری کمزوریوں کو چھپا لے۔ ہمیں اپنی رحمتوں سے ہمیشہ نوازتا رہ۔ تو ہمارا محبوب آقا ہے۔ تیرے دامن کو ہم نے پکڑا۔ دامن جھٹک کے ہمیں پرے نہ پھینک دینا۔ ہماری پکار کو سن اور اسلام کے ناشکرے منکروں کے خلاف ہماری مدد کو آ۔ اور ان کے شر سے ہمیں محفوظ رکھ!

اے ہمارے رب! تیری راہ میں جو بھی سختیاں اور آزمائشیں ہم پر آئیں ان کی برداشت کی قوت اور طاقت ہمیں بخش اور سختیوں اور آزمائشوں میں ہمیں ثبات قدم عطا کر۔ ہمارے پاؤں میں لغزش نہ آنے دے اور اپنے اور اسلام کے دشمن کے خلاف ہماری مدد کر اور ہماری کامیابیوں کے سامان تو خود اپنے فضل سے پیدا کر دے!"

(الفضل ۳ ستمبر ۱۹۷۶ء)

انفرادی ملاقاتیں اور دعوتِ طعام

۳۰ جولائی کو واشنگٹن میں نماز جمعہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے امریکہ کی دور دراز ریاستوں سے آئے ہوئے قریباً پچاس احباب جماعت سے انفرادی ملاقات فرمائی چار بجے سہ پہر حضور قیام گاہ پر تشریف لائے۔ اسی روز شام حضور ایدہ اللہ نے مکرم میر داؤد احمد صاحب کے ہاں ایک دعوت طعام میں بھی شرکت فرمائی۔

شارلٹ وِل اور مانٹی سیلو کی سیر

واشنگٹن میں مسلسل چھ روز کی دینی مصروفیات کے بعد ۳۱ جولائی کو حضور نے سیر کے پروگرام کی اجازت مرحمت فرمائی۔ واشنگٹن سے ۱۱۸ میل دور ورجینیا سٹیٹ کے ایک قصبہ شارلٹ وِل کے لئے روانگی ہوئی۔ "شارلٹ وِل" سے آٹھ میل دور حضور ایدہ اللہ "مانٹی سیلو" یعنی چھوٹی پہاڑی بھی تشریف لے گئے۔ جہاں تھامس جیفرسن (امریکہ کے سابق صدر) کا یادگاری مکان ہے۔ حضور یہاں کھانا تناول فرمانے کے بعد مکان دیکھنے تشریف لے گئے۔ جہاں سیاحوں کا تانتا بندھا رہتا ہے۔ ان کی توجہ حضور ایدہ اللہ کی باوقار اور پُرنور شخصیت کی طرف ہوئی۔ ان کے دریافت کرنے پر بتایا گیا۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مذہب اسلام سے تعلق رکھنے والی ایک عالمگیر دینی جماعت کے سربراہ اعلیٰ ہیں۔ تو وہ مکان دیکھنے کی بجائے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پاس آنے اور باتیں کرنے لگے اور حضور ایدہ اللہ کی تصویریں اتارنی شروع کردیں۔ ادھر امریکہ کی اسی قومی یادگار کی انتظامیہ نے حضور ایدہ اللہ کی شخصیت سے متاثر ہوکر حضور کے لئے علیحدہ طور پر مکان دکھانے کا انتظام کردیا آخر میں حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں وزیٹر بک پیش کرکے درخواست کی گئی کہ حضور اس کے ایک صفحہ پہ اپنی تشریف آوری کی یادگار کے طور پر دستخط فرمادیں۔

منتظمین نے یہ بھی عرض کیا کہ اس کتاب پر صرف سربراہان مملکت اور عظیم شخصیتوں کے دستخط ہی کرائے جاتے ہیں ——— حضور ایدہ اللہ نے ان کی درخواست پر اس کتاب پر دستخط کردیئے۔

"مانٹی سیلو" کی سیر سے فارغ کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بلند و بالا پہاڑی سلسلہ "سکائی لائن" کی سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ اور آٹھ بجے شام واپس تشریف لائے۔

اگلے روز یکم اگست کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ واشنگٹن سے "ڈیٹن" کے لئے روانہ ہوئے۔

(الفضل ۴ ستمبر ۱۹۷۶ء)

حضور ایدہ اللہ کی اوہایو سٹیٹ کے شہر

ڈیٹن میں تشریف آوری

سینکڑوں احباب کی طرف سے ولولہ انگیز استقبال

سربراوردہ عمائدین نے حضور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شہر کی چابی پیش کی

ڈیٹن میں اہم دینی مصروفیات!

امریکہ کے دارالحکومت واشنگٹن میں چھ روزہ قیام کے بعد ۱۲ اگست کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع قافلہ بذریعہ ہوائی جہاز اوہایو سٹیٹ کے ایک مشہور شہر ڈیٹن میں تشریف لائے۔ جہاں نہ صرف یہ کہ صد احمدی احباب نے حضور کا گرمجوشی سے استقبال کیا بلکہ شہر کے چار سرکاری سربرآوردہ عہدیداران نے بھی یہ سعادت حاصل کی اور صرف یہی نہیں بلکہ وہی امریکہ جس نے ۱۹۲۰ء میں جماعت احمدیہ کے پہلے مبلغ کا امریکہ میں داخلہ بند کر دیا تھا۔ اسی امریکہ نے آج ڈیٹن کے نمائندہ (Representative) مسٹر سی جے میکڈیولڈ کے ذریعہ اپنے شہروں کی چابیاں یہ کہتے ہوئے پیش کر دیں کہ:—

"آپ کی تشریف آوری ہمارے لئے ازحد عزت افزائی کا موجب ہے ہم اوہایو سٹیٹ میں آپ کی تشریف آوری پر آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں"

گویا وہ زبانِ حال یہ کہہ رہے تھے کہ لو یہ چابیاں اور ہمارے دلوں کی — کھڑکیوں پر مدتوں سے جو تالے پڑے ہوئے ہیں۔ خدارا کھول دیجئے۔ چنانچہ حضور نے اس عزت افزائی کا جواب یوں عنایت فرمایا:—

"میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ کی طرف سے خیرسگالی کے اس

اقدام کو اپنے لئے باعثِ عزت سمجھا
ہے۔"

اس اعلیٰ سطحی فقید المثال استقبال کے بعد حضور ان احباب
کی طرف تشریف لائے جو ایک قطار میں چھوٹے چھوٹے
قطعات اٹھائے چشم براہ تھے اور ان سے مصافحہ فرمایا۔
اور ایک صد سے زائد پاکستانی طرز کے برقعوں میں ملبوس
احمدی امریکن خواتین کے سلام کا جواب دیتے ہوئے ان کے
بچوں سے پیار فرمایا۔ امریکی خواتین نے حضرت بیگم صاحبہ
کا گرمجوشی سے استقبال کیا اور شرفِ مصافحہ حاصل کیا۔

ڈیٹن ایئرپورٹ پر ٹیلیویژن والے آئے ہوئے
تھے چنانچہ اسی رات حضور کی تشریف آوری اور ایئرپورٹ
کی تقریبات پر مشتمل خبر ٹیلی کاسٹ کی گئی۔ اس سے قبل
ڈیٹن کے اخبارات نے ڈیٹن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی
تشریف آوری اور جملہ پروگرام تفصیل سے چھاپ دیا تھا
جس سے حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری کا ڈیٹن میں
خوب چرچا ہوا۔ اس کے بعد حضور جائے قیام پر
تشریف لے گئے۔ (الفضل ۲۸ ستمبر ۱۹۷۶ء)

ڈیٹن میں احبابِ جماعت سے ملاقات

حضور نے ڈیٹن میں اپنے چار روزہ قیام کے
دوران احبابِ جماعت سے کثرت اجتماعی اور انفرادی
ملاقاتیں فرمائیں۔ ان ایام میں احبابِ جماعت سارا سارا
دن حضور کے گرد جمع رہتے اور ملاقات کا شرف حاصل
کرتے۔ یکم اگست کو ڈیٹن میں تشریف آوری کے معاً بعد
حضور نے نماز ظہر و عصر کے بعد مسجد احمدیہ ڈیٹن "فضلِ عمر"
میں احبابِ جماعت سے ملاقات کی۔ اس وقت احبابِ
جماعت اور خواتین سینکڑوں کی تعداد میں موجود تھے
ملاقاتیوں کی اتنی کثرت تھی کہ مسجد کے سامنے والی
سڑک ۔ پولیس کو عام ٹریفک کے لئے بند کرنا پڑا۔ اس
موقع پر سینکڑوں احباب اور خواتین نے حضور کی اقتداء
میں ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کیں۔ نماز سے فراغت کے
بعد حضور نے جماعت وار ملاقات فرمائی۔ اس روز ایک
درجن جماعتوں کے احباب حضور کی ملاقات سے مشرف ہوئے
یہ ایمان افروز منظر تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا
اسی روز حضور ایدہ اللہ کی معیت میں شام کے کھانے کے
بعد بھی سب بھائی نے مصافحہ کیا اور دعا کی درخواست کی۔

۲ اگست کو پریس کانفرنس کے بعد ۲ بجے بعد
دوپہر بھی انفرادی ملاقاتیں ہوئیں۔ امریکہ کے دوسرے
شہروں سے کئی خاندان مع اہل و عیال ڈیٹن آئے
حضور نے ایسے ۲۰ خاندانوں کو شرفِ ملاقات بخشا۔

غرض اس چار روزہ قیام کے دوران ڈیٹن میں
ملاقاتوں کا یہ پرکیف منظر وقتاً فوقتاً جاری رہا۔

"ڈیٹن ڈیلی نیوز" کے نمائندہ کی ملاقات

پریس کانفرنس سے خطاب

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈیٹن میں
اپنے چار روزہ قیام کے دوران پریس نمائندگان اور

بہت سے غیر مسلموں سے بھی ملاقات کی۔

۱۲ اگست کو حضور نے ڈیٹن ڈیلی نیوز کی نمائندہ مس کیتھلین سے ملاقات فرمائی۔ مس کیتھلین کے سوال کے جواب میں اپنے دورۂ امریکہ کی غرض بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"میں یہاں جماعت احمدیہ کے افراد اور دوسرے امریکی باشندوں سے ملنے آیا ہوں اور اہل امریکہ کو پیغام دینے آیا ہوں کہ ان کے مسائل کا حل اسلام کی پیاری اور دل موہ لینے والی تعلیم میں ہی ہے"

مس کیتھلین نے دریافت کیا کہ ۔ "کیا آپ کا مقصد اہل امریکہ کو مسلمان بنانا ہے؟"

حضور نے فرمایا ۔ "اہل امریکہ ہی کو نہیں بلکہ ساری دنیا کو مسلمان بنانا ہے"

مس کیتھلین نے دریافت کیا کہ "آپ مختصر الفاظ میں کیا پیغام دینا پسند کریں گے؟"

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:۔

"میرا پیغام یہ ہے کہ تمام بنی نوع انسان آپس میں محبت کرنا سیکھیں"

آخر میں مس کیتھلین نے عرض کیا کہ "اہل ڈیٹن کے لئے آپ کا کیا پیغام ہے؟"

حضور نے فرمایا:۔

"یہی پیغام ان تک پہنچا دو کہ میں ان کے لئے دعا گو ہوں۔ خدا تعالیٰ انہیں اپنے فضلوں سے نوازے"

اسی روز حضور نے پریس کانفرنس سے بھی خطاب فرمایا نمائندوں نے حضور سے امریکہ اور یورپ کے دورے کے مقصد اور جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت کے متعلق متعدد سوالات کئے۔ حضور نے ان سوالات کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:۔

"جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کے اس آخری دور میں اپنے ایک مامور کے ذریعہ اس لئے قائم فرمایا کہ یہ جماعت محبت اور پیار اور بے لوث خدمت کے ذریعہ دنیا بھر کے لوگوں کے دل جیت کر انہیں اسلام کی آغوش میں لائے۔"

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:۔

"جماعت احمدیہ (جس کا میں سربراہ ہوں) کی شاخیں دیگر ممالک کی طرح امریکہ میں بھی قائم ہیں۔ اگرچہ یہاں احمدیوں کی تعداد چند ہزار سے زیادہ نہیں ہے تاہم امریکہ کی ۲۶ ریاستوں میں احمدیوں کی جماعتیں قائم ہیں جو کم و بیش امریکی باشندوں پر مشتمل ہیں"

حضور نے گھانا کی مثال دی جہاں احمدیوں کی تعداد دس لاکھ ہے اسی طرح حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ۔ سیرالیون، نائیجیریا، گیمبیا، لائبیریا، اور انڈونیشیا

وغیرہ ممالک میں بھی مضبوط جماعتیں ہیں۔" حضور نے فرمایا "جماعت احمدیہ حقیقی اسلام کی علمبردار ہے جو مساوات کی قائل ہے۔"

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"دنیا خدا تعالیٰ کو بھلا کر اس سے اپنا تعلق منقطع کر چکی ہے ہم اسے پھر خدا تعالیٰ کی طرف لانا چاہتے ہیں۔ ہماری کسی سے دشمنی نہیں۔ ہمیں تمام بنی نوع انسان سے پیار ہے۔ ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ بالآخر ہم محبت اور پیار اور خدمت کے ذریعہ لوگوں کے دلوں پر فتح پاکر انہیں فلاح کے راستے پر گامزن کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ"

شام کو حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ مدظلہا کے اعزاز میں علیحدہ علیحدہ استقبالیہ تقاریب منعقد ہوئیں، جن میں شہر کے ہر طبقہ کے معزز اصحاب اور خواتین نے شرکت کی۔

۳ر اگست کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کئی غیر مسلم امریکیوں کو شرف ملاقات بخشا اور ان سے خطاب فرمایا۔

ڈیٹن میں حضور کی آمد کا چرچا

ڈیٹن کے دو علیحدہ علیحدہ ٹیلیویژن سٹیشنز کے نمائندے بھی ڈیٹن کی پریس کانفرنس میں موجود تھے انہوں نے اسی رات پریس کانفرنس کے مناظر ٹیلی کاسٹ کئے

اور ڈیٹن کے ہزاروں شہریوں نے انہیں اپنے گھروں میں دیکھا ــــ ایک ٹیلی ویژن نے اپنے نیوز بلٹن میں یہ خبر نشر کی کہ:۔

"ایک ممتاز روحانی پیشوا مرزا ناصر احمد جو اسلام کی عالمگیر جماعت احمدیہ کے سربراہ ہیں آج کل امریکہ اور کینیڈا کے پہلے دورے پر آئے ہوئے ہیں ان کی جماعت کا مقصد دنیا بھر کے انسانوں کے دل جیت کر انہیں اسلام کی آغوش میں لانا ہے"۔

اس خبر کے ساتھ ہی ٹیلی ویژن پر پریس کانفرنس کے مناظر بھی دکھائے گئے جن میں حضور ایدہ اللہ کو پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے دکھایا گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ڈیٹن کے ہزاروں شہریوں نے حضور ایدہ اللہ کا ذیل کا ارشاد انگریزی زبان میں خود حضور ہی کی آواز میں سُنا:۔

"ہم دنیا کے لوگوں کے دل جیتنا چاہتے ہیں۔ یہ ہمارا مطمح نظر اور منتہائے مقصود ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ایک دن ہم اسلام کے لئے ان کے دلوں کو جیت لیں گے۔ ہم تشدد وغیرہ میں یقین نہیں رکھتے ہم تو محبت اور پیار اور بنی نوع انسان کی بے لوث خدمت کے قائل ہیں۔"

اگلے روز ڈیٹن کے اخبارات میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی

پریس کانفرنس کی خبر بہت نمایاں طور پر شائع ہوئی ہے اس طرح سرزمین امریکہ میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کو غالب کرنے کے عزائم کا چرچا ہوا۔

(الفضل ۱۳ر ستمبر ۱۹۷۶ء)

اس تقریب میں شرکت کرنے والے معزز مہمانوں میں ڈیٹن کے State Representative اوکیفرانگ کے میئر تایل ذکر ہیں۔ امیر جماعت ہائے احمدیہ مڈویسٹ ریجن نے جملہ معززین کو حضور سے متعارف کرایا۔ حضور نے مہمانوں سے مختلف موضوعات زراعت، میڈیسن، سائنس، ٹیکنالوجی، فلسفہ، معاشیات، عمرانیات، کمیونزم، مغربی تہذیب، وغیرہ پر گفتگو کی اور ہر موضوع میں قرآن کریم کی فضیلت بیان فرمائی۔ یہ تقریب ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔

حضور کی پرکشش شخصیت کے متعلق تأثرات

اسی تقریب میں امریکی فضائیہ کے انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی کے پروفیسر ریاضی مسٹر ڈیوبار نے حضور سے ۴۵ منٹ تک تبادلہ خیالات کرنے کے بعد کہا:-

"میں امام جماعت احمدیہ کے تبحر علمی سے بے حد متاثر ہوا ہوں۔ انہیں ہر شعبہ میں بڑی دسترس حاصل ہے

انہوں نے دنیوی علوم کا بھی بڑی گہری نظر سے مطالعہ کیا ہے اور انہیں حیران کن بصیرت و دلیعت کی گئی ہے۔"

سٹیٹ ریپریزنٹیٹو نے سب کی موجودگی میں کہا:-

"یہ امر واضح ہے کہ ایک عالمگیر مذہبی تحریک کی سربراہی کے منصب جلیل پر یہ کیوں فائز کئے گئے ہیں۔"

ایک اور صاحب نے کہا:-

"ایسے انسان سے محبت نہ کرنا خدا کی ناراضگی مول لینے کے مترادف ہے۔"

۳۱ر اگست ۴ بجے سہ پہر مسجد فضل عمر میں ایک اور استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ نماز ظہر و عصر سے فراغت کے بعد مسجد کے تہہ خانہ میں یہ تقریب منعقد ہوئی۔ یہاں حضور نے ایک گھنٹہ سے زائد اپنے خدام کے درمیان گزارا۔ آخر میں اجتماعی دعا کرائی۔ اس موقعہ پر حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کے اعزاز میں علیحدہ تقریب ہوئی اور ان کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا۔

اسی روز شام کو بھی ایک بہت بڑی تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں معززین شہر نے شرکت کی۔ حضور نے ڈیٹن کے شہر کی چابی پیش کئے جانے پر میئر اور اہل شہر کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا:-

"میرے دل میں اہل ڈیٹن کے خلوص کی قدر ہے۔ میں ان کی فلاح و بہبود کے لئے دعا گو ہوں۔"

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ڈیٹن کے میئر کے ساتھ

ربوہ اور ڈبلن کی آبادی اور شہری سہولتوں کے بارہ میں گفتگو فرمائی۔

دعوت کے اختتام پر معزز مہمانوں نے حضور سے مصافحہ کیا اور اس طرح یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ (الفضل ۱۲-۱۳ ستمبر ۱۹۷۶ء)

● "جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے قائم فرمایا ہے کہ یہ روئے زمین کے تمام انسانوں کو اسلام کی طرف دعوت دے کر خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم کرائے"

● "خدا ایسے حالات پیدا کرے گا کہ دل اثر قبول کرنے لگیں گے اور لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہوتے چلے جائیں گے۔"

غیر مسلم امریکیوں کو تبلیغ اسلام

اخبارات اور ٹیلی ویژن پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ڈبلن میں تشریف آوری کا چرچا سن کر کئی امریکی غیر مسلم حضرات و خواتین نے حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کی خواہش کا اظہار فرمایا۔ حضور نے ان سے ملاقات فرمائی اور خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

"اس زمانہ میں انسان اپنی پیدائش کے اصل مقصد کو بھول گیا ہے۔ اسی لئے وہ دن بدن اس مقصد سے دور سے دور تر ہوتا جا رہا ہے۔ انسان کی پیدائش کا مقصد یہ ہے کہ وہ اپنی خداداد صلاحیتوں کو ترقی دے کر خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم کرے چونکہ انسان اس کو بھول چکا ہے اس لئے وہ خدا تعالیٰ سے اس حد اور دور ہٹ چکا ہے کہ گویا اس سے یکسر بیگانہ ہو گیا ہے۔ اسی لئے بے راہ روی بڑھ رہی ہے اور نت نئے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ اس کا ایک ہی علاج ہے کہ انسان کو پھر خدا کی طرف واپس لایا جائے۔ اور اس کا خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم کیا جائے۔ جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اسی لئے قائم فرمایا ہے کہ یہ روئے زمین کے تمام انسانوں کو اسلام کی طرف دعوت دے کر اور انہیں اسلام کی تعلیم پر عمل پیرا کر کے اس قابل بنائے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ اس کا زندہ تعلق قائم ہو

جائے۔ پھر خدا تعالیٰ نے اس جماعت کے ساتھ یہ وعدہ کیا ہے اور اسے بشارت دی ہے کہ ایسا انقلاب رونما ہو کر رہیگا یعنی یہ کہ روئے زمین کے تمام انسان اسلام میں داخل ہو کر خدا تعالیٰ کے حقیقی عبد بن جائیں گے۔ اور خدائی منشاء کے مطابق زندگی گزاریں گے۔"

حضور ایدہ اللہ نے غیر مسلم امریکیوں کے متعدد سوالات کے جوابات دیتے ہوئے فرمایا:—

"اسلامی انقلاب سے دنیا کی نجات وابستہ ہے لیکن اس انقلاب کے لئے کسی طاقت کے استعمال کی ضرورت نہیں بلکہ محبت، پیار اور بے لوث خدمت کے پُرامن ذرائع سے دل بدلے جائیں گے اور بنی نوع انسان اسلام کی آغوش میں آکر خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم کریں گے۔"

اس سوال کے جواب میں کہ "اگر ان ذرائع سے انقلاب رونما نہ ہوا تو پھر ــــ؟" حضور نے فرمایا:۔

"دِل ہمیشہ رفتہ رفتہ اثر قبول کرتے ہیں۔ ہم دل بدلنے کی کوشش کرتے چلے جائیں گے۔ طاقت کے استعمال کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ یہ انقلاب خود برپا کرے گا۔ وہ ہمہ قدرت اور ہمہ طاقت خدا ہے وہ ایسے حالات پیدا کرے گا کہ دل اثر قبول کرنے لگیں گے اور لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہوتے چلے جائیں گے۔"

ملاقات اور تبادلۂ خیالات کا یہ سلسلہ ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔ (الفضل ۱۵ ستمبر ۱۹۷۶ء)

اگلے روز حضور ایدہ اللہ ڈیٹن سے عازم نیویارک ہوئے،

نیویارک میں

حضور ایدہ اللہ کا ورودِ مسعود اور پُرتپاک خیر مقدم

• اہم دینی مصروفیات • پریس کانفرنس۔ اُس کے خوشکن اثرات اور ٹیلیویژن پراس کے مناظر • شاندار استقبالیہ •

امریکہ کے اہم ترین شہر نیویارک کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ڈیٹن سے ۱۴ اگست کو ساڑھے دس بجے قبل دوپہر بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو کر کولمبس کے فضائی مستقر پر نصف گھنٹہ رُکنے کے بعد ٹھیک بارہ بج کر چالیس منٹ پر نیویارک کے ہوائی اڈہ پر پہنچ گئے۔ جہاں امریکن ایرلائنز کے اسٹیشن مینجر مسٹر واٹ سٹینزل، ایرپورٹ پولیس کے سارجنٹ ہیوخر اور جماعت احمدیہ کی کثیر تعداد نے حضور کے استقبال اور مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔ حضور ایدہ اللہ نے یہاں

"والڈورف اسٹوریا ہوٹل" میں قیام فرمایا جو نیویارک بلکہ دنیا کا مشہور ترین اور بلند ترین ہوٹل ہے اور جسے امریکہ کا "غیر سرکاری محل" کہا جاتا ہے۔

حضور نے نیویارک میں تشریف آوری سے ڈیڑھ گھنٹہ بعد مشن ہاؤس میں سوا چار بجے سہ پہر سینکڑوں احباب سے ملاقات فرمائی۔ حضرت بیگم صاحبہ نے خواتین سے ملاقات فرمائی۔

اسی روز شام کے وقت حضور ایدہ اللہ نے نیویارک کی بلند ترین، عظیم الشان عمارت "ورلڈ ٹریڈ سنٹر" کی ایک سو ساتویں منزل پر مکرم ڈاکٹر ظفر احسان صاحب کی طرف سے دیئے گئے عشائیہ میں شرکت فرمائی۔

عظیم الشان پریس کانفرنس سے خطاب

اور تاریخی اعلان

۵ اگست کو صبح دس بجے والڈورف اسٹوریا ہوٹل نیویارک میں ایک عظیم الشان پریس کانفرنس سے خطاب فرماتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

"تاریکی اور بے راہ روی کے اس خطرناک دور میں تمام قسم کے مسائل کا حل صرف اور صرف اسلام میں ہے۔"

اس کانفرنس میں مختلف اخبارات کے سترہ نمائندگان نے شرکت کی۔

ایک صحافی کے استفسار پر حضور ایدہ اللہ نے دورۂ امریکہ کی غرض بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو دنیا کی رہنمائی کے لئے پیدا کیا ہے فرمایا:

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔ سو میرے آنے کا مقصد یہ ہے کہ میں اہل امریکہ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس زمانہ میں انسان اپنا مقصد فراموش کر کے سراسر بے مقصد زندگی بسر کر رہا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مذہب کا مقصد وحید خدا تعالیٰ کے ساتھ انسان کا زندہ تعلق قائم کرنا ہے اور جملہ مذاہب میں سے صرف اسلام ہی وہ زندہ مذہب ہے جس پر عمل پیرا ہو کر انسان کا خدا سے زندہ تعلق قائم ہو جاتا ہے، اور جماعت احمدیہ میں ہزاروں ایسے لوگ اب بھی موجود ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ انسان نے چونکہ اپنا مقصد بھلا دیا ہے اور محض عقل کے پیدا کردہ اندھیروں میں بھٹک رہا ہے اس لئے مسائل اس تیزی سے بڑھ رہے ہیں کہ انھیں حل کرنا ناممکن ہو گیا ہے۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ اسلام کے بغیر نوع انسان کی بقاء اور فلاح کی کوئی امید نہیں ہے۔"

ایک نامہ نگار کے سوال پر کہ احمدیوں اور مسلمانوں میں کیا فرق ہے؟ حضور نے فرمایا ـــــــ "بائیبل اور دیگر مذہبی کتابوں کے علاوہ خود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں اپنے ایک عظیم روحانی فرزند کے مبعوث ہونے کی بشارت دی تھی کہ وہ اسلام کو دنیا میں غالب کریگا ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت بانیٔ سلسلہ وہ موعود مہدی ہیں جن کے ذریعہ اسلام دنیا میں غالب آئے گا۔ اور تمام بنی نوع انسان کا خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم ہوگا۔" حضور نے سرمایہ داری، کمیونزم اور سوشلسٹ انقلاب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ "اب اسلام کا حقیقی انقلاب برپا ہوگا۔ جس کی بنیاد حضرت بانیٔ سلسلہ علیہ السلام نے رکھی

ہے۔ یہ انقلاب اپنے کمال کو اس وقت پہنچے گا جب تمام بنی نوع انسان اسلام کو زندہ مذہب کے طور پر اختیار کرلیں گے۔ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ وہ وقت آنے والا ہے کہ جب اہلِ امریکہ ہی نہیں بلکہ روئے زمین پر بسنے والے تمام انسان اسلام کے حلقہ بگوش ہو کر سچے انسان بن جائیں گے۔"

اس سوال کے جواب میں کہ "انقلاب کب اپنے کمال کو پہنچے گا؟" حضور نے فرمایا۔ "ہماری جماعت کی دوسری صدی شروع ہونے میں چودہ پندرہ سال باقی ہیں۔ یہ دوسری صدی اسلام کی فتح کی صدی ہے اس صدی میں اسلام دنیا میں آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ یہاں تک کہ ساری دنیا پر چھا جائے گا۔"

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ "ہم یہ انقلاب کس طرح لائیں گے؟"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ——

"ہم تشدد سے نہیں بلکہ محبت، پیار اور بے لوث خدمت سے لوگوں کے دل جیت کر اسلام کی طرف مائل کریں گے۔" اس سلسلہ میں حضور نے مغربی افریقہ میں جماعت کی طبی اور تعلیمی خدمات کا ذکر فرمایا۔

ایک سوال کے جواب میں کہ "اسلام موجودہ زمانہ کے مسائل کس طرح حل کرے گا؟" حضور نے فرمایا ——"موجودہ زمانہ میں بے انصافی اور بد دیانتی کے باعث انسانیت کو مسائل درپیش ہیں اسلام انصاف اور دیانت داری کا علمبردار ہے اور اس میں کسی تفریق کا روادار نہیں۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک صحافی کے سوال کا جواب دیتے ہوئے جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتائج کے بارہ میں ارشاد فرمایا کہ "مذہب کا تعلق دل سے ہے ہم مقدور بھر کوشش کر رہے ہیں اور آہستہ آہستہ لوگوں کے دلوں پر اسلام کا اثر ہو رہا ہے اور ایک وقت ایسا آئے گا کہ ان کے دل مکمل طور پر اسلام کی شیریں اور حسین تعلیم کے اثر کو مکمل طور پر جذب کر چکے ہوں گے۔ اور اس وقت ان کے لئے اسلام قبول کرنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہے گا۔ جماعت احمدیہ نے اس عرصہ میں اس سے زیادہ ترقی حاصل کرلی ہے جتنی مسیح علیہ السلام نے اپنی پوری زندگی میں حاصل کی تھی۔"

مرد اور عورت کے درمیان مساوات کے سوال پر حضور نے فرمایا کہ "اسلام ہی وہ پہلا مذہب ہے جس نے عورت کو اس کے حقوق دلائے ہیں۔ اسلام نے ہر دو کے لئے مادی و روحانی ترقی کے دروازے کھولے ہیں اسلام بنیادی طور پر خداداد صلاحیتوں کے اعتبار سے عورت اور مرد میں کوئی فرق روا نہیں رکھنا چاہتا۔"

ایک نامہ نگار کے سوال پر کہ "کیا عورت امام بن سکتی ہے؟" حضور نے فرمایا کہ —— "اگرچہ مرد عورت کی طرح اپنی 'فطری مجبوری' کی بنا پر امام تو نہیں بن سکتی لیکن وہ اپنے حلقہ میں اخلاقی و روحانی ترقی کرکے لیڈر بن سکتی ہے لیکن اس سے اس کے حقوق میں کمی نہیں ہوتی بلکہ مرد بھی آزاد ہے اور عورت بھی کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں ترقی کرے۔"

اس کانفرنس کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ
بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ —— "عیسائیت اس دور
کے مسائل حل کرنے میں ناکام ہو رہی ہے کیونکہ وہ لوگوں
کا خدا کے ساتھ زندہ تعلق قائم نہیں کرا سکتی۔ یہ اہلیت
صرف اور صرف اسلام میں ہے۔ لیکن آج تمام مسائل کا
حل اس حقیقی اسلام میں ہے جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے
پیش کیا ہے۔" (الفضل یکم اکتوبر ۱۹۷۶ء)

پریس کانفرنس کے خوشکن اثرات

پریس کانفرنس جو ایک گھنٹہ دس منٹ تک جاری
رہی۔ اپنے نتائج و عواقب اور اثرات کے لحاظ سے بحمد
اللہ تعالیٰ بہت کامیاب ثابت ہوئی۔ نہ صرف یہ کہ اخبارات
اور ٹیلی ویژن کے نمائندے اس میں بڑی تعداد میں شریک
ہوئے بلکہ انھوں نے اس میں بڑی گہری دلچسپی لی اور
بڑی تعداد میں سوالات کئے اور پھر حضور ایدہ اللہ نے ان
سوالوں کے جو جواب دیئے ان سے بہت متاثر ہوئے
انھوں نے اخبارات میں حضور ایدہ اللہ کے فوٹوؤں کے
ساتھ پریس کانفرنس کی تفصیلی خبریں شائع کیں اور ان
میں حضور ایدہ اللہ کی عظیم شخصیت کے متعلق بھی اپنے
تاثرات کا اظہار کیا۔ مثال کے طور پر نیویارک کے نہایت
بااثر اخبار "نیویارک پوسٹ" نے چار کالمی عنوان کے
تحت جو تفصیلی خبر شائع کی اس میں حضور ایدہ اللہ
کے نمایاں فوٹو کے نیچے لکھا:۔
"حضرت احمد۔ موجودہ دور کے مسائل کا مکمل جواب"

اور خبر پر چار کالمی عنوان اس نے یہ جمایا:۔
"باہر دیکھو، وہ تمہاری تلاش میں ہے"
اس عنوان کے تحت اس نے لکھا:۔

"ایک بزرگ صورت، جن کا سر
پگڑی سے اور چہرہ خوبصورت ڈاڑھی
سے مزین ہے اور ایک دائمی مسکراہٹ
کی وجہ سے جن کا چہرہ ہمیشہ خنداں
نظر آتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ وہ ہر
امریکی شہری کو اسلام میں داخل کرنے
اور اسے مسلمان بنانے یہاں آئے ہیں
اسلام کی طرف منسوب ہونے والی
جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا حضرت
مرزا ناصر احمد نے امریکہ میں اپنی آمد سے
مطلع کرنے اور یہ اعلان کرنے کی غرض
سے کہ ان کی جماعت کا مقصد امریکہ میں
دھڑکنے والے ہر دل کو جیتنا اور فتح
کرنا ہے۔ گزشتہ دنوں والڈورف
اسٹوریا ہوٹل میں ایک پریس کانفرنس
سے خطاب کیا۔

خاکی لباس میں ملبوس آکسفورڈ
یونیورسٹی کے گریجوایٹ (یعنی حضرت
مرزا ناصر احمد) نے جن کے مسلم فرقے کے
دنیا بھر میں ایک کروڑ پیرو پائے جاتے
ہیں اور تبلیغ کے میدان میں پیش
پیش ہیں۔ اس امر کو تسلیم کیا کہ اس

دور رس مقصد کے حصول میں سالہا سال لگ جاتے ہیں تاہم انھوں نے فرمایا انھیں صبر و استقلال کی قوت عطا کی گئی ہے

آپ نے گفتگو کے وقت جملوں کے دوران ٹھہر ٹھہر کر مسکراتے ہوئے فرمایا۔ ہم دلوں کو محبت اور پیار سے جیتیں گے اور جب لوگوں کو اس حقیقت کا احساس ہو جائے گا کہ ہم محبت اور پیار سے دلوں کو جیتتے ہیں تو وہ ہمارے ساتھ آ شامل ہوں گے

حضرت (مرزا ناصر) احمد والڈورف الیسٹوریا ہوٹل کی تینتیسویں منزل کے ایک سویٹ (Suite) میں دیوار پر سنہری فریم میں لگی ہوئی ایک بڑی آئل پینٹنگ کے نیچے ایک مخملی صوفہ پر چند پیروؤں اور درجن بھر رپورٹروں میں گھرے بیٹھے تھے۔ آپ نے ایک گھنٹہ سے زائد عرصہ تک رپورٹروں کے سوالوں کے بڑی مہارت سے جواب دیئے۔ آپ نے فرمایا۔ کیپٹل ازم، کمیونزم اور عیسائیت سب ناکام ہو چکے ہیں اور اسلام ہی وہ مذہب ہے جو مغربی حصہ دنیا کو درپیش روحانی، معاشرتی اور سیاسی مسائل کا مکمل اور مثبت حل پیش کرتا ہے

حضرت مرزا ناصر احمد حضرت مرزا غلام احمد کے پوتے اور ان کے تیسرے خلیفہ ہیں جنہوں نے ۱۸۸۹ء میں ہندوستان میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی تھی۔ آپ آئندہ تین ہفتوں کے دوران امریکہ اور کینیڈا کے مختلف شہروں میں وہاں کے باشندوں تک اسلام کا پیغام پہنچائیں گے۔ ایک اطلاع کے مطابق آپ نے طویل سفر جماعت احمدیہ امریکہ کی دعوت پر اختیار کیا ہے جو شمالی امریکہ کے بیس سے زیادہ شہروں میں قائم ہے

امریکہ میں اس فرقہ کا نیشنل ہیڈ کوارٹر واشنگٹن ڈی سی میں واقع ہے اس ملک میں اس فرقہ کا آغاز خود اس کے اپنے شائع کردہ پمفلٹس کے مطابق ۱۹۲۰ء میں ہوا تھا تاہم اس کے امریکی پیروؤں کی تعداد اندازاً صرف ایک ہزار ہے۔ اس تحریک کا عالمی مرکز ربوہ میں ہے جو پاکستان میں واقع ہے اس کا دعویٰ یہ ہے کہ یہ دنیا بھر میں سینکڑوں مسجدیں ہسپتال اور سکول قائم کر چکی ہے۔"

(ترجمہ از "نیویارک پوسٹ" بابت ۹ اگست ۱۹۷۶ء)

ایک اور امریکی اخبار "ہڈسن ڈسپیچ" نے حضور ایدہ اللہ کی پریس کانفرنس کی روداد پر مشتمل اپنے نمائندہ خصوصی رچرڈ میئر (Richard Meyer) کی تحریر کردہ حسب ذیل خبر اپنے ۲۶ اگست کے شمارہ میں شائع کی :-

"نیویارک - ایک کروڑ احمدی مسلمانوں کے روحانی پیشوا حضرت مرزا ناصر احمد نے کل یہاں فرمایا: عیسائیت انسانیت کو درپیش مسائل حل کرنے میں ناکام ہو چکی ہے لیکن اسلامی تعلیم ان مسائل کو حل کرنے میں کامیاب ثابت ہوگی۔

آپ نے اپنی جماعت کے ہیڈ کوارٹر ربوہ (پاکستان) سے ڈرلیو یونیورسٹی میڈیسن جاتے ہوئے جہاں ۶، ۷، ۸ اگست کو جماعت احمدیہ امریکہ کا سالانہ جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ کل (۵ اگست کو) نیویارک میں رپورٹروں سے ملاقات کی (اور ان کے سوالوں کے جواب دیئے) جماعت احمدیہ بیس سے زیادہ امریکی شہروں میں اپنی شاخیں قائم کر چکی ہے۔

جماعت احمدیہ ۷۲ مسلمان فرقوں میں سے ایک فرقہ ہے۔ اس کی بنیاد آج سے ۸۷ سال قبل اس کے موجودہ پیشوا کے دادا نے ہندوستان میں رکھی تھی اس جماعت کے موجودہ پیشوا اقدس آپ حضرت مرزا ناصر احمد نے کل رپورٹروں کے ساتھ گفتگو کے دوران اس امر پر زور دیا کہ اسلام کے اہم اور بنیادی مقاصد میں سے ایک یہ ہے کہ ہر شخص کو یہ آزادی اور سہولت میسر ہونی چاہیئے کہ وہ اپنی جسمانی ذہنی، اخلاقی اور روحانی صلاحیتوں کو کامل طور پر نشوونما دے سکے۔

والڈورف الیسٹوریا ہوٹل میں ایک مخملی صوفہ پر تشریف فرما ہو کر آپ نے انگریزی میں اظہار خیال کرتے ہوئے انسانیت کی موجودہ حالت پر تبصرہ کے رنگ میں فرمایا - بنی نوع انسان اپنے مقصد کو فراموش کر بیٹھے ہیں اور وہ اس امر سے بے بہرہ ہیں کہ انہیں کس سمت میں بڑھنا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا عیسائیت کی طرح دو بڑی اقتصادی اور سیاسی تحریکیں یعنی سرمایہ داری اور اشتراکیت بھی انسانیت کی تکمیل کا فرض ادا کرنے میں پوری نہیں اتر سکی ہیں آپ نے فرمایا کیپٹل ازم اپنے حاصل کردہ منافع میں عوام کو شریک کرنے میں ناکام رہا ہے اور اس نے ایک رجعت پسند تحریک کی شکل اختیار کر

لی ہے اور جہاں تک کمیونزم کا تعلق ہے اس کے کرتا دھرتا ہر فرد کی "ضرورت" کو پورا کرنے پر تو زور دیتے ہیں لیکن لوگوں کے حقوق کا کوئی ذکر نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ ہر شخص کی صلاحیتوں کی کامل نشوونما ہونی چاہیئے۔ جب تک ہر شخص کی صلاحیتوں کی کامل نشوونما نہ ہوگی وہ اپنے حق سے محروم رہے گا۔

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ بنی نوع انسان کو اپنے مسائل محض انسانی ذرائع سے حل کرنے پر انحصار نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ روحانی ذرائع بھی اختیار کرنے چاہئیں آپ نے فرمایا۔ انسانیت کی فلاح لتعمیر و ترقی اور ہمہ جہتی صحت مندی کے لئے صرف عقل کافی نہیں ہے،

آپ کے بیان کے بموجب آج سے پچاس سال پیشتر امریکہ میں احمدیت کے آغاز کے بعد سے جماعت احمدیہ یہاں برابر ترقی کر رہی ہے چنانچہ اس کی کوششوں کے نتیجہ میں لوگ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔" (ترجمہ از "ہڈسن ڈسپیچ" یونین سٹی۔ نیوجرسی۔ بابت ۶ر اگست ۱۹۷۶ء)

امریکی اخبارات کے یہ دو اقتباسات بطور نمونہ یہاں درج کئے گئے ہیں ورنہ قریباً نو اخبارات نے حضور کے فوٹو کے ساتھ حضور کے ارشادات کو نمایاں طور پر شائع کیا اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام کا پیغام امریکہ کے لاکھوں اور کروڑوں باشندوں تک پہنچا۔ (الفضل ۱۲ر اکتوبر ۱۹۷۶ء)

ٹیلیویژن پر پریس کانفرنس کے مناظر

نیویارک ٹیلی ویژن نے بھی حضور کی پریس کانفرنس کے مناظر ٹیلی کاسٹ کئے۔ چنانچہ پریس کانفرنس کے دوران نصف گھنٹہ کی جو فلم رپورٹ تیار کی گئی تھی وہ پوری کی پوری ۱۸ر اگست کو ٹیلی ویژن پر دکھائی گئی اور اس طرح کئی لاکھ انسانوں نے ٹیلیویژن پر حضور کو اہل امریکہ تک اسلام کا پیغام پہنچاتے ہوئے دیکھا اور اس پیغام کو خود حضور کی آواز میں سنا۔ ٹیلی ویژن پر نصف گھنٹے تک پریس کانفرنس کے مناظر کا دکھایا جانا معمولی بات نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضور کی زبان اور بیان میں برکت ڈالی اور پھر حضور کے ارشادات کی امریکہ میں وسیع پیمانہ پر اشاعت کے خود ہی سامان کئے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور جسے وہ چاہتا ہے اپنے فضل سے نوازتا ہے۔ (الفضل ۲ر اکتوبر ۱۹۷۶ء)

اس طرح سے یہ پریس کانفرنس تبلیغی نقطۂ نظر سے نہایت کامیاب رہی جس کے نتیجہ میں لاکھوں بلکہ کروڑوں باشندگان امریکہ تک اسلام کا پیغام پہنچ گیا۔

استقبالیہ اور تبلیغ اسلام کا سنہری موقعہ

۵ر اگست کی شام کو جماعت ہائے احمدیہ ایسٹ کوسٹ

کی طرف سے حضور ایدہ اللہ کے اعزاز میں والڈورف الیسٹوریا ہوٹل کے جیڈ ہال (JADE HALL) میں ایک استقبالیہ دیا گیا۔ جس میں اقوام متحدہ کے بعض افسران، نیویارک کے نامور ڈاکٹرز، ریڈیو و ٹیلی ویژن کے نمائندے یونیورسٹی کے پروفیسرز، اور معزز شہری مدعو کئے گئے تھے۔ چنانچہ اس تقریب میں امریکہ، آسٹریلیا، کولمبیا، ایران، برازیل، مالٹا، سرینام، صمالیہ، اردن، انڈیا، پرتگال، روس بولیویا، ترکی، فرانس اور جنوبی افریقہ کی نامور ہستیوں نے بطور نمائندہ شرکت کی۔

اس تقریب میں کھانے کے علاوہ حضور ایدہ اللہ سے ہر شریک نمائندے کا تعارف ہوا۔ حضور نے ہر ایک سے باتیں کیں۔ ان کے سوالات کے جواب دیئے اور ہر ایک سے مشفقانہ اور پیارے انداز سے گفتگو فرما کر اس کے ذریعہ اسلام کی فضیلت ثابت فرمائی۔ جو نہ صرف دلچسپ تھی بلکہ ہر ایک کو محویت کے عالم میں ڈال دینے والی تھی۔ اس کے بعد دعوت میں شریک احباب کا حضور کے ساتھ ایک گروپ فوٹو ہوا۔ اس عظیم الشان استقبالیہ کے ذریعہ سارے امریکہ ہی نہیں بلکہ ساری دنیا کے بیشتر بڑے بڑے ممالک کے نمائندگان تک اسلام کا پیغام پہنچ گیا۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

• "اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم میں ایسے احکام دیئے ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر ہم زندگی کے ہر میدان میں ترقی کر سکتے ہیں۔"
• میڈیسن میں تشریف آوری
• والہانہ استقبال

ڈریو یونیورسٹی میں خطبہ جمعہ

مورخہ ۶ راگست کو نیویارک سے روانہ ہو کر سوا بارہ بجے ریاست نیوجرسی کے ایک مشہور شہر میڈیسن میں حضور ایدہ اللہ ورود فرما ہوئے۔ جہاں امریکہ کی مختلف ریاستوں سے آئے ہوئے چھ صد سے زائد احباب جماعت نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پرتپاک استقبال کیا اور مصافحہ کی سعادت پائی۔

میڈیسن میں تشریف آوری کے تھوڑی دیر بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈریو یونیورسٹی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمانے کے بعد نماز ظہر و عصر پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ نے تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد یہ قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیت تلاوت فرمائی:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

(المائدہ آیت ۱۰۶)

ترجمہ: اے مومنو! تم اپنی جانوں (کی حفاظت) کی فکر کرو۔ جب تم ہدایت پا جاؤ تو کسی کی گمراہی تم کو نقصان نہیں پہنچائے گی۔ تم سب نے اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے پس جو کچھ تم کرتے ہو وہ اس سے تمہیں آگاہ کریگا۔

پھر فرمایا۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ ایک شخص کی پہلی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنے نفس کی فکر کرے اور اس کا پورا پورا خیال رکھے۔"

اس سلسلہ میں حضور نے انسان کی خداداد صلاحیتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ـــــــ

"اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم میں ایسے احکام دیئے ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر ہم زندگی کے تمام میدانوں میں ترقی کر سکتے ہیں۔ قرآن سب سے عظیم کتاب ہے سب سے پیاری کتاب ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم یہ عہد کریں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کریں گے اور اس کی اطاعت سے کبھی روگردانی نہیں کریں گے اسی میں ہماری کامیابی کا راز مضمر ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اس زندگی میں روحانی طور پر ترقی کر کے اپنے آپ کو اس زندگی میں کامیابی کا اہل بنائیں جو کبھی ختم نہ ہو گی یعنی حیات الآخرۃ کو اپنا منتہائے مقصود بنا کر اس دنیا میں اعمال صالحہ بجا لائیں۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس فضل اور اس احسان کی قدر کریں اور اس کے احکام پر چل کر جو اس نے قرآن مجید میں ہمیں دیئے ہیں جسمانی، اخلاقی اور روحانی ترقیات کی منزلیں طے کرتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ (الفضل ۱۴ر اکتوبر ۱۹۷۶ء)

جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کی ۲۹ ویں سالانہ

کنونشن کا افتتاح

شہر کے میئر کی طرف سے حضور کو خوش آمدید

۲۶ اگست کو جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کا ۲۹ ویں سالانہ کنونشن میڈیسن میں شروع ہوا۔ جو امام جماعت احمدیہ کے بنفس نفیس تشریف لانے کی وجہ خاص تاریخی اہمیت کا حامل تھا۔

۷ بجے شام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا افتتاح فرمایا۔ افتتاحی تقریب کے شروع ہونے سے قبل میڈیسن کے میئر مسٹر رابرٹ ورین نے کنونشن ہال میں تشریف لا کر حضور کو اہلِ میڈیسن کی طرف سے خوش آمدید کہا اور حضور کی تشریف آوری کو یادگاری موقع قرار دیتے ہوئے میڈیسن سٹی کے تعارف

پر مشتمل ایک کتاب اور اس علاقہ کا ایک خوشنما پھول پیش کیا۔ حضور ایدہ اللہ نے ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جواباً قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ بطور تحفہ دیا۔ جو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔

افتتاحی تقریب میں حضور کی خدمت میں جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کی طرف سے برادر رشید احمد صاحب نیشنل امیر نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا جس میں حضور کی امریکہ میں تشریف آوری پر انتہائی دلی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے نظام خلافت سے وابستگی اور وفاداری کا یقین دلایا۔

سالانہ کنونشن کے افتتاحی خطاب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ نے مجھ ایسے عاجز انسان کو خلافت کے منصب پر فائز کیا ہے لیکن خدا تعالیٰ کو جس نے میرے کندھوں پر یہ عظیم ذمہ داری ڈالی ہے۔ اسے ہر قدرت اور طاقت حاصل ہے۔ وہی اپنی حکمت بالغہ کے ماتحت مجھے یہاں لایا ہے جماعت احمدیہ کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک جانشین یعنی خلیفہ امریکہ میں آیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے جس غرض کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا ہے اسے وہ بتدریج پورا کرتا چلا آرہا ہے"

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے جماعت اور اس کے کاموں کے بارہ میں فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں خلافت کا آسمانی نظام اس لئے قائم فرمایا کہ تا یہ جماعت اس نظام کی برکت سے ہر زمانہ میں خدائی تائید و نصرت کی مورد بنی رہے اور اسلام کو دنیا بھر میں غالب کرنے کی غرض سے قربانیاں دیتی چلی جائے۔ اس سے ظاہر ہے کہ خلافت کا نظام بہت عظمت اپنے اندر رکھتا ہے۔

یہ نظام آپ سب پر اللہ کی رحمت کو سایہ فگن رکھنے والا ہے اور اس کے فضلوں اور احسانوں کا آئینہ دار ہے۔ آپ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ نظام خلافت کی شکل میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو نعمت عطا کی ہے آپ اس کی قدر کریں اور خلافت کے ساتھ وابستہ رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کریں۔"

اس موقع پر حضور نے انگریزی زبان میں آواز بلند از حد جذب میں ڈوبی ہوئی وہ دعا مانگی جو حضور نے ربوہ میں جلسہ سالانہ ۱۹۶۹ء کے موقع پر مانگی تھی اور جو حال ہی میں کتابی شکل میں شائع ہو چکی ہے اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور اپنی قیامگاہ میں تشریف لائے۔ ۱۰ر اکتوبر ۱۹۷۶ء

کنونشن کے دوسرے روز ۴ بجے صبح نماز تہجد ادا کی گئی۔ نماز فجر اور درس القرآن کے بعد اطفال کے مابین تلاوت قرآن حکیم کا مقابلہ ہوا۔ جس میں عزیز لیسین تشریف آف یارک (پنسلوانیہ) نے بہترین تلاوت

جماعتہائے احمدیہ امریکہ کی ۲۹ویں سالانہ کانفرنس کے بعض مناظر

(منعقدہ ۶، ۷ اگست ۱۹۷۶ء بمقام میڈیسن سٹی نیوجرسی)

حضور ایدہ اللہ کانفرنس کا افتتاح فرمانے تشریف لا رہے ہیں۔

کانفرنس کے افتتاح سے قبل میڈیسن سٹی کے میئر مسٹر رابرٹ ورنن نے اہل شہر کی طرف سے حضور کا خیر مقدم کیا
میئر موصوف حضور کے ساتھ بیٹھے ہیں اور برادر الحاج محمد صادق صاحب قرآن مجید کی تلاوت کر رہے ہیں۔

کو اسی روز نو بجے صبح کنونشن کا تیسرا اجلاس ہوا جس کی صدارت (مردانہ نشست میں) مولوی محمد صدیق صاحب مشنری انچارج امریکہ نے فرمائی اور زنانہ نشست میں محترمہ شفیقہ سعید صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ امریکہ نے کی۔ مردانہ اجلاس میں برادر مظفر احمد صاحب امیر ڈویسٹ ریجن اور ڈاکٹر خلیل احمد صاحب ناصر نے مفید علمی و دینی تقاریر کیں۔ اور زنانہ نشست میں دیگر تقاریر کے علاوہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مستورات سے خطاب کرتے ہوئے مغربی لادینی ماحول سے حتی الامکان متاثر نہ ہونے اور اسلام کا عملی نمونہ پیش کرنے کی نصیحت فرمائی۔

حضور ایدہ اللہ کا کنونشن سے روح پرور خطاب

کنونشن کے آخری اجلاس سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطاب میں یہ آیت تلاوت فرمائی:-

"مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ
أَوْ أُنْثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ
فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً ۚ
وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُمْ
بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

(النحل آیت ۹۸)

ترجمہ: جو کوئی مومن ہونے کی حالت میں ایک اور مناسب حال عمل کرے گا مرد ہو یا عورت ہم اسے یقیناً ایک پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور ہم ان (تمام لوگوں) کو ان کے بہترین عمل کے مطابق (ان کے تمام اعمال صالحہ کا) بدلہ دیں گے۔

بعد ازاں حضور نے فرمایا کہ:- "۱۹۷۳ء میں میں نے جماعت کے سامنے صد سالہ احمدیہ جوبلی کا منصوبہ رکھا تھا۔ اسی عظیم منصوبہ کے تحت آج میں اس کنونشن کے موقع پر جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کی رہنمائی کے پیش نظر ایک چھوٹے سے منصوبے کا اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ اس منصوبے کا مقصد بیک وقت دو سمتوں میں آگے بڑھنا اور پیش قدمی کرتے چلے جانا ہے۔ ایک سمت کا تعلق نئی نسلوں کی تربیت سے ہے اور دوسری سمت کا تعلق اہل امریکہ کو اس مکمل تباہی سے بچانا ہے جو روئے زمین پر بسنے والے تمام بنی نوع انسان کے سروں پر منڈلا رہی ہے۔" منصوبے کے پہلے حصے کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا: "جہاں تک چھوٹے بچوں اور آئندہ نسلوں کا تعلق ہے۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم انہیں اسلام سکھائیں اور خالص اسلامی ماحول میں ان کی تربیت کریں تاکہ وہ بڑے ہو کر نوع انسان کی قیادت کا فریضہ ادا کر سکیں اور انہیں ہدایت کی راہوں پر چلانے والے ثابت ہو سکیں۔ جس منصوبہ کا اس وقت میں اعلان کر رہا ہوں اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ان پندرہ سٹیٹس میں جن میں ہماری باقاعدہ منظم جماعتیں قائم ہیں اور احمدی وہاں بھی کافی تعداد میں کسی نہ کسی شہر کے باہر زمینیں خرید کر وہاں تربیت گاہیں قائم کی جائیں۔" حضور نے فرمایا۔ "ان مراکز کی بنیادی غرض

جماعتہائے احمدیہ امریکہ کی سالانہ کنونشن

حضور ایدہ اللہ کنونشن کے افتتاحی اجلاس کی صدارت فرما رہے ہیں۔ حضور کے دائیں جانب مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ انچارج امریکہ اور بائیں جانب مکرم رشید احمد صاحب نیشنل امیر جماعتہائے احمدیہ امریکہ ہیں۔"
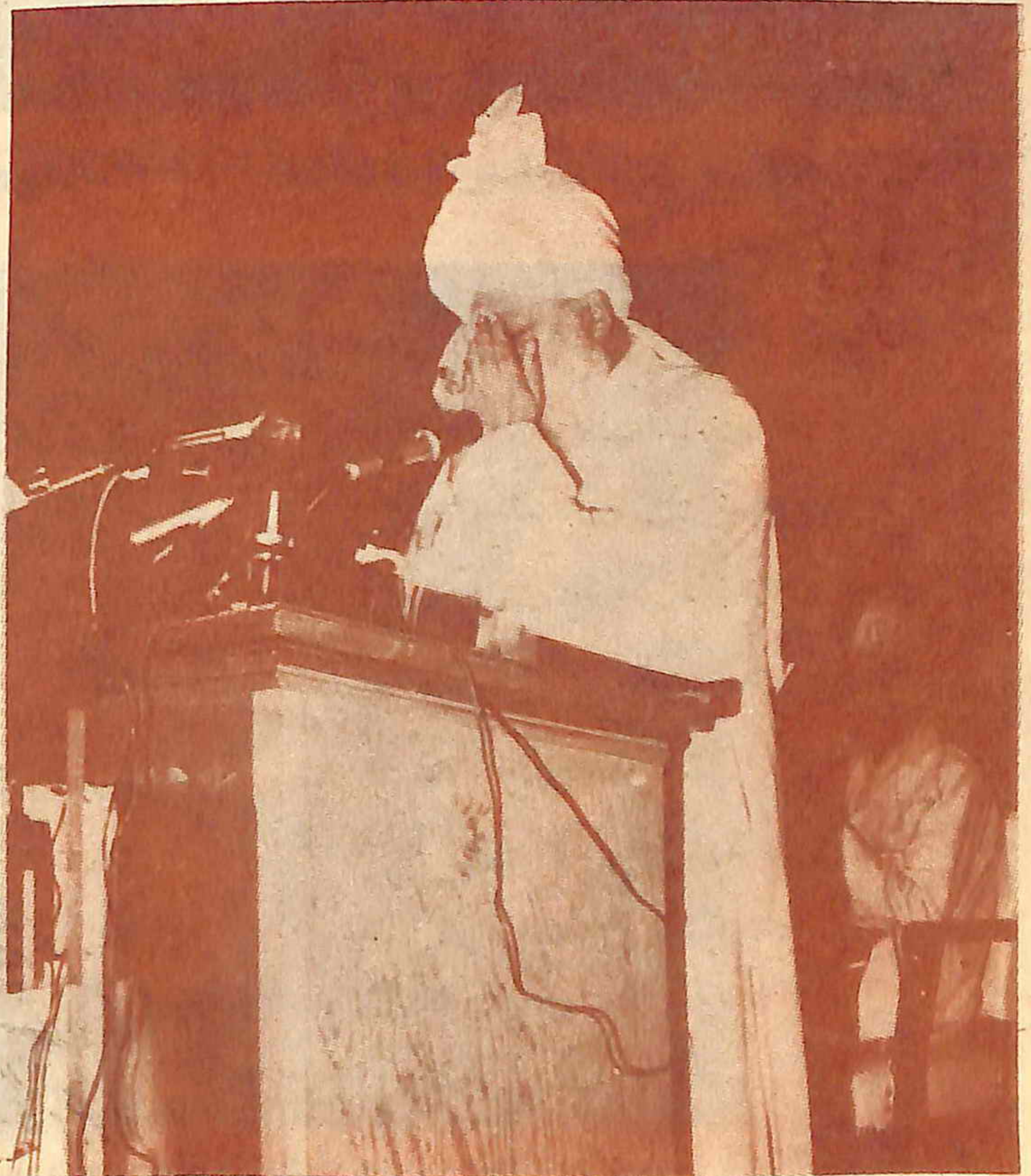
سالانہ کنونشن کے اختتام سے قبل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ دعا کر رہے ہیں

احمدی بچوں کا خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق پیدا کرنا ہے"
اس سلسلہ میں حضور نے بزرگوں کے کارناموں پر مشتمل چھوٹی چھوٹی کتابیں شائع کرنے اور اسلامی لٹریچر کی اشاعت کے لئے پریس کے قیام کا ذکر فرمایا۔
حضور نے تربیت کے سلسلہ میں جلسہ سالانہ میں امریکن نوجوانوں کی شمولیت اور اس کی برکات کا ذکر فرمایا۔
حضور نے فرمایا۔ کہ "اہل امریکہ کو اس مکمل تباہی سے بچایا جائے۔ موجودہ وقت میں خدا تعالیٰ سے دوری اختیار کرنے اور اس کے ساتھ تعلق منقطع کر لینے کے نتیجہ میں روئے زمین کے بنی نوع انسان کے سروں پر منڈلا رہی ہے۔" حضور نے فرمایا "خدا تعالیٰ سے یکسر منہ موڑ لینے اور اسے فراموش کر دینے کے نتیجہ میں دنیا مکمل تباہی کے کنارے پر آکھڑی ہوئی ہے۔ پیشگوئیوں میں بھی آخری زمانہ میں رونما ہونے والی ایک ہولناک تباہی کا ذکر آتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کا مقصد دنیا کو تباہ کرنا نہیں ہے بلکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ بنی نوع انسان ہر طرف سے منقطع ہو کر اس کی طرف واپس لوٹ آئیں اور اس کے ساتھ زندہ تعلق قائم کر کے اپنے آپ کو اس کی امان اور حفاظت کے نیچے لے آئیں۔ اس زمانہ میں انہیں مکمل تباہی سے بچانے کی ذمہ داری ہم پر ڈالی گئی ہے۔ اس لئے ہماری تمنا ہے کہ بنی نوع انسان خدا کی طرف واپس لوٹ آئیں۔ لیکن محض تمنا سے تو یہ عظیم کام سرانجام نہیں پا سکتا اس کے لئے ہمارے مردوں اور ہماری عورتوں سب کو اپنی استعداد کی آخری حد تک پوری پوری جدوجہد کرنا ہوگی۔ پھر یہ بھی یاد رکھیں کہ اللہ کا پیار سب سے بڑھ کر ہے اس کے پیار سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ امریکہ کی مادی تہذیب اپنی جگہ عظیم ہوگی لیکن ہمارے لئے نہیں جن کی نگاہ میں اللہ اور اس کے پیار سے بڑی کوئی چیز نہیں۔ اس لئے مختصر الفاظ میں میری نصیحت یہی ہے کہ مادی منافع اور مادی آسائشوں کے پیچھے بھاگنے والے نہ بنو بلکہ روحانی اموال اور روحانی منافع کے خواہاں بنو اور اپنی پوری ہمت اور پوری طاقت سے اس ذمہ داری کو ادا کرو جو خدا نے تمہارے کندھوں پر ڈالی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین!"

---

۷ اگست کو حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں جماعت احمدیہ نیو یارک کی طرف سے برادر بشیر افضل امیر جماعت احمدیہ نیو یارک نے کانسی کی پلیٹ پیش کی جس پر کندہ تحریر میں حضور کو امریکہ میں تشریف آوری پر "اہلاً و سہلاً و مرحباً" کہتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا کہ:-

"ہم نظام خلافت کے ساتھ دلی طور پر وابستہ رہتے ہوئے حضور کی آسمانی قیادت میں اسلام کے پرچم کو کرۂ ارض کے کونہ کونہ میں سربلند کرنے اور ہمیشہ ہی سربلند رکھنے میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔"

(الفضل ۸ اکتوبر ۱۹۷۶ء)

امریکی پریس میں غیر معمولی چرچا

بحمد اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی ۲۹ ویں سالانہ کنونشن اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی انتہائی پرکشش اور دل موہ لینے والی روحانی شخصیت کا امریکی پریس میں خوب چرچا ہوا وہاں کے اخبارات نے کنونشن کی روداد، اس کی روحانی فضا اور حضور ایدہ اللہ کی سنجیدہ و پروقار عظیم روحانی شخصیت اور اس کے انقلاب انگیز اثر پر حضور کے فوٹو کے ساتھ بہت تفصیلی نوٹ شائع کئے ان میں سے بعض کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

کنونشن کے انعقاد سے قبل برگن کاؤنٹی نیوجرسی سے شائع ہونے والے اخبار "دی ریکارڈ" نے ۶ اگست ۱۹۷۶ء کی صبح کو شائع ہونے والے شمارہ میں اپنے سٹاف رائٹر لینا شیرؤڈ (Lena Sherwood) کا درج ذیل نوٹ شائع کیا:۔

"حضرت احمد کے اس پہلے دورۂ امریکہ کا مقصد اس ملک میں اسلام کی اشاعت کرنا اور اسے پھیلانا ہے آپ کا کہنا یہ ہے کہ امریکی معاشرہ کی جملہ خرابیوں کا علاج اسلام پر عمل پیرا ہونے میں مضمر ہے......اس جماعت کے ایک ترجمان ڈاکٹر ماجد علی نے جو ٹی نیک میں ۱۳۱۱ انرڈیل روڈ پر رہتے ہیں بتایا کہ امریکہ میں احمدیوں کی تعداد تین ہزار کے قریب ہے ان میں سے چند سو نیوجرسی میں رہتے ہیں۔ جماعت احمدیہ اسلام کے دوسرے فرقوں مثلاً سنی (جن کی تعداد سب سے زیادہ ہے) شیعہ اور وہابیوں وغیرہ سے اصولی طور پر مختلف نہیں ہے۔ انھوں نے کہا البتہ یہ ایک حقیقت ہے کہ جماعت احمدیہ وہ واحد اسلامی جماعت ہے جو منظم بنیادوں پر دنیا بھر میں تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر رہی ہے۔ احمدیوں نے دنیا بھر میں تبلیغ اسلام کے پچاس فعال مراکز قائم کرنے کے علاوہ بڑی تعداد میں مساجد، ہسپتال اور سکول تعمیر کئے ہیں۔"

"دی نیوز" پیٹرسن نیوجرسی نے کنونشن کے معاً بعد کی اشاعت میں لکھا:۔

"احمدیوں نے اسلام کی تعلیم کی سختی کے ساتھ پابندی کرنے میں بہت نام پیدا کیا ہے اس جماعت نے جس کا قیام ۱۸۹۰ء میں عمل میں آیا تھا. تسو کے قریب ممالک میں اپنے مشن اور مراکز قائم کرنے کے علاوہ بہت سی مساجد تعمیر کی ہیں۔ جماعت احمدیہ امریکہ کے ساحلوں پر ۱۹۲۰ء میں قائم ہوئی تھی اس وقت کے بعد سے اس نے ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور کینیڈا دونوں ملکوں میں ایک ساحل سے دوسرے ساحل تک درجنوں مراکز قائم کئے ہیں ...... احمدی اسلامی تعلیمات کے زیر اثر دنیا کے مستقبل کے بارہ میں غیر متزلزل ایمان کے مشترک رشتہ میں باہم منسلک ہیں۔ حضرت مرزا ناصر احمد اسلام کے تبلیغی نظام میں وسعت پیدا کرنے کی غرض سے ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا دورہ فرما رہے ہیں آپ کی نگاہ میں امریکی معاشرہ کی انتہائی تکلیف دہ اور الجھی ہوئی گوناگوں خرابیوں کا واحد علاج اسلام ہے" (ترجمہ از "دی نیوز" پیٹرسن نیوجرسی ۔ ۱۴؍اگست ۱۹۷۶ء)

"ڈیلی ریکارڈ" نے اپنے ۸؍اگست ۱۹۷۶ء کے شمارہ میں اپنے نامہ نگار جان ملر (John - Mueller) کی ایک طویل رپورٹ شائع کرتے ہوئے جن خیالات کا اظہار کیا ان میں سے بعض کا ترجمہ درج ذیل ہے:-

"میڈیسن۔ سنجیدہ و پُر وقار بزرگ ہستی کی اقتداء میں دعا کرتے وقت بعض لوگوں پر اس درجہ رقت طاری ہوئی کہ بے اختیار ان کی آنکھوں سے بہہ پڑے ...... یہ بزرگ ہستی ہے حضرت مرزا ناصر احمد جو مسیح موعودؑ کے پوتے اور ان کے تیسرے خلیفہ اور جانشین ہیں اپنے ایک کروڑ احمدی پیرو کاروں میں سے ان چھ سو مندوبین کے لئے جو کنونشن میں شریک ہوئے آپ کا پیغام تھا کہ اسلام سے باہر نوع انسان کی فلاح و نجاح کی کوئی امید نہیں ہے ......

حضرت مرزا ناصر احمد نے فرمایا۔ حقیقت یہ ہے کہ عیسائیت دنیا کے مسائل حل کرنے میں یکسر ناکام ہو چکی ہے مہدی موعود نے (جو حضرت مرزا ناصر احمد کے دادا تھے) اعلان فرمایا تھا کہ وہ دنیا کے تمام مسائل کو اسلامی تعلیم کی روشنی میں حل کر دکھائیں گے ...... انھوں نے امن اور سلامتی

کے لئے بلند آواز میں دعا کی اور پھر (ہاتھ اٹھا کر) خاموشی سے دعا کرائی جس میں ان کے تمام پیروکار شریک ہوئے جس کے دوران دعا کرنے والوں کی ہچکیوں اور سسکیوں کی آوازیں آتی رہیں۔ اس منظر کو دیکھنے والے کسی بھی عیسائی پر یہ واضح نہ ہو سکا کہ یہ لوگ اپنے روحانی پیشوا کی زیارت پر خوشی کے جذبات کے زیر اثر مصروف گریہ ہیں یا ان کے عنقریب واپس تشریف لے جانے کے خیال سے رو رہے تھے۔"

(ترجمہ از "ڈیلی ریکارڈ" ۸ اگست ۱۹۷۶ء) الفضل ۷ اکتوبر ۷۶ء

امرائے جماعتہائے احمدیہ امریکہ کا اجلاس

۸ اگست کو دس بجے صبح ڈیٹن یونیورسٹی میں امراء جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کا دوسرا اجلاس ہوا جس میں پہلی تجویز مقامی احمدیوں کو مشنری ٹریننگ دینے کے متعلق تھی۔ حضور نے ایک کمیٹی مقرر فرما کر ایک سال کے اندر اندر رپورٹ پیش کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اسی طرح احمدیہ کلینکس کھولنے کی تجویز پر حضور نے فرمایا کہ مشن ہاؤسز میں کلینکس کھولے جا سکتے ہیں۔ ابتداء میں صرف تشخیص بیماری ہی کی جائے بعد میں حسب گنجائش علاج کی سہولتیں بھی مہیا کی جا سکتی ہیں۔"

نیز فرمایا کہ "یہ امر بہت ضروری ہے کہ ہم بین الاقوامی احساس کو زیادہ سے زیادہ فروغ دیں اور انسانیت کے جذبہ کو کبھی فراموش نہ ہونے دیں۔"

دوسری تجویز ملکیت جائداد اور اس کی دیکھ بھال کا انتظام کرنے کے سلسلہ میں تھی۔ حضور ایدہ اللہ نے ایک کمیٹی تشکیل دی۔ اس کے ساتھ ہی حضور مرکزی مشن ہاؤس میں لائبریری قائم کر کے اس میں سلسلہ کی کتب رکھنے کی تلقین فرمائی۔

اس اجلاس میں پیش کی جانے والی تیسری تجویز پر حضور نے اظہار رضامندی فرمایا کہ ہیڈکوارٹر علاقائی مراکز اور ہر امیر جماعت کے تحت تعلقات عامہ کا ایک علیحدہ شعبہ ہونا چاہیئے جو تبلیغ اسلام کی سرگرمیوں سے عوام کو مطلع کرے۔

اسی طرح حضور ایدہ اللہ نے ایک رسالہ کے اجراء، اسلامی عقائد سے متعلق لٹریچر، اہل علم شخصیات سے ذاتی تعلقات اور ریڈیو، اخبارات میں نشر و اشاعت کے ذرائع سے فائدہ اٹھانے کی تجاویز پر پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔

(الفضل ۷ اکتوبر ۱۹۷۶ء)

○

● "انشاء اللہ العزیز آئندہ سو سال میں دنیا کے ہر ملک اور ہر قوم کی غالب اکثریت اسلام قبول کرے گی۔"

ٹورنٹو (کینیڈا) میں پرتپاک خیر مقدم

پریس کانفرنس سے خطاب

حضور میڈیسن سٹی میں جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کے سالانہ کنونشن کے بعد ۸ راگست کو بذریعہ کار میڈیسن سے نیویارک پہنچے اور وہاں سے بذریعہ ہوائی جہاز چھ بجے شام ٹورنٹو کے والٹن ایرپورٹ پر پہنچے۔ جہاں کینیڈا کے طول و عرض سے آئے ہوئے پانچ صد احباب و خواتین نے حضور کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "ان آون دی پارک" (In on the Park.) نامی ہوٹل کی اکیسویں منزل میں قیام فرمایا۔

۹ راگست صبح دس بجے حضور نے اپنی قیام گاہ میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ ایک صحافی کے سوال کے جواب میں کہ "کیا آپ اپنی جماعت کا ہیڈ کوارٹر کسی اور ملک میں تبدیل کر رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا: ہرگز نہیں۔ ہم نے اس بارہ میں سوچا تک نہیں۔ یہ بات تو ہمارے تصور میں بھی نہیں آسکتی"۔

پھر ایک نامہ نگار کے دورۂ کینیڈا کا مقصد دریافت کرنے پر فرمایا کہ "میں لوگوں کو یہ ذہن نشین کرانا چاہتا ہوں کہ انسانی مسائل حل کرنے کے لئے محض عقل پر انحصار کرنے کی وجہ سے آئے دن نت نئے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ ان مسائل کو حل کرنے کا ذریعہ اس کائنات کو پیدا کرنے اور اسے ایک خاص نظام کے تحت چلانے والے خدا کی ہمہ قدرت و ہمہ طاقت ذات ہے۔ پھر ایک نامہ نگار کے سوال پر کہ کیا آپ لوگوں کا خدا سے زندہ تعلق قائم کرانے کے لئے انہیں مسلمان بنانا چاہتے ہیں؟

حضور نے فرمایا۔ "ہم ساری دنیا کے دل محبت، پیار اور بے لوث خدمت سے جیت کر انہیں مسلمان بنانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ گھانا، نائیجیریا، سیرالیون، گیمبیا اور لائبیریا میں لاکھوں کی تعداد میں ہم لوگوں کو مسلمان بنا چکے ہیں۔ اسی طرح ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ہم ایک دن اس ملک کے لوگوں کے دل بھی اسلام کے لئے جیت لیں گے"۔ ایک صحافی کے سوال پر جواب میں

ایک صحافی کے سوال پر کہ جماعت احمدیہ کینیڈا کی تعداد

دریافت کرنے پر حضور نے فرمایا۔ "دنیا بھر میں احمدیوں کی تعداد ایک کروڑ کے قریب ہے۔ کینیڈا میں ان کی تعداد ڈیڑھ ہزار سے زیادہ نہیں ہے۔ لیکن ابتداء میں تعداد کو اہمیت حاصل نہیں ہوتی۔"

حضور نے فرمایا۔ "ہم یقین رکھتے ہیں کہ اگلے سو سال کے اندر دنیا کی غالب اکثریت اسلام قبول کر لے گی"

چنانچہ ٹورنٹو سے شائع ہونے والے ہفت روزہ اخبار "حال پاکستان" نے ۱۵ اگست کی اشاعت میں لکھا:۔

"ٹورنٹو (حال پاکستان) جماعت احمدیہ کے امیر مرزا ناصر احمد نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا جس میں "حال پاکستان" کو بھی دعوت دی گئی تھی۔ دل و دماغ میں متضاد خیالات آ جا رہے تھے۔ ستمبر ۱۹۷۴ء میں ان کی جماعت کے بارہ میں نیشنل اسمبلی آف پاکستان نے تاریخی قرارداد پاس کی تھی...... اس زمانہ میں احمدیوں کے مال و جان کا بھی نقصان ہوا تھا۔ ہمارا خیال تھا کہ ان باتوں کی وجہ سے وطن عزیز کے بارہ میں ان کے خیالات میں کافی تبدیلی ہوئی ہوگی...... مگر ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ جب ہمارے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ربوہ سے جماعت کے مرکز کو بیرون ملک لے جانے کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ہم نے تو اپنے ملک پاکستان کے لئے ہمیشہ خون دیا ہے اور آئندہ بھی ہم اس کی حفاظت اور عزت کے لئے ہر قسم کی قربانی دیتے رہیں گے۔ ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ پاکستان کے ننانوے فیصدی لوگ ہم سے پیار کرتے ہیں اور ہم ان سے پیار کرتے ہیں۔ کسی قسم کی دشمنی کا خیال بھی نہیں کر سکتے۔ ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ہم کو صرف آئینی اور قانونی اغراض سے غیر مسلم کہا گیا ہے۔ آئین کی دفعہ ۲۰ کی رو سے ہمیں پوری آزادی ہے کہ ہم جو مذہب چاہیں اس کا اعلان کر سکتے ہیں اور اس کی تبلیغ بھی کر سکتے ہیں۔ آئین کی اس دفعہ پر پاکستان کو بجا طور پر فخر ہے۔" (ہفت روزہ "حال پاکستان" ٹورنٹو ۱۵ اگست ۱۹۷۶ء)

جماعتہائے احمدیہ کینیڈا کے امرائے کرام کا اجلاس

۹ اگست کو دن کے بارہ بجے قبل دوپہر امرائے جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا کا اجلاس حضور کی قیام گاہ

پر منعقد ہوا۔ جس میں کینیڈا میں مشن ہاؤس، مسجد اور تبلیغ کی ضرورت پر غور کر کے حضور نے جماعت کینیڈا کے خرچ پر مسجد تعمیر کرنے کی اجازت دے دی اور مبلغ بھجوانے کا وعدہ فرمایا۔ نیز ایک کمیونٹی سنٹر کے قیام کا بھی ارشاد فرمایا۔

چندوں کی وصولی کے سلسلہ میں حضور نے فرمایا۔

"سب دوست باقاعدگی سے چندہ ادا کریں اور مجبوری کی صورت میں خلیفۂ وقت سے باقاعدہ طور پر تخفیف کی اجازت لینی چاہیئے۔"

حضور نے اسی اجلاس میں احباب کو باہمی اتحاد و اتفاق کا نمونہ بننے اور مغربی ماحول کے بُرے اثرات سے بچنے کی اہمیت پر بہت زور دیا ـــ

ـــ اور خواتین اور مردوں کی صلاحیتوں کی نشوونما کے لئے اسلامی تعلیم کی قائم کردہ مساوات کا ذکر فرمایا۔

اسی اجلاس میں ہی حضور نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا وہ خواب سنایا جس میں حضورؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ:۔

"میں پانچ امریکہ میں رہ کر آیا ہوں
اور اب روس جاؤں گا۔"

حضور نے فرمایا کہ یہ خواب ایک رنگ میں آپ کے ذریعہ پورا ہو رہا ہے۔

اس کے ساتھ ہی حضور ایدہ اللہ نے احباب کو اسی سلسلہ میں ان پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا:۔

"ان پانچ سالوں میں شمالی امریکہ کے احمدیوں پر بہت عظیم ذمہ داریاں عائد ہونے والی ہیں۔ آپ اسی طرح قربانیاں کرنے اور ذمہ داریاں نبھانے کے لئے تیار ہو جائیں جس طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اور ان کے بعد آنے والوں نے اسلام کی سربلندی کی خاطر دی تھیں اور ذمہ داریاں نبھائی تھیں۔" (الفضل ۱۳ اکتوبر ۱۹۷۶ء)

اسی روز یعنی ۹ اگست کو حضور ایدہ اللہ نے ۵۰ احباب جماعت سے جماعت وار ملاقات فرمائی اور اس کے بعد کمیونٹی سنٹر کے قیام کے سلسلہ میں ٹورنٹو سے تیس میل شمال میں ارورا ٹاؤن شپ میں مشن اور مسجد کے لئے جگہ کا معائنہ فرمایا۔

جماعت احمدیہ کینیڈا کی طرف سے استقبالیہ اور ایڈریس

۹ اگست کی شام کو جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا نے حضور کے اعزاز میں ایک عشائیہ دیا جس میں ایڈریس پیش کرتے ہوئے مکرم خلیفہ عبدالعزیز صاحب نیشنل امیر جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا نے ۹ اگست کو جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا کے لئے تاریخ ساز دن قرار دیا اور حضور کے دورِ خلافت کی مختصر تاریخ بیان کرتے ہوئے حضور کی اسلامی خدمات کو سراہا اور حضور ایدہ اللہ کے ساتھ الٰہی تائیدات کا ذکر فرمایا۔

اس کے علاوہ انہوں نے جماعت احمدیہ کینیڈا

کی تربیتی ضرورت کے پیش نظر گزارش کی کہ یہاں جماعت کے علماء کو زیادہ سے زیادہ آنا چاہیئے تا کہ وہ احباب جماعت کی تربیت میں حصہ لے سکیں اور اسی طرح زیادہ سے زیادہ احباب جماعت کو ربوہ جانا چاہیئے۔ اس کے علاوہ مشن ہاؤس اور تعمیر مسجد نیز مرکز سے لٹریچر کینیڈا بھجوانے کی درخواست کی۔

آخر میں حضور سے مکمل اطاعت اور وفاداری کا یقین دلاتے ہوئے کہا کہ ہم پہلے بھی خلافت کی اطاعت بجا لاتے رہے ہیں اور انشاء اللہ العزیز آئندہ بھی خلیفۂ وقت کے ہر حکم پر اخلاص اور پورے جذبہ و جوش کے ساتھ لبیک کہیں گے۔"

اس ایڈریس کے بعد حضور نے احباب جماعت سے ایک بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

"جہاں تک ظہور مہدی کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا تعلق ہے یوں تو سارے ہی فرقے ان کے وارث ہیں لیکن دو گروہ ایسے ہیں جو ظہور مہدیؑ پر بہت پختہ ایمان رکھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ان احادیث کو خاص اہمیت دیتے ہیں۔ ان میں سے ایک شیعہ حضرات ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ امام مہدی آئے تھے۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد غائب ہو گئے اور آخری زمانہ میں اب پھر آئیں گے۔ ان کے نزدیک مہدیؑ کا مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل مبعوث ہونے والے تمام

حضور نے مہدی علیہ السلام کے متعلق فرمایا

"اس زمانہ کے نئے مسائل حل کرنے کے لئے حضرت مہدی علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے علم حاصل کر کے قرآن کریم کی جو نئی تفسیر کی وہ ہمارے ہاتھ میں ہے۔ ہماری ایک اہم ذمہ داری یہ ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا گہری نظر سے بار بار مطالعہ کر کے اس نئی تفسیر سے مستفیض ہوں اور دنیا کے سامنے اس کے نئے مسائل کا حل پیش کریں۔ ان مسائل کا حل حضرت مہدی علیہ السلام کی بیان کردہ تفسیر قرآنی کی روشنی میں حقیقی اسلام پر عمل پیرا ہونے میں مضمر ہے۔"

حضور نے فرمایا کہ قرآن کا خاص اعجازی پہلو یہ ہے اور اسے اللہ تعالیٰ نے ان معنوں میں بھی ہر لحاظ سے کامل شریعت بنایا ہے کہ یہ اس بدلتی ہوئی دنیا میں قیامت تک پیدا ہونے والے نئے سے نئے مسائل کو حل کرتا چلا جائے گا۔

حضور نے فرمایا۔ دراصل قرآن کریم "مبین" ہے اس لحاظ سے کہ اس کے بعض حصے بالکل واضح ہیں اور ان میں جن مسائل کو حل کیا گیا ہے انہیں ہر شخص خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم آسانی سمجھ سکتا ہے ادھر ہر زمانہ — اور ہر صدی انسان کے لئے نئے مسائل پیدا کرتی ہے۔ ان مسائل کے حل کے لئے ہی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے بعض حصوں کو کتاب مکنون قرار دیا ہے۔ آگے فرمایا۔ "لَا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ" (الواقعہ: ۸۰) یعنی اس (کتاب مکنون) کی حقیقت کو وہی لوگ پاتے ہیں جو مطہر ہوتے ہیں۔ اس زمانہ

میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی ایسی تفسیر بیان کی ہے جس میں اس زمانہ کے مسائل کا حل موجود ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چونکہ صرف چودھویں صدی کے ہی مجدد نہیں ہیں۔ بلکہ آپ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ آپ الفِ آخر یعنی پورے ہزار سال کے بھی مجدد ہیں اس لئے آپ کی کتب میں جو قرآن مجید کی تفسیر پر مشتمل ہیں۔ آئندہ ہزار سال تک پیدا ہونے والے مسائل کا حل بیج کے طور پر موجود ہے

حضور نے عقل پر کلی انحصار کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے متعدد لاینحل مسائل کی طرف اشارہ کرنے کے بعد بتایا کہ یہ خدا تعالیٰ سے منہ موڑنے اور محض عقل پر کلی بھروسہ کرنے کا ہی نتیجہ ہے کہ بنی نوع انسان غیر شعوری طور پر ہولناک تباہی کی طرف بڑھے چلے جا رہے ہیں۔

حضور نے احباب کرام کی اہم ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا۔ آپ نوع انسان کو مکمل تباہی سے بچانے کی خاطر اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا مال اور اپنا وقت دیتے چلے جائیں اور یہ کبھی نہ بھولیں کہ جو لوگ خدا کی راہ میں اپنے اموال خرچ کرتے ہیں خدا انہیں اس دنیا میں بھی خسارہ میں نہیں رہنے دیتا۔ ہر چند کہ ۱۹۷۴ء میں جماعت کے دوستوں کو کروڑوں روپے کا نقصان برداشت کرنا پڑا لیکن خدا نے انہیں اپنی جناب سے اتنا دیا کہ انہی لوگوں نے جن کے اموال اور جائیدادیں تلف ہو گئی تھیں۔ پہلے کی نسبت سات لاکھ روپے زیادہ چندہ بھجوایا لوگ کہتے ہیں کہ احمدی بڑے مالدار ہیں حالانکہ ہماری دولت پونڈ اور ڈالر نہیں ہیں بلکہ ہماری دولت تو وہ محبت بھرے دل ہیں جو احمدیوں کے سینوں میں دھڑک رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا دنیا والے ہماری خوشیاں نہیں چھین سکتے۔ بایں ہمہ ہمیں کہا گیا ہے کہ جس چیز کو ہاتھ لگاؤ گے۔ اس میں برکت رکھ دی جائے گی۔ اور جب بھی تم خدا کا دروازہ کھٹکھٹاؤ گے تمہارے لئے کھولا جائے گا۔ بڑی بشارتیں ہیں جو ہمیں دی گئی ہیں لیکن یہ کبھی نہ بھولو کہ بشارت اپنے ساتھ ذمہ داریاں لاتی ہے اور وہ اس وقت ہی پوری ہوتی ہے جب ذمہ داریوں کو ادا کیا جائے

حضور نے حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا بار بار اور بالاستیعاب مطالعہ کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا۔ قرآن مجید اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتب جو اس زمانہ کی ضرورت کے مطابق قرآن مجید کی تفسیر پر مشتمل ہیں ایک بیش بہا خزانہ ہیں ان میں موجودہ زمانہ کے مسائل کا حل موجود ہے ہمارا یہ فرض قرار دیا گیا ہے کہ ہم اپنے مقام کو پہچانیں اور موجودہ زمانے کے مسائل کا حل دنیا کے سامنے پیش کر کے اسے اس مکمل تباہی سے بچائیں جو بنی نوع انسان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑی ہے اور پھر انہیں تباہی سے بچانے کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور مسلسل دعائیں کریں کیونکہ احمدیت کے طفیل اس زمانہ میں قبولیت دعا کا نشان ہمیں عطا کیا گیا ہے۔

حضور نے اپنے اس پر معارف اور بصیرت
افروز خطاب کو اس دعا پر ختم کیا کہ اللہ تعالیٰ
ہر احمدی کو اپنا مقام پہچاننے اور اس کے مطابق اپنے
فرائض اور ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی توفیق عطا کرے۔
(الفضل ۱۵؍اکتوبر ۱۹۷۶ء)

مشہور مقامات کی سیر

۱۰ اگست کو اونٹاریو پلیس اور ٹاور کی سیر
اور ۱۱ اگست کو حضور نے نیاگرا آبشار کا نظارہ فرمایا

استقبالیہ تقریب

اسی روز ظہر و عصر کی نمازوں کے بعد حضور
ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ نے مردانہ اور زنانہ
علیحدہ علیحدہ استقبالیہ ڈنرز میں شرکت فرمائی۔ مردانہ
ڈنر میں کینیڈا کی مرکزی اسمبلی کے بعض ممبران،
صوبائی اسمبلی کے بعض اراکین، ٹورنٹو شہر کے ممبران
و افسران، نامور وکلاء، ڈاکٹرز، صنعتی اور تجارتی
اداروں کے متعدد سرکردہ احباب، صحافی، نیز یونائیٹڈ
چرچ کے نمائندگان وغیرہ اڑھائی صد کی کثیر تعداد
میں اس ڈنر میں شامل ہوئے۔ مہمانوں کا باری باری
حضور سے تعارف کرایا گیا۔ کھانے کے بعد حضور نے
جملہ مہمانوں سے مختلف موضوعات پر تبادلۂ خیالات
فرماتے ہوئے مختلف شعبہ ہائے زندگی میں اسلام کی
پرحکمت تعلیم اور اس کی فضیلت پر روشنی ڈالی۔
پونے دس بجے شب تک یہ سلسلہ جاری رہا
اس کے بعد حضور گیارہ بجے شب تک احباب جماعت
میں رونق افروز ہو کر انہیں حقائق و معارف سے
نوازتے رہے (الفضل ۱۴؍اکتوبر ۱۹۷۶ء)

---

۱۱ اگست کو حضور ایدہ اللہ امریکہ کے لئے
روانہ ہونے سے قبل نیاگرا فالز سے چھ میل دور
کوئنسٹن پارک میں احباب جماعت کے ساتھ ایک
پکنک کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور ساڑھے
چار بجے تک احباب جماعت کے درمیان ہشاش
بشاش بیٹھے اور کمال خوش طبعی کے انداز سے
گفتگو فرماتے رہے۔ اس کے بعد حضور امریکہ کے
لئے روانہ ہوئے اور دوبارہ واشنگٹن تشریف لائے
۱۲ اگست کو حضور نے اس الوداعی تقریب
میں شرکت فرمائی جو احمدیہ مشن امریکہ نے دی تھی۔
جس میں دانشوروں اور دیگر معززین شہر نے کثیر
تعداد میں شرکت کی۔ ۱۳ اگست کا دن حضور نے
انتہائی مصروفیت سے گزارا۔ حضور نے احمدیہ مشن
میں نماز جمعہ پڑھائی۔
خطبہ جمعہ میں حضور نے احباب جماعت امریکہ
کا شکریہ ادا کیا اور ان کی دلی محبت، اخلاص اور
نظام خلافت سے وابستگی کو سراہا۔ حضور نے
انہیں اسلامی ضابطہ حیات یعنی قرآن مجید کے تمام
احکام پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ حضور نے احباب و

خواتین کو ماحول کے مادی اثرات سے بچنے کا ارشاد فرمایا۔ خواتین کو پردہ کی مزید پابندی کی تحریک فرمائی حضور نے احباب کو جماعتی چندوں کی اہمیت کی طرف بھی توجہ دلائی۔ آخر میں حضور نے جلسہ سالانہ جنوری ۲۸ء کے موقع پر کی گئی دعائیں دوہرائیں جو اثر و جذب میں ڈھلی ہوئی تھیں۔

"واشنگٹن پوسٹ" کے نمائندہ سے ملاقات

۱۳ اگست کو حضور نے امریکہ کے مشہور روزنامہ "واشنگٹن پوسٹ" کے نمائندہ کو شرف ملاقات بخشا۔ نمائندہ کے سوال پر آپ نے اپنے دورہ کی تفصیل بیان فرمائی۔

انتخاب خلافت کے بارے میں نمائندہ کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔

"۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو میرا بطور خلیفہ انتخاب ہوا خلیفہ کا انتخاب ایک مجلس کرتی ہے جسے مجلس انتخاب خلافت کہتے ہیں۔ اس کی حیثیت (الیکٹورل کالج) کی ہوتی ہے۔ اور خلیفہ عمر بھر اس منصب پر فائز رہتا ہے۔

جماعت احمدیہ کے قیام کے آغاز کے متعلق نمائندہ نے دریافت کیا۔ تو حضور نے جواباً فرمایا۔

"جماعت احمدیہ کی بنیاد آج سے ۸۶ سال قبل خدا تعالیٰ کے ایک ایسے بندے نے خدائی حکم کے ماتحت رکھی تھی جسے کوئی نہ جانتا تھا۔ وہ عبادت میں مصروف رہتا۔ خدا تعالیٰ نے اپنے اس بندہ کو مسیح اور مہدی کے منصب پر فائز کیا اور اسلام کو ساری دنیا میں پھیلانے کا ایک عظیم کام اس کے سپرد کیا اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کی قائم کردہ جماعت کی شاخیں مشرق و مغرب میں قائم ہو چکی ہیں

حضور نے اس نمائندہ کے استفسار پر کینیڈا کے لوگوں کو یہ پیغام دیا کہ :-

"انسان، انسان سے محبت کرنا سیکھے"

نیز آپ نے فرمایا کہ ایک صدی کے اندر اندر امریکہ میں رہنے والوں کی غالب اکثریت ہی اسلام کی حسین اور دل موہ لینے والی تعلیم کی گرویدہ ہو کر جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں حلقہ بگوش اسلام ہو جائے گی"

نامہ نگار نے احمدیوں کی تعداد کے بارہ میں سوال کیا تو حضور نے فرمایا۔ امریکہ میں احمدی ابھی چند ہزار سے زیادہ نہیں ہیں لیکن شروع میں تعداد کو اہمیت حاصل نہیں ہوتی۔ اہمیت اس بات کو حاصل ہوتی ہے کہ فضا میں بتدریج تبدیلی رونما ہو رہی ہے یا نہیں"

ایک اور سوال کے جواب میں فرمایا :- "بنیادی صداقت کبھی نہیں بدلا کرتی۔ اسلام ہر زمانہ کی ضرورت کے مطابق اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ نئی توجیہات کے مطابق نئے مسائل کو حل کرتا چلا آرہا ہے"

حضور ایدہ اللہ کے کامیاب دورۂ امریکہ کا اختتام

۱۳؍ اگست کو حضور کے حالیہ دورۂ امریکہ کے اختتام پر جماعت احمدیہ امریکہ نے واشنگٹن کے شیریٹن کارلٹن ہوٹل میں عظیم الشان الوداعیہ کا اہتمام کیا۔ جس میں سفارتی نمائندوں، اعلیٰ افسران اور متعدد دیگر معززین مدعو تھے۔ حضور کا ان سے تعارف کرایا گیا۔ نیز حضور نے ان سے مختلف موضوعات پر گفتگو فرمائی۔

۱۴؍ اگست کو حضور میری لینڈ اور ریاست ورجینیا کی سرحد پر واشنگٹن سے اسی میل دور واقع ایک پرفضا تاریخی مقام موسوم بہ ہارپرز فیری کی سیر کے لئے تشریف لے گئے۔

امرائے جماعتہائے احمدیہ امریکہ کا تیسرا اجلاس

۱۴؍ اگست کو واشنگٹن میں حضور کی زیر صدارت امریکہ کے امرائے جماعت احمدیہ کا تیسرا اجلاس ہوا جس میں گزشتہ اجلاسات کے زیر غور آنے والے امور کے فیصلہ جات پیش ہوئے۔ جو درج ذیل ہیں :-

(۱) شکاگو کا مشن ہاؤس فروخت نہیں کیا جائیگا اور اس کے ایک حصہ کو لائبریری میں منتقل کر دیا جائیگا۔

(۲) واشنگٹن مشن ہاؤس کی موجودہ عمارت کو بھی فروخت نہ کرنے کا فیصلہ ہوا۔ نیز نیا مشن ہاؤس تعمیر کرنے کی حضور نے ہدایت فرمائی۔

(۳) ہر ریاست میں جہاں منظم جماعتیں قائم ہیں پندرہ سے بیس ایکڑ تک زمین خرید کر احمدیوں کے ہاتھ فروخت کر کے وہاں انہیں آباد کیا جائے۔ اور کمیونٹی سنٹر قائم کئے جائیں۔ تاہم ابتداء میں صرف ایک یا دو کمیونٹی سنٹرز قائم کئے جائیں۔

(۴) ملکیت جائیداد کے لئے مشکلہ کمیٹی کو کمیونٹی سینٹرز کے لئے زمین کا ذمہ دار قرار دے کر چھ ماہ کے اندر اندر رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت کی گئی۔

(۵) مشن کی آمد کو بڑھانے کے لئے امراء کو ہدایت کی گئی کہ وہ ہر رکن سے اس کی آمدنی دریافت کر کے بجٹ تیار کیا جائے۔

(۶) قرآن مجید کے پچاس ہزار نسخے امریکہ میں تقسیم کرنے کا انتظام کیا جائے۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امراء سے

مخاطب ہو کر ان کی اور ان کی آئندہ نسلوں کی تربیت
کے لئے اپنے فکر کا اظہار کرتے ہوئے ان کی کامیابی
اور مضبوطی کے لئے دعا فرمائی اور جلسہ سالانہ پر
بکثرت آنے کی دعوت دی۔ اس کے ساتھ ہی حضور
نے فرمایا کہ "جلسہ سالانہ پر آنے کی وجہ سے چندوں
میں کمی کا رجحان پیدا نہیں ہونا چاہیئے۔ جو مال بھی تم
خدا کی راہ میں دو گے۔ اس سے کہیں بڑھ کر خدا تعالیٰ
اسی دنیا میں تمہیں مزید اموال عطا کرے گا۔ اور
آخرت میں جو اجر ملے گا۔ اس کا تو کوئی اندازہ
ہی نہیں۔ اور ۱۹۷۴ء کے حالات کی طرف اشارہ
کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ "جن بھائیوں کے آج
سے دو سال قبل لاکھوں کے نقصان ہوئے تھے۔
خدا تعالیٰ نے نہ صرف اس نقصان کو ہی پورا کیا بلکہ
پہلے سے کہیں بڑھ کر انہیں مال عطا فرمایا ہے۔
خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے
اجتماعی دعا کرائی اور اس کے ساتھ ہی یہ اجلاس
اختتام پذیر ہو گیا۔

آخرکار ۱۵ اگست کا وہ دن بھی آ گیا۔ جب کہ حضور
کو اپنے امریکن خدام سے رخصت ہونا تھا۔ چنانچہ اس
روز حضور نے سارا وقت اپنے ان محبوں میں باتیں
کرتے اور انہیں قیمتی حقائق و معارف و نصائح
سے مالا مال کرتے گزارا اور ۴½ بجے شام ہزاروں
احمدیوں کی دعاؤں اور خوشی و اداسی کے جذبات
کی لہروں میں امریکہ کو الوداع کہا اور واشنگٹن کے
ہوائی اڈہ سے عازم لندن ہو گئے۔ الحمدللہ!

○

اہلِ امریکہ کا سب سے بڑا المیہ اور اس کا اصل مداوا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے دورۂ امریکہ کا ایک تابناک پہلو

(جناب مسعود احمد دہلوی۔ ایڈیٹر الفضل۔ ربوہ)

مَیں کیوں نہ اپنے پروردگار کے احسانات بے پایاں کو یاد کر کے اس کا شکر بجا لاؤں جبکہ اس نے مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس دورے میں حضور کی ہمرکابی کا شرف بخشا جسے بلاشبہ تاریخ احمدیت کے ایک نہایت ہی اہم، انتہائی دُور رس نتائج کے حامل اور کایا پلٹنے والے انقلاب آفریں واقعہ کی حیثیت حاصل ہے۔ حتیٰ کہ اس زمانہ میں اس کی غیر معمولی عظمت و اہمیت کا بہ تمام و کمال اندازہ لگانا ممکن ہی نہیں ہے۔ البتہ جوں جوں وقت گزرتا اور زمانہ کروٹیں بدلتا چلا جائیگا۔ اس کی عظمت و اہمیّت کے نت نئے پہلو نمایاں ہوتے چلے جائیں گے اور آنے والی نسلیں اس کی عظمت و اہمیت اور اس کے طیّب و شیریں ثمرات کا احسان مندی کے رنگ میں اعتراف کرتی چلی جائیں گی۔

اس تاریخ ساز دورے کی عظمت و اہمیّت کے بعض درخشندہ پہلوؤں پر مَیں ان مفصل رپورٹوں میں روشنی ڈال چکا ہوں جو قبل ازیں سلسلہ وار روزنامہ الفضل میں شائع ہوتی رہی ہیں۔ ان کا اعادہ کئے بغیر فی الوقت مَیں اس دَورے کے ایک اور تابناک پہلو پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔ اس پہلو کا تعلق اہل امریکہ کے سب سے بڑے المیہ اور اس دورے کے ذریعہ منصۂ شہود پر آنے والے اس کے حقیقی مداوا سے ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے مقرر کردہ خلیفہ راشد کو پہلی بار امریکہ لے ہی اس لئے گیا تھا کہ حضور وہاں اہل امریکہ کو ان کے سب سے بڑے المیہ سے آگاہ کر کے اس کا حقیقی مداوا ان پر آشکار کریں۔ اور اس طرح انہیں کشتیٔ نوح میں سوار کرا کے امن و عافیت اور حقیقی خوشی و خوشحالی کے جزیرے میں بحفاظت پہنچانے کا انتظام فرمائیں۔

اس میں شک نہیں آج امریکہ دنیا کا سب سے زیادہ مالدار اور سب سے زیادہ طاقتور ملک ہے۔ بالخصوص سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں اس نے ایسی حیران کُن ترقی کی ہے کہ آسمانوں کی بلندیوں اور زمین کی اتھاہ گہرائیوں کے احوال و کوائف کی چھان بین اس کے لئے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ کائنات ارضی و سماوی کی خلاؤں کو چیر کر اس میں دور تک پھرنا اور وہاں کی خبریں وہیں سے چشم زدن میں کرۂ ارض پر بھیجنا

خلانوردوں کا آئے دن کا مشغلہ ہے۔ ایسی حیران کن ترقی کے باوجود یہ تلخ حقیقت اپنی جگہ قائم ہے کہ کائنات کی خلاؤں میں محو پرواز رہ کر انہیں مسخر کرنے کا عزم کرنے والی یہ عظیم قوم خود کرۂ ارض پر ایک نہایت ہی مہیب خلاء میں بھٹک رہی ہے۔ اور نفسانی خواہشات کی اسیری میں اپنے دن گزار رہی ہے۔ یہ الزام یا اتہام نہیں بلکہ ایک ایسی حقیقت ہے۔ کہ خود وہاں کے دانشور اس کا برملا اعتراف کرنے پر مجبور ہیں اور اس خیال سے بے حد پریشان ہیں کہ اس مہیب روحانی خلاء سے انہیں رہائی کب اور کیونکر نصیب ہوگی یا اس مہیب خلاء میں گم ہو کر کالعدم ہونا ان کا مقدر بن چکا ہے۔

چنانچہ آج سے چند سال پیشتر امریکہ کے مشہور عالم عیسائی مناد ڈاکٹر بلی گراہم کا ایک مضمون "I do have a social Gospel" کے زیر عنوان انگلستان کے ایک عیسائی رسالہ میں شائع ہوا تھا۔ جس میں انہوں نے بعض بڑے نامی گرامی امریکی دانشوروں کے ایسے بیانات شائع کئے تھے جن میں انہوں نے اس مہیب روحانی خلاء اور اس کے نتیجہ میں رونما ہونے والی انتہائی ناگوار صورت حال پر گہری تشویش کا اظہار کیا تھا۔ ڈاکٹر بلی گراہم نے اپنے اس مضمون میں لکھا تھا:۔

"لوگوں میں روحانی نقطۂ نگاہ سے جو کھوکھلا پن پایا جاتا ہے وہ اپنی جگہ کہ بہت بڑے مسئلہ کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ مشہور امریکی ناول نگار ارنسٹ ہیمنگ وے (Ernest Hemingway) نے اپنی وفات سے تھوڑا ہی عرصہ قبل کہا تھا "میں ایک خلاء میں زندگی بسر کر رہا ہوں اور اپنے آپ کو اس ریڈیو ٹیوب کی طرح اکیلا اور افسردہ محسوس کرتا ہوں جس کی بیٹری ختم ہو چکی ہو اور اس پہ طرہ یہ کہ کوئی اور کرنٹ بھی موجود نہ ہو۔ جسے گزار کر اس میں زندگی کی رَو از سر نو دوڑائی جا سکے"۔

اسی طرح مشہور آسٹروی ماہر نفسیات کارل جنگ (Karl Jung) نے اپنی وفات سے قبل کہا تھا "ہمارے معاشرے کا سب سے بڑا روگ کھوکھلا پن ہے"۔

(ترجمہ از "ورلڈ کرسچین ڈائجسٹ" بابت نومبر ۱۹۶۲ء صفحہ ۴)

دانشوروں کے یہ اعتراف درج کرنے کے بعد ڈاکٹر بلی گراہم نے اپنے اس مضمون میں امریکہ میں پائے جانے والے مہیب روحانی خلاء کے بارہ میں خود اپنے تاثرات کا ذکر کرتے ہوئے مزید لکھا:۔

"مجھے یونیورسٹیوں اور کالجوں میں اکثر جانے کا اتفاق ہوتا ہے یہی چیز (یعنی روحانی کھوکھلے پن کی کیفیت) مَیں نے وہاں بھی محسوس کی ہے۔ سب ہی یکساں طور پر شکوک و شبہات، الجھنوں،

کھو کھلے پن، اور افسردگی و مایوسی کا شکار نظر آتے ہیں۔

میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ آج
ہم اتنے وسیع پیمانے پر برائیوں کو
پنپتا دیکھ رہے ہیں۔ کہ دنیا نے بداعمالیوں
کی اتنی کثرت پہلے کبھی نہیں دیکھی۔ اس
سارے ڈرامے کے پس پردہ شیطان
کا مکروہ ہاتھ کام کر رہا ہے۔"

(بحوالہ "ورلڈ کرسچین ڈائجسٹ" بابت نومبر ۱۹۶۲ء صفحہ)

اب چونکہ امریکہ کا وہ روحانی خلاء جس کی نشاندہی عرصہ سے وہاں کے بعض دانشور کر رہے تھے۔ انتہائی مہیب صورت اختیار کر چکا ہے۔ اور خود وہاں کے دانشور اس بارہ میں از حد فکر مند ہیں کہ کہیں بداعمالیوں کی کثرت کے باعث ان کا معصیت نواز معاشرہ خدائی عذاب کی لپیٹ میں نہ آجائے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ اپنی حکمتِ بالغہ کے ماتحت اپنے ایک خلیفۂ راشد کو اسلام اور احمدیت کی تاریخ میں پہلی بار امریکہ لے گیا تاکہ وہ امریکہ میں پائے جانے والے مہیب خلاء اور اس کے ہولناک نتائج و عواقب سے وہاں کے باشندوں کو خبردار کر کے انہیں اس کے اصلی اور حقیقی مداوا سے آگاہ کرے۔ اس بات کی تصدیق کہ خدا تعالیٰ اپنی حکمتِ بالغہ کے ماتحت حضور ایدہ اللہ کو اسی غرض سے ہی امریکہ لے گیا تھا اس امر سے ہوتی ہے کہ امریکہ میں حضور نے اپنی تقاریر، پریس کانفرنسوں اور پریس ملاقاتوں میں جس امر پر سب سے زیادہ زور دیا وہ یہی تھا کہ بنی نوع انسان خدا تعالیٰ کو یکسر بھول چکے ہیں اسی لئے وہ ایک مہیب خلاء اور اس کے اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں۔ اس خلاء کے خطرناک نتائج و عواقب سے بچنے کی ایک ہی راہ ہے کہ وہ اسلام کی لازوال اور بے مثال تعلیم پر عمل پیرا ہو کر خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم کریں اور اس طرح حقیقی ایمان باللہ سے مالا مال ہو کر اس مہیب روحانی خلاء سے باہر آئیں تا ان کی بے مقصد زندگی کا کھوکھلا پن دُور ہو۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے امریکہ کے مختلف شہروں میں منعقدہ پریس کانفرنسوں میں اخبار نویسوں کے سوالات کے جو جواب ارشاد فرمائے ان کے متعلقہ حصوں کا از سرِ نو مطالعہ خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔

مثال کے طور پر ۲ر اگست ۱۹۷۶ء کو ڈیٹن ڈیلی نیوز کے نمائندہ نے ایک پریس ملاقات میں جب حضور ایدہ اللہ سے امریکہ تشریف لانے اور وہاں اسلام کا پیغام پہنچانے کی غرض دریافت کی تو حضور نے اس کے جواب میں اس کی توجہ امریکہ اور دیگر مغربی ممالک میں پائے جانے والے مہیب روحانی خلاء کی طرف مبذول کراتے ہوئے فرمایا:۔

"بنی نوع انسان اس زمانہ میں اپنی پیدائش
کے مقصد کو فراموش کر چکے ہیں۔ تہذیب
کی گرم بازاری کے باوجود لوگوں نے
خدا سے تعلق منقطع کر لیا ہے۔ احمدیت
جو حقیقی اسلام کا دوسرا نام ہے آئی ہی
اس لئے ہے کہ وہ لوگوں کو خدا کی طرف

بلائے اور انہیں اس قابل بنائے کہ خدا کے ساتھ ان کا زندہ تعلق قائم ہو جائے۔"

(الفضل ۱۳ ستمبر ۱۹۷۶ء)

پھر اس امر کے ثبوت کے طور پر کہ اس زمانہ کا انسان بھی حقیقی اسلام پر عمل پیرا ہو کر خدا تعالیٰ سے اپنا زندہ تعلق قائم کر سکتا ہے۔ اور اس طرح اپنی زندگی کو بامقصد بنا کر اس کے کھوکھلے پن کو دور کر سکتا ہے۔ حضور نے مزید فرمایا:۔

"ہماری جماعت میں ہزاروں ایسے لوگ موجود ہیں جن کا خدا کے ساتھ زندہ تعلق قائم ہے۔ وہ ان سے ہمکلام ہوتا ہے انہیں مستقبل میں پیش آنیوالے واقعات کی قبل از وقت اطلاع دیتا ہے اور اس دنیا میں ان کی رہنمائی کرتا ہے۔"

(الفضل ۱۳ ستمبر ۱۹۷۶ء)

اسی طرح ۸ اگست ۱۹۷۶ء کو جب حضور نے نیو یارک میں بہت بڑی پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ تو ایک نامہ نگار کے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ آپ کے امریکہ تشریف لانے کی کیا غرض ہے۔ حضور نے پھر امریکہ اور دیگر مغربی ممالک میں پائے جانے والے نہایت مہیب خلاء کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

"جو چیز مجھے یہاں لائی ہے وہ یہ ہے۔ کہ میں اہلِ امریکہ کو بتانا چاہتا ہوں۔ کہ اس زمانہ میں نوع انسان نے اپنے مقصد کو فراموش کر دیا ہے۔ اور وہ سراسر بے مقصد زندگی بسر کر رہے ہیں۔۔۔۔۔۔

اس میں شک نہیں۔ عقل ایک بہت بڑی نعمت ہے اور اس سے کام لیکر انسان نے اس دنیا میں بہت کچھ فائدہ بھی اٹھایا ہے۔ لیکن عقل ہی سب کچھ نہیں ہے عقل کی بناء پر انسان غلط راستہ پر بھی پڑ سکتا ہے بلکہ بسا اوقات پڑ جاتا ہے۔۔۔۔۔۔ دریں صورت عقل کے علاوہ بھی کوئی اور سہارا ہونا چاہیئے۔ جس پر بھروسہ کیا جا سکے۔ اور وہ ہمارے نزدیک اللہ کا سہارا ہے۔"

(الفضل یکم اکتوبر ۱۹۷۶ء)

مزید برآں حضور نے ساتھ ہی واضح فرمایا کہ امریکہ اور یورپ میں پایا جانے والا مہیب روحانی خلاء محض ایمان باللہ سے نہیں بلکہ ایسے ایمان باللہ سے پُر ہو گا۔ جس کے نتیجہ میں انسان کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم ہو جائے اور اس دنیا میں خدائی رہنمائی اسے میسر آ جائے تا کسی مرحلہ میں بھی اس کی زندگی ایک ارفع و اعلیٰ مقصد سے تہی دامن اور بے بہرہ نہ ہو سکے۔ اور ایسا ایمان باللہ جس کے نتیجہ میں انسان کا خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم ہو جائے اسلام پر ایمان لائے اور اس کو اپنا دستور العمل بنائے بغیر اور کہیں سے میسر نہیں آ سکتا۔ بناء بریں موجودہ روحانی خلاء کو صرف اسلام ہی پُر کر سکتا ہے اور ایک وقت آئے گا کہ اسلام ہی اسے پُر کرے گا۔ چنانچہ حضور نے مزید فرمایا:۔

"مذہب کا ایک ہی مقصد ہے اور وہ یہ کہ انسان کا خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم ہو جائے جب کسی انسان کا خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم ہو جاتا ہے تو پھر خدا تعالیٰ ہر آڑے وقت میں اس کی رہنمائی فرماتا ہے اور اسے اپنی تائید و نصرت سے نوازتا ہے وہ پھر عقل کے رحم و کرم پر نہیں ہوتا بلکہ ہمہ قدرت و ہمہ طاقت خدا خود اس کی رہنمائی کرتا ہے۔ اور اس کی عقل ٹھوکر کھانے سے محفوظ ہو جاتی ہے۔ جملہ مذاہب میں سے صرف اسلام ہی وہ زندہ مذہب ہے جس پر عمل پیرا ہونے سے انسان کا خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم ہو سکتا ہے۔ جو لوگ صحیح معنوں میں اسلام کی تعلیم کو اپنا دستور العمل بناتے ہیں خدا تعالیٰ کے ساتھ ان کا زندہ تعلق قائم ہو جاتا ہے ...... اسی لئے میں کہتا ہوں کہ اسلام کے بغیر نوع انسان کی بقا اور فلاح کی کوئی امید نہیں"

(الفضل یکم اکتوبر ۱۹۷۶ء)

پھر حضور ایدہ اللہ نے پریس کانفرنسوں اور پریس ملاقاتوں میں اس امر کو بھی بڑی شد و مد کے ساتھ پیش کیا کہ آج امریکہ اور یورپ اور دوسرے مغربی ممالک میں جو زبردست روحانی خلا پیدا ہو چکا ہے اسے اسلام ہی وہاں کے باشندوں کا خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم کر کے پُر کرے گا۔ اور ان کی زندگیوں کے کھوٹ پن کو دور کر کے اور ان میں حقیقی زندگی کا آئینہ دار روحانی کرنٹ دوڑا کر ان کی زندگیوں کو بامقصد زندگیوں میں تبدیل کر دکھائے گا۔ مثال کے طور پر حضور نے ۲ اگست ۱۹۷۶ء کو ڈیٹن ڈیلی نیوز" کے نمائندے کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:-

"خدا نے ہمیں بتایا ہے کہ اسلام ساری دنیا میں پھیل جائے گا۔ یعنی تمام نبی نوع یا ان کی غالب اکثریت اسلام قبول کر لیگی حتیٰ کہ کمیونسٹ بھی جو اپنے زعم میں آسمانوں سے خدا کے وجود کو اور زمین پر سے اس کے نام کو مٹا دینا چاہتے ہیں اسلام کی آغوش میں آجائیں گے اور خدا تعالیٰ کے حقیقی عبد بن کر دنیا میں زندگی گزاریں گے"

(الفضل ۱۳ ستمبر ۱۹۷۶ء)

حضور ایدہ اللہ کے یہ چند ارشادات یہاں بطور نمونہ درج کئے گئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حضور ایدہ اللہ نے اپنے تبلیغی دورۂ امریکہ کے دوران جتنی بھی پریس کانفرنسوں سے خطاب فرمایا۔ جتنے بھی پریس انٹرویوز دیئے اور جتنی بھی تقاریر فرمائیں۔ سب میں ہی مغربی دنیا میں پائے جانے والے مہیب روحانی خلاء کا بڑی شد و مد کے ساتھ ذکر فرمایا۔ اور پھر اس امر پر بھی خصوصاً روشنی ڈالی کہ اس کا ایک ہی مداوا ہے اور وہ ہے اسلام کی بے مثال و لازوال تعلیم کو اپنا دستور العمل بنانا۔ کیونکہ یہی وہ بے مثال و لازوال تعلیم ہے۔ جس کو

اپنا دستور العمل بنا کر خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم کیا جا سکتا ہے۔ اور زندگی کے ہر شعبہ اور اس کے ہر معاملہ میں خدا تعالیٰ کی رہنمائی میسر آ سکتی ہے اسی لئے مغرب کے موجودہ روحانی خلاء کو جملہ مذاہب میں سے صرف اسلام ہی پُر کر سکتا ہے۔

ان ارشادات کو وہاں کے اخبارات نے خاص اہتمام سے شائع کیا۔ نیز ریڈیو اور ٹیلی ویژن اسٹیشنوں نے بھی انہیں نشر اور ٹیلی کاسٹ کرنے میں نمایاں حصہ لیا۔ بالخصوص نیویارک کی پریس کانفرنس کی فلم رپورٹ (جس میں حضور نے مغرب میں پائے جانے والے روحانی خلاء اور اس کے مداوا پر بہت تفصیل سے روشنی ڈالی تھی) وہاں کے ٹیلیویژن پر مسلسل نصف گھنٹہ تک دکھائی گئی۔ اس طرح بفضل اللہ تعالیٰ حضور کے ان اہم ارشادات کی امریکہ میں خوب پبلسٹی ہوئی اور لاکھوں امریکنوں کو ان سے مستفید ہونے کا موقعہ ملا۔

الغرض حضور ایدہ اللہ کے دورۂ امریکہ کا ایک تابناک پہلو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تاریخ احمدیت میں پہلی مرتبہ اپنے خلیفہ راشد کو عین اس وقت اور اس زمانہ میں تبلیغی دورہ پر امریکہ لے گیا۔ جبکہ دیگر مغربی ممالک کی طرح خاص طور پر امریکہ میں بھی روحانی خلاء بہت مہیب صورت اختیار کر چکا ہے۔ اور اس کے ہولناک نتائج و عواقب نے وہاں کے دانشوروں کو لرزہ بر اندام کر رکھا ہے۔ چنانچہ خدائی منشاء کے عین مطابق حضور ایدہ اللہ نے اس آڑے وقت میں انہیں اسلامی تعلیم کی فضیلت سے آگاہ کر کے فلاح و نجاح کی حقیقی راہ سے روشناس کرایا۔ انشاء اللہ العزیز حضور کے اس تاریخی دورہ کے بہت دوررس اور انقلاب انگیز نتائج رونما ہونگے اور وہاں اس دورہ کے نتیجہ میں غلبۂ اسلام کی راہ ہموار ہوتی چلی جائے گی۔ اور بالآخر اسلام اس خطۂ ارض میں غالب ہو کر رہیگا۔ ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ

Monthly **KHALID** Rabwah

Regd. No. L5830

December 1976
January 1977

Editor : H. M. AHMAD

Title Printed at Nusrat Art Press, Rabwah